فقہی پہیلیاں
تالیف
الامام عبدالبر بن شحنۃ المتوفی ۹۲۱ھ
ترجمہ
ابو یوسف محمد ولی درویش غفرلہ
الاستاذ بجامعۃ الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی
ناشر
مکتبۃ البلاغ دیوبند

ترجمہ: الزخائر الاشرفیۃ فی الغاز الحنفیۃ
فقہی پہیلیاں
تالیف
الامام عبد البر بن الشحنۃ المتوفی ۹۲۱ھ
ترجمہ
ابو یوسف محمد ولی درویش غفرلہ
الاستاذ بجامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراتشی
مکتبہ البلاغ دیوبند (سہارنپور)
فون: ۲۴۳۲۵

نام کتاب فقہی پہیلیاں

مترجم ابو یوسف محمد ولی درویش عفی عنہ

کمپوزنگ الفاروق کمپوزنگ سینٹر

اورنگی ٹاؤن کراچی

ناشر

مکتبہ البلاغ دیوبند (سہارنپور)

پن کوڈ : ۲۴۷۵۵۴

محتویات الکتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد:

علم فقہ کی اہمیت محتاج بیان نہیں' کیونکہ یہی کتاب وسنت کا صحیح ترجمان ہے جو کہ انسانی دستور حیات ہیں۔ انسان کو زندگی میں جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے علم فقہ میں اس کی بہترین رہنمائی موجود ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ علٰی صاحبہا الف الف تحیہ میں احکام ومسائل کے اصول ذکر کیئے گئے ہیں' اور علم فقہ میں اس کی شرح وتفصیل ہے' اس لئے فقہ کتاب وسنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے' بلکہ کتاب اللہ اور حدیث شریف کی عمدہ تفسیر وتشریح ہے۔ اسی وجہ سے اکثر اہل علم نے اس فن میں مفید کتابیں تصنیف کرکے امت کے لئے صراط مستقیم پر چلنا آسان کردیا۔ آپ کو نماز سے متعلق مسائل کی ضرورت ہو' یا زکاۃ روزہ یا حج کے مسائل درکار ہوں غرضیکہ عبادات سے متعلق مسئلہ تلاش کرنا ہو یا معاملات سے متعلق' کتب فقہ میں آپ کو یہ تمام مسائل یکجا اور نہایت آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں' اور آپ اپنی ضرورت کے مسئلے کو حاصل کرسکتے ہیں۔ علم فقہ کی اس اہمیت کی بناء پر اس کے حامل کو حدیث شریف میں ہزار عابدوں سے شیطان پر بھاری گردانا گیا ہے۔

بقول سعدی شیرازؒ:

صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ
بشکست عہد صحبت اہل طریق را
گفتم میان عالم وعابد چہ فرق بود
تاکردی اختیار ازان این فریق را
گفت وے گلیم خویش بدرمی بردزموج
وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

اس فن کو دلچسپ بنانے کے لئے بعض حضرات نے الغاز یعنی پہیلیوں

کے انداز میں کتابیں لکھیں، تاکہ پڑھنے والا ہر مسئلہ شوق اور رغبت سے پڑھے، اور اس طرح علم فقہ سے بہرہ ور ہوسکے۔ پہیلیوں کے انداز میں لکھی جانے والی کتابوں میں شریف عز الدین حمزہ بن احمد الدمشقی المتوفی ۸۷۴ھ کی کتاب الالغاز، جمال الدین عبدالرحیم بن حسن الاسنوی الشافعی المتوفی ۷۷۲ھ اور تاج الدین عبدالوہاب ابن السبکیؒ المتوفی ۷۷۱ھ کی کتاب جو کہ فقہ شافعی کے فروع سے متعلق ہیں، مشہور ہیں۔

مشہور محدث اور مورخ علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن الجزری المتوفی ۸۳۳ھ نے بھی الغاز میں ایک کتاب لکھی ہے، جیسا کہ کشف الظنون میں مذکور ہے۔

فقہاء حنفیہ میں سے علامہ ابن العزؒ کی "التہذیب لذھن اللبیب" شرف الدین احمد بن اسد الفرغانی الحنفی کی "خبرۃ الفقہاء" اور قاضی ابن الشحنہ المتوفی ۹۲۱ھ کی "الذخائر الاشرفیہ فی الغاز الحنفیہ" اس فن میں عمدہ کتابیں ہیں۔
خبرۃ الفقہاء کے بارے میں حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ ملک فخرالدین ارسلان اور کچھ ارکان دولت نے اپنے وقت کے فقہاء سے یہ درخواست کی کہ فقیہ ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن طلحہ نے ابراہیم بن ناصرالدین سبکتگین کے زمانے میں جو کتاب فارسی زبان میں لکھی ہے، اس کو عربی میں ترجمہ کریں، چنانچہ اس کو عربی زبان میں ترجمہ کرکے اس کا نام بستان الاسلہ رکھا، یہ کتاب بہت سارے مسائل پر مشتمل ہے۔ بادشاہوں کی یہ عادت تھی، کہ وہ علماء کا امتحان لینے اور ان کا علم پرکھنے کے لئے ان پر اس قسم کے مسائل پیش کرتے تھے۔ یہ مسائل تین قسم پر ہیں۔ پہلی قسم یہ ہے، کہ مسئلہ کئی وجوہ اور تفصیل پر مشتمل ہو۔ دوسری قسم یہ ہے، کہ دو مسئلے بظاہر ایک جیسے ہوں لیکن معنی اور حکم کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہو۔ تیسری قسم یہ ہے، کہ فہم سے بعید ہو اور اس کے سمجھنے کے لئے زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہو۔

(کشف الظنون ص ۷۰۰ رج ۱)

ہماری کتابوں میں حیرۃ الفقہاء کے نام سے جو کتاب مشہور ہے، ممکن ہے کہ وہ یہی خبرۃ الفقہاء ہو۔ واللہ اعلم۔ قاضی ابن الشحنہؒ کی کتاب "الذخائر

الاشرفیہ" مصر سے بہت پہلے طبع ہو چکی تھی۔ لیکن دوبارہ اس کی طباعت کی طرف تاجران کتب نے التفات نہیں کی۔ خیال تھا کہ کوئی علم دوست اور علم پرور شخص اس خزینہ بے بہا کو دوبارہ چھاپ دے، لیکن پھر خیال ہوا کہ اگر اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تو اس طرح یہ کتاب خواص کے ساتھ ساتھ عوام کے لئے بھی کار آمد اور مفید بن جائے گی۔ اس خیال سے اللہ کا نام لے کر اس کا اردو ترجمہ شروع کیا، ترجمہ میں مضمون واضح کرنے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے، تاہم پھر بھی غلطی ممکن ہے، امید ہے کہ اہل انصاف اس قسم کی غلطیوں پر تنقید کے بجائے اصلاح کی کوشش کریں گے۔ یہاں ایک یاددہانی کرانی ضروری ہے کہ مصنفؒ نے جابجا عربی نظم میں جوابات دیئے ہیں۔ چونکہ اصل جواب کا ترجمہ ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے عربی نظم میں جواب کا ترجمہ نہیں کیا گیا، تاکہ تکرار محض سے بچا جا سکے۔

مصنف کے مختصر حالات زندگی

مصنف کا نام قاضی القضاۃ سری الدین ابو البرکات عبدالبر بن قاضی القضاۃ محب الدین ابی الفضل محمد بن قاضی القضاۃ محب الدین ابی الولید محمد بن الشحنہ الحنفی الحلبی ہے۔ آپ ۸۵۱ھ بمطابق ۱۴۴۸ء میں حلب میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سارا خاندان علمی خاندان ہے۔ چنانچہ مصنفؒ کی طرح ان کے والد اور دادا بھی اپنے وقت میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ کے والد ابن ہمامؒ صاحب فتح القدیر کے استاذ رہ چکے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور دادا رحمہما اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ اس کے بعد قاہرہ کا سفر کیا، اور مختلف علوم میں مختلف مشائخ جن کو علامہ سخاوی "الضوء اللامع" میں ذکر کر چکے ہیں، کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور اپنے وقت کے اکابر علماء میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ آپ نے جہاں مسند افتاء کو رونق بخشی، وہاں اپنی خداداد صلاحیت قابلیت اور استعداد کی بناء پر مسند قضاء پر بھی متمکن ہو کر قاضی القضاۃ کے عہدہ تک پہنچ گئے۔ آپ حلب کے قاضی بنے، اور اس کے بعد قاہرہ کے، اور سلطان غوری کے ہم نشین بن گئے۔ حمصی فرماتے

ہیں، کہ قاضی عبدالبر بن الشحنہ علوم نقلیہ اور عقلیہ دونوں کے پکے عالم تھے۔ (شذرات الذھب ص ۹۸، ۹۹۔ ج ۸)

قاضی ابن الشحنہ کی بے شمار تصنیفات ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ شرح منظومہ ابن وھبان فی فقہ ابی حنیفہ النعمان
۲۔ شرح الوھبانیہ فی فقہ الحنفیہ
۳۔ اپنے دادا کے منظومہ کی شرح لکھی، جس میں دس علوم نظم کئے ہیں۔
۴۔ غریب القرآن
۵۔ زہر الریاض
۶۔ الاشارۃ والرمز فی تحقیق الوقایہ
۷۔ شرح کنز الدقائق
۸۔ عقود اللالی والمرجان فیما یتعلق بفوائد القرآن
۹۔ شرح جمع الجوامع للسبکی
۱۰۔ الذخائر الاشرفیہ فی الغاز الحنفیہ

ان میں سے موخر الذکر کتاب الذخائر الاشرفیہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے، امید ہے کہ اہل علم حضرات اس کی قدر کریں گے۔

الذخائر الاشرفیہ کو امام ابن نجیمؒ نے مختصر کرکے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر کا فن رابع بنایا، جو کہ نہایت ہی عمدہ تلخیص ہے۔ مصنفؒ تقریباً ستر سال کی عمر میں ۹۲۱ھ بمطابق ۱۵۱۵ء قاہرہ میں وفات پاگئے، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، اور ہمیں ان کے علوم سے مستفید فرمائے۔ آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

ابو یوسف محمد ولی درویش غفرلہ
جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰
چہار شنبہ ۲۳ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے علماء کے ذریعے ہر مشکل اور الغاز (پہیلیوں)، کو کھولا، اوران کے علوم کے ذریعے ہر دشوار اور متشابہ کو واضح اور ایک دوسرے سے متمیز کیا، اورمیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سواء کوئی اور معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ فقہاء کو دوسرے بندوں پر رفعت بخشی اور ان کو مشرف اور معزز بنایا، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جس کی تائید اس کتاب سے کی ہے جو موضح اور معجز ہے۔ اس پر آیات بینات میں آیت "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" علماء کی فضیلت واضح کرنے کے لئے اتاری اور درود وسلام ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد واصحاب پر،

بے شک فقہ دین کا ستون اور مضبوط رسی ہے جو حق مبین کے افق تک پہنچانے والی ہے۔ اسی فقہ کے ذریعے احکام پہچانے جاتے ہیں، اور حلال وحرام کے درمیان فرق کیا جاتا ہے، اس کا ماخذ کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس پر چلنے سے مومن دونوں جہانوں کی سعادت (جو کہ انسان کی آخری تمنا ہے) تک پہنچتا ہے۔

علماء کرام نے اس باب میں بہت ساری کتابیں تصنیف کی ہیں، جو کہ ہر نوع کے مسائل اور فروع پر حاوی ہیں۔ بعض نے دلائل سے خالی صرف احکام مدون کئے، بعض نے حکم، دلیل اور علت کو ذکر کیا، اور بعض نے ایسے مسائل جمع کئے جو صورۃ آپس میں مختلف ہیں۔ بعض نے ایسے عجیب وغریب مسائل جمع کئے، جن کو سوائے ایک ماہر عالم کے کوئی نہیں جان سکتا۔ بعض نے مسائل فقہی پہیلیوں کے طرز پر جمع کئے، تاکہ ذہن میں تیزی میں آئے، اور اس میں ہر نوع کے مسائل رکھے، تاکہ طالب علم اکتا نہ جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم

ہے کہ میں نے ہر فن میں کتاب لکھی تھی، سوائے اخیر فن کے یعنی الغاز اور پہیلیوں کے فن کے، اگرچہ مجھے اپنی علمی کم مائیگی کا اعتراف ہے۔ میں نے چاہا کہ اس باب میں مجھے جو مسائل ملیں ان کو جمع کروں، اور جتنے مسائل پر مجھے اطلاع ہو، ان سب کو ظاہر کروں۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ہمارے مشائخ میں سے کسی نے اس فن میں مستقل کتاب تصنیف کی ہو؟ سوائے علامہ ابن العزؒ کے، کہ انہوں نے اس فن میں ایک عمدہ کتاب تصنیف فرمائی ہے اور اس کا نام "التہذیب لذہن اللبیب" رکھا ہے، اس میں اکثر عدۃ اور حیرۃ الفقہاء سے مسائل لئے ہیں، جو تفصیل طلب ہیں۔ میں نے جہاں تک ہوسکا، حیرۃ الفقہاء اور عدۃ سے مسائل لیکر اپنی اس کتاب میں جمع کئے، بہت کم مقدار میں شوائع کی کتابوں سے لئے، بہت ساری نئی صورتیں میں نے نکالیں، اور بہت سارے منظوم سوالات کے جوابات نظم میں دیئے۔ میں نے ایجاز اور اختصار سے کام لیا ہے تاکہ پڑھنے والے اکتا نہ جائیں۔

اس کتاب کا نام میں نے "الذخائر الاشرفیہ فی الغاز الحنفیہ" رکھا مجھے یہ دعویٰ نہیں کہ میں نے تمام مسائل کا استیعاب کیا ہے، یا ان پر اضافہ ممکن نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے زندگی دی، اور فرصت ملی تو میں اس کتاب میں ائمہ اربعہ کے مذاہب ذکر کروں گا، اور انشاء اللہ تعالیٰ خوب وسعت نظری سے کام لوں گا، میں نے جس مقصود کو سامنے رکھا ہے، اس کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امداد کا خواستگار ہوں۔

وهو الموفق الى كل خير والمثبت عليه
والمعين وهو حسبى ونعم الوكيل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطھارۃ

۱۔ (سوال) اگر کہا جائے کہ وہ کونسا پانی ہے جو تمام دنیا کے پانی یہاں تک کہ زمزم وغیرہ سے بھی افضل ہے؟

(جواب) یہ وہ پانی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا تھا۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جاسکتا ہے کہ وہ کونسا پانی ہے جو نہ تو آسمان سے برسا' نہ زمین سے نکلا' اور نہ کسی درخت سے نچوڑا گیا' اور پھر بھی اس سے وضو جائز ہے؟

جواب گزر چکا۔

۲۔ (سوال) وہ کونسا بہتا ہوا پانی ہے' جو اگر کم ہو تو اس میں سے وضوء کرنا جائز ہو' اور زیادہ ہو تو ناجائز؟

(جواب) یہ وہ چشمہ ہے جب چار در چار ہو یا اس سے کم ہو' تو اس سے وضوء کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ پانچ در پانچ یا اس سے زیادہ ہو تو اس سے وضوء کرنا جائز نہیں ہے۔ دونوں میں فرق کی وجہ یہ ہے' کہ جب زیادہ ہو تو ماء مستعمل اس میں گھومتا ہے اور نکلتا نہیں' جب کہ قلیل ہونے کی صورت میں پانی جلدی نکل جاتا ہے۔

اس مسئلے میں اختلاف ہے اور اس کی تفصیل میں نے منظومہ کی شرح میں خوب کی ہے۔

۳۔ (سوال) وہ کونسا چھوٹا حوض ہے جس میں پانی بہتا نہ ہو' وضوء اس سے جائز ہو۔ اور ناپاک ہاتھ اس میں ڈالے تو پانی ناپاک نہ ہوتا ہو؟

(جواب) یہ حمام کا حوض ہے جب اس سے چلو میں پے در پے پانی لیا جاتا ہو' اور باہر سے اس میں پانی داخل ہوتا ہو۔ فتاویٰ بزازیہ میں امام صاحب

رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہ حمام کا حوض بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے۔ اور امام صاحب سے یہ بھی روایت ہے کہ اگر چلو میں پانی مسلسل اور پے در پے لیا جارہا ہو، اور حوض میں پانی نل کے ذریعے داخل ہوتا ہو، داخل ہونے والا پانی نکلنے والے پانی کے برابر ہو یا نہ ہو۔ اگر اس حالت میں کوئی اس میں ہاتھ ڈالدے اور ہاتھ پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ اور یہی حکم کنویں کا ہے۔ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے۔

۴۔ (سوال) وہ کونسا بہتا ہوا پانی ہے جو ایک ہی جگہ سے بہتا ہو اور کوئی ناپاکی اس میں مل جاتی ہو۔ تو کبھی پاک ہوتا ہو اور کبھی ناپاک؟

(جواب) یہ وہ پانی ہے کہ جس کے بہاؤ کے راستے میں چونا اور گچ لگایا گیا ہو، اور اس میں غلاظت کی راکھ ملی ہوئی ہو جب اس پر سے پانی بہتا ہو، تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پانی ناپاک ہوتا ہے۔ اور اگر پانی کا بہاؤ تیز ہے تو پانی پاک ہوگا۔

۵۔ (سوال) وہ کونسا پاک پانی ہے جس سے کوئی پاک صراحی میں پانی بھرلے تو صراحی میں پانی ناپاک ہو، اور جو باقی رہ جائے وہ پاک ہو؟

(جواب) یہ وہ بڑا حوض ہے جس میں مینگنی گر گئی ہو، جب کوئی اس سے صراحی بھرلے تو مینگنی پانی کے ساتھ صراحی میں چلی جائے۔ لہٰذا صراحی میں پانی ناپاک ہوگا مینگنی کی وجہ سے، اور باقی پانی پاک رہ جائے گا۔

اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ جب بہتے ہوئے پانی کے اوپر خشک غلاظت کے ذرات پڑے ہوں اور کسی نے اس سے صراحی بھرلی اور وہ ذرات صراحی میں چلے جائیں، تو صراحی میں پانی ناپاک اور باقی پانی پاک ہوگا۔

۶۔ (سوال) وہ کونسا پانی پاک پانی ہے کہ جس میں کوئی چیز ملی ہوئی بھی نہ ہو پھر بھی اس سے وضوء کرنا جائز نہ ہو؟ باوجودیکہ نہ تو یہ راستے کا پانی ہے، اور نہ اس کی طرف کسی کی حاجت ہے؟

(جواب) یہ وہ نمکین پانی ہے، جو جم کر نمک بن جائے کیونکہ یہ پانی کی طبیعت (رقت اور سیلان) کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ یہ پانی سردی میں جم جاتا

ہے اور گرمی میں پگھل جاتا ہے اسی طرح پٹرول کا پانی بھی ہے' بزازی نے یہ اپنی کتاب جامع میں ذکر کیا ہے۔

۷۔ (سوال) وہ کونسا حیوان ہے جب کنویں میں گر جائے اور زندہ نکل آئے۔ تو سارا پانی نکالنا پڑتا ہے' حالانکہ نہ تو حیوان کے جسم پر کوئی زخم ہے' اور نہ اس کے بدن پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہے۔ اور اگر یہ حیوان کنویں میں مرجائے تو سارا پانی نکالنا نہیں پڑتا؟

(جواب) یہ حیوان چوہا ہے۔ جب بلی سے بھاگتے ہوئے کنویں میں گر جائے اور زندہ نکالا جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا۔ کیونکہ جب یہ بلی کو دیکھتا ہے تو اس کا پیشاب نکل جاتا ہے اس لئے پورا پانی ناپاک ہوجاتا ہے' اس صورت میں کنویں سے سارا پانی نکالنا پڑتا ہے اور اگر کنویں میں گر کر مرجائے تو چوہا نکالنے کے بعد صرف بیس ڈول سے لے کر تیس ڈول تک نکالنا پڑتا ہے۔

۸۔ (سوال) وہ کونسا پاک آدمی ہے جب کنویں میں غوطہ لگائے' تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے' اور اگر ناپاک آدمی اس میں غوطہ لگائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

(جواب) پہلا آدمی پاک ہے اس نے غسل کی نیت سے پانی میں غوطہ لگایا تو پانی ناپاک ہوگیا۔ یعنی پانی سے طہوریت (پاک کروانے) کی صفت ختم ہوگئی۔ دوسرا آدمی جنب ہے جب اس نے ڈول نکالنے کے لئے پانی میں غوطہ لگایا تو پانی بناء پر ضرورت ناپاک نہیں ہوا۔

۹۔ (سوال) وہ کونسا انسان ہے جب مرنے کے بعد اس کو غسل دیا جائے اور اس کے بعد کنویں میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا؟

(جواب) یہ کافر ہے۔ اور یہ ان مسائل میں سے ہے جس کو میں نے " منظومہ فی الفروق" میں ذکر کیا ہے۔ حجۃ الاسلام علامہ کرابیسیؒ فرماتے ہیں' کہ جب مردہ کافر کو غسل دینے کے بعد کنویں میں گرادیا جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ کافر کا موت کے ساتھ ناپاک ہونے کا تو ہمیں علم ہے۔ اور اس کے پاک ہونے کی دلیل جو کہ اس پر نماز جنازہ کا پڑھنا ہے نہیں پائی گئی لہٰذا اس کو غسل دینا نہ دینا برابر ہے۔ لیکن میں نے فتاویٰ

بزازیہ میں دیکھا، کہ اگر کافر مرجائے اور غسل دینے سے پہلے پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان مردہ بھی جب غسل سے پہلے پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ لیکن میرے نزدیک بزازیہ کا یہ مسئلہ محل نظر ہے۔ کیونکہ کتاب التجنیس والمزید میں یہ صراحت موجود ہے کہ کافر خنزیر کی طرح ہے۔ یعنی نجس العین ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر غسل دینے سے پہلے پانی میں گر گیا تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔ مردہ چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ (اور اگر کافر غسل دینے کے بعد بھی پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہوگا) کیونکہ کافر نجس ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۔ (سوال) وہ کونسی پاک اور کم چیز ہے جب کنویں میں بہادی جائے تو کنویں کے پانی سے طہوریت کا وصف ختم کردے؟

(جواب) یہ مستعمل پانی ہے، امام محمدؒ کے نزدیک جب تک اس سے بیس ڈول نہ نکالے جائیں، اس کنویں کے پانی سے وضوء کرنا جائز نہیں۔ یہ بیس ڈول اس پانی کے علاوہ ہوں گے جو اس کنویں میں گرادیا گیا ہے۔ کیونکہ امام محمدؒ کے نزدیک جب ایک جنس اپنی جنس میں مل جائے تو اس کو ختم نہیں کردیتا، بلکہ اس میں اور اضافہ کردیتا ہے۔

یہ مسئلہ کتاب الایمان سے متعلق ہے۔ میں نے اس مسئلے کی کتاب "زہر الروض" میں خوب وضاحت کی ہے۔

۱۱۔ (سوال) وہ کونسا کنواں ہے جب تک اس میں سے ایک ڈول نہ نکالا جائے اس سے وضوء کرنا جائز نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ کنواں ہے جس میں سے مثلاً بیس ڈول نکالنے تھے اور بیس ڈول نکالتے نکالتے ایک ڈول واپس کنویں میں گر گیا، تو اب جب تک ایک ڈول اور نہ نکالا جائے کنواں ناپاک رہے گا، اور وضوء اس سے ناجائز ہوگا۔ اس طرح اگر دو، تین یا چار ڈول واپس گریں تو سوال وجواب اسی نہج پر ہوں گے۔

۱۲۔ (سوال) وہ کونسا پانی ہے جس میں کوئی ایسی چیز گر جائے، جو نظافت میں

اضافہ کا سبب بھی نہ ہو اور اس سے پانی کے تینوں وصف متغیر بھی ہو جائیں پھر بھی اس سے وضوء کرنا جائز ہو؟۔

پانی کے اوصاف یہ ہیں رنگ' مزہ' بو۔

(جواب) یہ وہ پانی ہے جس میں درخت کے پتے گر جائیں اور پانی کے اوصاف متغیر کردیں چنانچہ نہایہ میں یہ سب مذکور ہے۔ نیز اس بارے میں میری ایک تحریر ہے اللہ تعالیٰ اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۳۔ (سوال) وہ کونسا حوض ہے' جو سو در سو ذراع ہو' اور پھر بھی ناپاک ہو باوجودیکہ یہ نجاست سے متغیر نہیں ہوتا؟

(جواب) یہ وہ حوض ہے جس میں ناپاک پانی تھا اور وہ دردہ سے کم تھا بعد میں اس میں تھوڑا سا پاک پانی مل گیا یہاں تک کہ سو در سو تک پہنچ گیا تو یہ حوض ناپاک ہوگا۔

جوامع الفقہ میں ہے کہ امام ابوبکر العیاضؒ فرماتے ہیں کہ جب بیس در بیس تک پہنچ جائے تو حوض پاک ہوگا۔

دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ پانی جب کم ہو اور نجاست پر سے بہہ کر حوض تک پہنچے اور حوض میں جمع ہو جائے تو سارا حوض ناپاک ہو جائے گا۔ بعض لوگوں کا قاہرہ میں برکہ الفیل کے پانی کے بارے میں بھی یہ خیال ہے۔ ہمارے شیخ علامہ ابن الہمامؒ نے جو کہ میرے دادا شیخ الاسلام ابو الولید رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں' ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ قاہرہ میں برکہ الفیل کا پانی پاک ہے اگر اس کے بہاؤ کا راستہ پاک ہو۔ اور یہ معلوم بات ہے کہ اس کا گزر ماء السطح پر ہے۔

۱۴۔ (سوال) وہ کونسا پانی ہے جب مقدار میں زیادہ ہو تو اس سے وضوء کرنا ناجائز ہو اور جب کم ہو تو اس سے وضوء کرنا جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ حوض ہے جس کا منہ تنگ ہو اور وہ دردہ نہ ہو اور نیچے کشادہ ہو' اور وہ دردہ ہو' جب پانی نیچے پہنچے تو اس سے وضوء جائز ہے اور جب اوپر تک پہنچ جائے تو اس سے وضو ناجائز ہے۔ اور یوں سمجھا جائے گا کہ

گویا وضوء سے مانع چیز اس میں ابھی گری' جیسا کہ فتاوی بزازیہ میں ہے۔

۱۵۔ (سوال) وہ کونسا بڑا حوض ہے جب اس کے کسی ایک جانب میں غسل کرے تو غسل جائز نہ ہو؟

(جواب) جب حوض کے ایک جانب مردار پڑا ہو اور اسی جانب سے غسل کرے تو جائز نہیں۔ جیسا کہ سید ناصر الدین کی کتاب "ملتقط" میں ہے۔ لیکن اس میں بحث ہے کیونکہ فقہاء کرام اس بات کی تصریح کرچکے ہیں کہ بڑا حوض ماء جاری یعنی بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے اور وہ اس سے ناپاک نہیں ہوتا' اس بحث پر میری تحقیق ہے جو کہ میں نے ہدایہ کے موضع درس پر خانقاہ شیخونیہ میں دیتے وقت لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خانقاہ کے واقف پر رحم فرمائے۔

۱۶۔ (سوال) وہ کونسا پانی ہے جو کسی پاک برتن میں ہو' مباح ہو یا کسی انسان کی ملکیت ہو حلال ملک کے ساتھ اور وہ جھوٹا بھی نہ ہو پھر بھی اس سے پینا بھی مکروہ ہو اور وضوء کرنا بھی مکروہ ہو؟

(جواب) یہ کنویں کا پانی ہے جب اس میں چوہا گر جائے اور زندہ نکالا جائے اگر اس سے پیا یا وضوء کیا تو کراہت کے ساتھ جائز ہوگا' جیسا کہ ہدایہ میں ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب چوہا بلی سے بھاگ کر نہ گرا ہو کیونکہ بلی سے بھاگتے ہوئے اس کا پیشاب نکل جاتا ہے لہٰذا اس صورت میں پانی ناپاک ہوگا۔

ایک اور جگہ میں لکھا ہے کہ اگر بلی کنویں میں گر جائے اور اس کو زندہ نکالا جائے اور کنویں کے پانی سے وضوء کرے تو جائز ہے لیکن اگر اس پانی کو گرادیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۷۔ (سوال) وہ کونسا پانی ہے جو بہ ہمہ اوصاف پاک ہو' وضوء تو اس سے جائز ہو اور پینا جائز نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ پانی ہے جس میں بحری مینڈک مرگیا ہو اور ریزہ ریزہ ہوگیا ہو' کہتے ہیں کہ اس سے پینا جائز نہیں کیونکہ اس سے نقصان ہوتا ہے البتہ اس سے وضوء کرنا جائز ہے کیونکہ مینڈک بحری جانور ہے اور اس میں دم

سائل یعنی بہنے والا خون نہیں ہوتا۔

۱۸۔ (سوال) وہ کونسا قلیل پانی ہے جو کسی برتن میں ہو اور اس میں کوئی بے وضوء آدمی اپنا کوئی عضو داخل کرے تو پانی ناپاک نہیں ہوگا؟

(جواب) یہ وہ قلیل پانی ہے جس میں بے وضوء آدمی اپنا سر یا موزہ مسح کیلئے داخل کرے۔ باقی رہا یہ کہ کیا جبیرہ (زخم پر بندھی ہوئی پٹی) کا بھی یہی حکم ہے؟ تو اس میں اختلاف ہے جیسا کہ اصل مسئلہ میں ہے۔

اس مسئلہ پر تشنیف میں میری ایک تحریر ہے جس کا نام شرح الکنز والوقایہ ہے' اللہ تعالیٰ اس کو مکمل کرنے کی توفیق دے۔

۱۹۔ (سوال) وہ کونسی جگہ ہے جہاں متفرق مقامات پر پانی موجود ہو جس میں سے بعض پانی کا استعمال مکروہ ہو' اور بعض کا مکروہ نہ ہو باوجودیکہ سارا پانی پاک ہونے اور پاک کرنے میں برابر ہو اور کوئی تغیر بھی اس میں نہ آیا ہو؟

(جواب) یہ حجر کے کنویں ہیں۔ حجر قوم ثمود کی بستیوں کا نام ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیار ثمود کے تمام کنوؤں کے پانی کے استعمال سے منع فرمایا ہے سوائے بیرناقہ کے' اور فرمایا کہ جس نے ان کنوؤں سے پانی بھرا ہے وہ اس کو پھینک دے اور اگر اس سے آٹا گوندھا ہے تو وہ آٹا بھی پھینک دے' اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے۔

یہ مسئلہ میں نے الغاز اسنوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے۔ اپنے ائمہ کرام سے اس بارے میں مجھے کوئی روایت یاد نہیں۔ ویسے جس طرح شوافع نے کہا ہے احناف کو بھی ایسا اختیار کرنا چاہئے' کیونکہ اس بارے میں حدیث صحیح ہے۔ لہٰذا طہارت یا کسی اور مقصد کے لئے اس پانی کا استعمال مکروہ یا حرام ہوگا۔ جیسا کہ شرح مہذب میں ہے' واللہ اعلم۔

۲۰۔ (سوال) وہ کونسا پاک پانی ہے جو کسی کی ملکیت بھی نہ' اور اس کو اس کی ضرورت بھی نہ ہو' نہ اپنے لئے اور نہ اپنی سواری کے لئے پھر بھی اس کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ قلیل پانی ہے جو کسی جنگل بیابان میں گھڑے میں ہو تو اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز ہے۔ ہاں اگر پانی زیادہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پانی وضوء کے لئے بھی ہے اور پینے کے لئے بھی' اس پانی سے فقیر اور امیر دونوں پی سکتے ہیں۔

۲۱۔ (سوال) وہ کونسا حوض ہے جس میں پانی ہو اور اس سے وضوء کرنا جائز ہو لیکن اگر یہ پانی کسی اور حوض کی طرف منتقل کیا جائے تو باوجودیکہ نہ تو پانی کم ہوا اور نہ اس میں کوئی ناپاک چیز ملی پھر بھی اس پانی سے وضوء کرنا جائز نہ ہو؟

(جواب) پہلا حوض دہ در دہ تھا۔ اس سے وضوء کرنا جائز تھا۔ جب اس حوض سے پانی دوسرے حوض میں منتقل ہوا جو کہ دہ در دہ تو نہیں لیکن وہ سارا پانی اس میں سما سکتا ہے تو اب اس حوض سے وضوء کرنا منع ہے۔

۲۲۔ (سوال) وہ کونسا چیرپھاڑ کرنے والا پرندہ ہے جس کا جھوٹا مکروہ نہیں ہے؟

(جواب) یہ وہ پرندہ ہے جو امام ابویوسف ؒ کی روایت کے اعتبار سے کسی پنجرے وغیرہ میں بند ہو اور پرندے والے کو معلوم ہو کہ پرندے کی چونچ پر کوئی گندگی نہیں لگی تو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں ہے
کتاب التجنیس والمزید میں کہا ہے کہ مشائخ نے اس روایت کو پسند کیا ہے لہٰذا اس پر فتویٰ دینا جائز ہے۔

۲۳۔ (سوال) وہ کونسا مکلف انسان ہے جس کا جھوٹا ناپاک ہے؟

(جواب) یہ شرابی ہے' شراب پیتے وقت اس کا جھوٹا ناپاک ہے جیسا کہ واقعات الحلوانی اور تحفۃ الفقہاء میں ہے۔

۲۴۔ (سوال) وہ کونسی عبادت ہے کہ جسے کوئی مکلف آدمی نیت کرکے کرے تو صحیح نہ ہو اور بغیر نیت کے کرے تو صحیح ہو؟

(جواب) یہ سر کا مسح ہے اگر برتن میں مسح کی نیت سے سر داخل کرے تو مسح صحیح نہیں کیونکہ پانی میں سر پہنچتے ہی پانی مستعمل ہو گیا اور اگر مسح

کی نیت نہیں کی تو پانی مستعمل نہیں ہو گا اور مسح صحیح ہو گا۔

یہ مسئلہ ایک مرجوح قول پر مبنی ہے جو کہ امام محمد بن الحسنؒ کی طرف منسوب ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے اپنی کتاب التشنیف میں اس کی وضاحت کر دی ہے اور مسئلہ صحیح طور پر لکھا ہے۔

۲۵۔ (سوال) وہ کونسی جگہ ہے جس کا دھونا وضوء میں کبھی فرض ہوتا ہے اور کبھی فرض نہیں ہوتا؟

(جواب) یہ ٹھوڑی اور رخسار ہے۔ داڑھی آنے سے پہلے اس کا دھونا فرض ہے اور داڑھی آنے کے بعد اس کا دھونا فرض نہیں۔ جیسا کہ الحیرہ میں ہے۔

رخسار کا مسئلہ امام ابو یوسفؒ کے قول پر مبنی ہے اور ٹھوڑی کے مسئلے پر سب متفق ہیں۔ یعنی ائمہ ثلاثہ احناف کا اس پر اتفاق ہے، واللہ اعلم۔

۲۶۔ (سوال) وہ کونسا عضو ہے جو وضوء میں چھ مرتبہ دھویا جاتا ہو؟

(جواب) یہ دونوں ہاتھ ہیں۔ وضوء کی ابتداء میں اس کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور ہاتھ دھوتے وقت بھی ان کا تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔

۲۷۔ (سوال) وہ کونسا وضوء ہے جس میں وضوء کے تمام اعضاء دو مرتبہ دھونا واجب ہو، اور سر کا مسح دو مرتبہ کرنا واجب ہو؟

(جواب) یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کے پاس دو برتنوں میں پانی پڑا ہو۔ ایک میں گلاب کا پانی جس کی خوشبو ختم ہو چکی ہو، اور دوسرے میں سادہ پانی ہو، اور معلوم نہ ہو، کہ کونسا سادہ پانی ہے، تو اس شخص پر لازم ہے کہ دونوں برتنوں کے پانی سے وضوء کرے، تاکہ یقینی طور پر پاکی حاصل ہو جائے۔

۲۸۔ (سوال) وہ کونسا عضو ہے جس کا وضوء میں چھ مرتبہ دھونا مستحب بلکہ سنت ہو؟

(جواب) یہ وہی صورت ہے جو سوال نمبر ۲۷ کے جواب میں گزر چکا۔

۲۹۔ (سوال) وہ کونسا وضوء ہے جس میں بعض اعضاء کا بارہ مرتبہ دھونا سنت

ہو؟

(جواب) یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کے پاس دو برتنوں میں پانی ہو ایک پاک ہو' اور دوسرا ناپاک' لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا پاک ہے' کون سا ناپاک (چونکہ اس صورت میں دونوں برتنوں کا پانی استعمال کرے گا' تو ہاتھوں کو چھ مرتبہ دھوئے گا۔ یعنی ہر ہاتھ کو چھ چھ مرتبہ دھوئے گا۔ اگر دونوں ہاتھوں کو ایک عضو مانا جائے تو اس طرح ایک عضو کو بارہ مرتبہ دھویا گیا' واللہ اعلم۔ مترجم غفرلہ۔

۳۰۔ (سوال) وہ کونسا وضوء ہے جس میں سر کا مسح دو مرتبہ الگ الگ جگہوں پر کیا جاتا ہو؟

(جواب) یہ وہی مذکورہ وضوء ہے جس میں ہر عضو کو چھ مرتبہ دھونا پڑتا ہے۔(اس طرح سر کا مسح دو مرتبہ ہو گا۔ واللہ اعلم۔ مترجم غفرلہ)

۳۱۔ (سوال) وہ کونسا فرض ہے جس کو پہلے کرنا سنت ہے؟

(جواب) یہ وضوء کی ابتداء میں ہاتھوں کا کلائی تک دھونا ہے بعد میں جب ہاتھ کہنیوں تک دھوئے گا تو ان کا دھونا فرض نہیں۔

۳۲۔ (سوال) وہ کونسا انسان ہے' کہ جب حدث (وضوء توڑنے) کا ارادہ کرے' تو وضو کرے؟

(جواب) جب مرد اپنی بیوی سے ہم بستری کے بعد دوبارہ ہم بستری کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضوء کرنا مستحب ہے کیونکہ اس سے جماع میں اور زیادہ نشاط پیدا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے' فتاویٰ بزازیہ۔

۳۳۔ (سوال) وہ کونسا وضوء اور غسل ہے جس میں فعلی سنتیں مثلاً تکرار وغیرہ جائز نہ ہو؟

(جواب) جس شخص پر نماز کا وقت تنگ ہو یعنی نماز کا وقت نکلنے والا ہو' اب اگر وہ ہر عضو کو تین تین بار دھوئے گا تو وقت نکل جائے گا لہٰذا وہ ایک بار دھونے پر اکتفاء کرے۔ یہ مسئلہ امام اسنویؒ نے ذکر کیا ہے۔

۳۴۔ (سوال) وہ کونسا انسان ہے جس کے بدن پر زخم ہو اور اس سے خون وغیرہ بہتا ہو پھر بھی وہ معذور کے حکم میں نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے زخم کو کسی چیز کے ذریعے بہنے سے روکا ہو' تو یہ شخص معذور نہیں ہے۔ اسی طرح فصد (پچھنے لگوانے والا) اور مستحاضہ کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ حیض یا نفاس والی عورت اگر خون کے سیلان کو روکے' تو وہ پھر بھی حائضہ اور نفساء ہوگی۔

۳۵۔ (سوال) وہ کونسا انسان ہے جس کے پسینہ سے اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہو' اور کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو ہمیشہ شراب پیتا ہو' یہ فرع نہایت عجیب وغریب ہے جو کہ امام زاہدی کی شرح مختصر القدوری میں سے ماخوذ ہے۔ انہوں نے غیرروایت اصول سے نقل کیا ہے کہ وہ مرغی جو گندگی کھاتی ہو' اس کا پسینہ ناپاک ہے' اس کے بعد کہا ہے' کہ اس طرح ہمیشہ شراب پینے والے شخص کا پسینہ ناپاک ہوگا' بلکہ بطریق اولی ناپاک ہوگا۔ کیونکہ مائع چیز کا اثر پسینے میں زیادہ ہوتا ہے۔

۳۶۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جو وضوء کو توڑ دیتی ہے حالانکہ وہ نہ تو قہقہہ ہے نہ نیند' اور نہ بدن سے کوئی نکلنے والی چیز؟

(جواب) یہ بے ہوشی' جنون اور نشہ ہے۔

۳۷۔ (سوال) وہ کون ہے' جس پر اشہاد سے وضوء واجب ہو جاتا ہو؟

(جواب) یہ وہ مرد ہے جس سے مذی نکل جائے' کہا جاتا ہے "اشھد الرجل اذا امذی" یعنی اشہاد مذی کے خروج کے معنی میں آتا ہے' یہ میں نے علامہ ابن وھبان" کی کتاب الاجوبہ المفصلہ سے نقل کیا ہے۔

۳۸۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جو مرد کے ذکر سے نکل کر بہہ جائے اور اس کے نکلنے سے نہ وضوء واجب ہو اور نہ غسل؟

(جواب) یہ وہ تیل ہے' جو مرد نے اپنے ذکر میں ڈالا تھا اور اندر چلے

جانے کے بعد پھر ذکر سے بہنے لگا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر وضوء کا اعادہ نہیں ہے۔ اگرچہ امام ابو یوسفؒ کا اس میں اختلاف ہے' وجہ اس کی یہ ہے کہ چونکہ ذکر اور پیٹ کے درمیان حائل موجود ہے' اور ذکر کے راستے اندر جانے والی چیز پیٹ تک نہیں پہنچتی' اس وجہ سے یہ مفسد صوم بھی نہیں ہے اور جب پیٹ تک نہیں پہنچا' تو نجاست کے ساتھ نہیں ملا' حقنہ کا حکم اس کے برخلاف ہے' یہ مسئلہ تجنیس سے لیا گیا ہے۔

۳۹۔ (سوال) وہ کونسی طہارت ہے' جو دوسری طہارت کو ختم کردے؟

(جواب) یہ معذور کی طہارت ہے۔ جب معذور کا عذر ختم ہو جائے اور پاک ہو جائے تو اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا۔

۴۰۔ (سوال) وہ کونسی یقینی طہارت ہے جو حدث میں شک کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہو؟

(جواب) یہ اس شخص کی طہارت ہے جو باوضوء سو جائے۔ کیونکہ نیند خود حدث نہیں ہے بلکہ اس میں حدث کا امکان موجود ہے' لہٰذا نیند پر مدار رکھا گیا ہے' اور اس میں حدث متعین نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اسنویؒ نے اپنے الغاز میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۔ (سوال) وہ کونسا حدث ہے' جو یقینی ہو' اور پاکی میں شک ہو' مگر پھر بھی حدث کا یقین نہیں ہوگا' یعنی وضوء کرنا اس پر لازم نہیں؟

(جواب) یہ اس شخص کا حدث ہے' جو بے وضوء تھا' اور وضوء کیا' وضوء کرنے کے بعد بعض اعضاء کے بارے میں شک ہوا لہٰذا یہ شخص اسی وضوء سے نماز پڑھے گا' اور شک پر عمل کرنا اس پر لازم نہیں۔ یعنی جن اعضاء کے بارے میں شک ہے' انہیں دوبارہ نہیں دھوئے گا' یہ تب ہے جب اس طرح کا شک بار بار آئے۔ یہ صورت شیخ کمال الدین نے ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے' کافی نہیں۔ کیونکہ یہاں اصل طہارت میں شک ہے' حدث کے طاری ہونے میں شک نہیں ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ کہا جائے' ایک بے وضوء شخص وضوء کرنے کے

بعد بیٹھ گیا' اس کے بعد کھڑا ہوا' اور شک کرنے لگا کہ وضوء پورا کرنے سے پہلے اٹھا یا بعد میں؟ تو یہ شخص دوبارہ وضوء نہیں کرے گا۔ وضوء کے لئے بیٹھنا ہی وضوء کی دلیل ہے۔

۴۲۔ (سوال) مسئلہ ۴۱ کے برعکس وہ کونسا باوضوء آدمی ہے جس کو حدث کے بارے میں شک ہو' تو اس پر وضوء واجب ہو اور طہارت یقینی کا اعتبار نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جس کو بیت الخلاء میں جانا یاد رہا' حدث یاد نہیں رہا' بلکہ حدث کے بارے میں شک ہوا' تو اس پر وضوء واجب ہے' کیونکہ بیت الخلاء میں جانا بظاہر حدث کی دلیل ہے۔ بزازیہ میں اس کو امام محمدؒ سے نقل کیا ہے اس سے پہلے والا جواب بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

۴۳۔ (سوال) وہ کونسا آدمی ہے' جس کا وضوء نماز شروع کرنے سے پہلے قہقہہ سے ٹوٹے اور اگر نماز شروع کرے اور قہقہہ لگائے تو وضو نہ ٹوٹے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جو امام کے ساتھ پہلے سے شریک ہو یعنی مدرک ہو' بعد میں اس کو حدث پیش آئے' اور وضوء کرنے چلا جائے' تاکہ بناء کرے' اتنے میں امام نماز سے فارغ ہو گیا' چنانچہ اس نے دو رکعت پڑھ لی' اور سلام پھیرنے سے پہلے ہنسا' تو اس پر وضوء واجب نہیں۔ کیونکہ یہ امام کے پیچھے تھا اور چونکہ امام سلام پھیر چکا ہے' تو امام کے سلام پھیرنے سے نماز سے نکل گیا لہٰذا اس کا قہقہہ ناقض وضوء نہیں ہے۔ یہ امام محمدؒ کے قول پر قیاس ہے۔ شیخینؒ کے قول کے اعتبار سے اس پر وضوء لازم ہے۔

۴۴۔ (سوال) وہ کونسا عاقل بالغ آدمی ہے جو رکوع اور سجود والی نماز میں قہقہہ لگائے' اور اس کا وضوء نہ ٹوٹے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو نماز میں حالت قیام میں سو جائے' اور نیند کی حالت میں قہقہہ لگائے تو اس کا وضوء نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ قہقہہ ناقض وضوء تب ہے جب جنایت کے طور پر ہو' اور سونے والے کے فعل کو جنایت کے وصف کے ساتھ موصوف نہیں کیا جا سکتا۔

۴۵۔ (سوال) وہ کونسا مکلف شخص ہے جو نماز میں قہقہہ لگائے اور اس کا وضوء نہ ٹوٹے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے غسل کر کے نماز شروع کی' فقہاء کی ایک جماعت نے اس قول کو صحیح قرار دیا ہے' کہ قہقہہ وضوء کو توڑدیتا ہے غسل کو نہیں۔ جمہور فقہاء اس کے خلاف ہیں اس مسئلے کی تحقیق ہم شرح وھبانیہ میں کرچکے ہیں۔

۴۶۔ (سوال) وہ کونسی طہارت ہے جو طہارت کو واجب کرتی ہے؟

(جواب) یہ وہ طہارت ہے جو دم حیض یا دم نفاس کے انقطاع سے حاصل ہو۔

۴۷۔ (سوال) وہ کونسا جنبی ہے' جو شہر میں ہو پانی اس کو ملتا ہو اور پھر بھی غسل نہ کرنے پر گناہ گار نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ جنبی عورت ہے' جس کو حیض آنا شروع ہو جائے۔

۴۸۔ (سوال) وہ کونسا محتلم (احتلام والا) ہے جس نے تری دیکھی اور باوجود مکلف ہونے کے اس پر غسل واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کو احتلام ہو جائے' جب پانی نکلنے لگا تو ذکر کو مضبوطی سے پکڑ لیا یہاں تک کہ جب اس کی شہوت ختم ہوئی' تو چھوڑ دیا۔ اور پانی نکلا۔ تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں ہے' کیونکہ اس کے نزدیک خروج عن الذکر کے وقت بھی شہوت کا ہونا شرط ہے۔

۴۹۔ (سوال) وہ کون شخص ہے جو منی دیکھے' اور غسل اس پر واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جس سے منی دفق اور شہوت کے ساتھ نہ نکلی ہو۔ یہ جواب ہمارے ائمہ کے قول کے مطابق درست ہے جیسا کہ حیرۃ (حیرۃ الفقہاء) میں ہے میرے نزدیک یہ محل نظر ہے کیونکہ معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ منی ہے کیونکہ منی کی تعریف میں دفق اور شہوت ضروری ہے۔ ہاں

امام ابو یوسفؒ کے قول کے اعتبار سے یہ جواب ممکن ہے' جو کہ گزشتہ مسئلہ میں گزر چکا۔

۵۰۔ (سوال) وہ کونسا مرد ہے' جو اپنی بیوی سے ہم بستری کرے اور اس پر غسل واجب نہ ہو؟

(جواب) نابالغ شوہر۔

۵۱۔ (سوال) وہ کون ہے' جو اپنی بیوی سے ہم بستری کرے باوجودیکہ پانی موجود ہو' اور اس کے استعمال پر قادر بھی ہو' مگر پھر بھی وضوء کرکے نماز پڑھ لے' تو نماز اس کی صحیح ہو' اور غسل اس پر فرض نہ ہو؟

(جواب) یہ غیر مسلم شخص ہے' جس نے اپنے بیوی سے حالت کفر میں جماع کیا' اس کے بعد مسلمان ہوا' اور وضوء کرکے نماز پڑھ لی' تو نماز اس کی صحیح ہے' اور غسل اس پر فرض نہیں۔ کیونکہ کفار مخاطب بالشرائع نہیں ہیں۔ تجنیس میں ہے کہ اصح بات یہ ہے کہ اس پر غسل فرض ہے' کیونکہ وصف جنابت اسلام لانے کے بعد بھی باقی رہتا ہے جس طرح صفت حدث باقی رہتا ہے۔

۵۲۔ (سوال) وہ کون ہے' جس سے منی شہوت اور دفق کے ساتھ نکلے اور اس پر غسل واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ لڑکا ہے جس کو اپنے بالغ ہونے کا سبب یاد نہ رہا ہو۔ قنیہ میں ہے' کہ بظاہر اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح یہ ہے کہ اس پر غسل لازم ہے۔ یہ مسئلہ اور اس سے پہلے والا مسئلہ میں نے اپنی کتاب تشنیف میں اس بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھا ہے' کہ دیکھ کر دل ٹھنڈا ہو جائے' اور ساتھ میں نے اس مسئلے سے پہلے والے مسئلے اور جو کچھ آگے حیض میں آرہا ہے' کا منشاء خلاف بھی ذکر کیا ہے۔

۵۳۔ (سوال) وہ کونسا جنبی ہے جو مقیم ہو' پاک پانی جو کہ غسل کے لئے کافی ہو' بھی موجود ہو' پھر بھی اس پر غسل واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ جنب ہے جس نے پورے بدن کو دھولیا، اور بدن میں تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی بھول کی وجہ سے، یا اس پر شمع (موم) لگا ہوا تھا، اور پانی اس حصے تک نہیں پہنچا، تو یہ شخص اب بھی جنب ہے۔ کیونکہ جنابت میں تجزی نہیں ہوتی۔ اس کے لئے نہ نماز پڑھنا جائز ہے، نہ تلاوت قرآن کریم اور نہ ہر وہ کام جس کے لئے طہارت ضروری ہو۔ اس پر سوائے اس خشک جگہ کے دھونے کے جس تک پانی نہیں پہنچا، باقی بدن کا دھونا اور غسل کرنا واجب نہیں ہے، یہ سوال ایک اور انداز سے بھی بنایا جاسکتا ہے، کہ یوں کہا جائے کہ وہ کونسا جنبی ہے، جس کی طہارت کے حصول اور رفع جنابت کے لئے صرف ایک مثقال وزن پانی کافی ہو؟ جواب اس کا یہ ہے جو ابھی گزر چکا۔

۵۴۔ (سوال) وہ کونسی عورت ہے، جو حیض سے پاک ہو جائے، تو اس کے لئے وضوء کرکے نماز پڑھنا جائز ہو اور اس پر غسل باوجود پانی موجود ہونے کے اور اس کے استعمال پر قادر ہونے واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ غیر مسلم عورت ہے جو حیض سے پاک ہوئی، اس کے بعد مسلمان ہوئی تو اس پر غسل لازم نہیں ہے، "تجنیس" میں ہے کہ جنابت اور حیض کے مسئلہ میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ جنابت کا واصف دائم رہتا ہے، لہٰذا اسلام لانے کے بعد ایسا سمجھا جائے گا جیسا کہ ابھی جنابت پیش آئی ہو، جب کہ حیض سے خروج دائم نہیں رہتا، لہٰذا اسلام لانے کے بعد وہ خروج عن الحیض کے وصف کے ساتھ متصف نہ ہوگی، اس بناء پر دونوں مسئلوں میں فرق ہے، اس مسئلے کے متعلق بحث میں اپنی کتاب "التشنیف" میں کرچکا ہوں۔

۵۵۔ (سوال) وہ کونسی مسلمان عورت ہے جس کو حیض آئے اور حیض سے پاک ہونے کے بعد باوجودیکہ پانی کے استعمال پر قادر ہو، غسل اس پر لازم نہ ہو اور صرف وضوء کرکے نماز پڑھے؟

(جواب) یہ وہ عورت ہے جو حیض کے ساتھ بالغ ہوجائے، جیسا کہ لڑکے کے بارے مین مسئلہ نمبر۵۲ کے تحت گزر چکا۔

میرے نزدیک دونوں مسئلوں میں فرق ہے، کیونکہ حیض کے ساتھ بلوغ

کا علم انقطاع حیض سے پہلے حاصل ہوا ہے' جب کہ انزال کی صورت میں انزال سے قبل بلوغ کا علم حاصل نہیں ہے اس مسئلے کی تحقیق میں "التشنیف" میں کرچکا ہوں' اللہ تعالیٰ اس کے پورا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

۵۶۔ (سوال) وہ کونسا جنبی ہے' جو وضوء کرے' مضمضہ اور استنشاق بھی کرے' اس کے بعد بدن پر تین مرتبہ پانی بھی بہائے اور پھر بھی وہ پاک نہ ہو' بلکہ جنب ہی رہے' جبکہ اس سے غسل کے بعد منی وغیرہ بھی نہ نکلی ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے دانتوں میں خلاء ہو اور اس میں روٹی وغیرہ کا کوئی ٹکڑا رہ گیا ہو' اور مضمضہ کرتے وقت اس ٹکڑے کے نیچے تک پانی نہ پہنچا ہو۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں' لوگ اس مسئلہ سے بے خبر ہیں' "تجنیس" میں ہے کہ جب دانتوں کے درمیان طعام رہ گیا ہو' اور پانی اس کے نیچے تک نہ پہنچا ہو' تو غسل جائز ہے' یعنی صحیح ہے۔ کیونکہ دانتوں کے درمیان جو غذا رہ گئی ہے وہ گیلی ہے اور پانی لطیف چیز ہونے کی بناء پر ہر جگہ تک غالباً پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد مذکورہ مسئلہ صدر حسام الدین شہیدؒ کے حوالے سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ واقعات ناطفی' فتاویٰ ابوبکر بن فضل اور فتاویٰ فقیہ ابو اللیث میں اس کے برخلاف ذکر ہے' لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

۵۷۔ (سوال) وہ کونسا بالغ مرد ہے' جو عورت کی بکارت توڑدے اور غسل اس پر لازم نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے بکارت تو توڑدی لیکن اس کو انزال نہ ہوا ہو' اس لئے کہ بکارت التقاء ختانین سے مانع ہے۔

۵۸۔ (سوال) وہ کونسی جگہ ہے جس تک نجاست پہنچے' تو وضوء توڑدے' مگر غسل جنابت میں اس کا دھونا فرض نہ ہو؟

(جواب) یہ غیر مختون کے چمڑے کا اندر کا حصہ ہے' غسل میں اس کا دھونا لازم نہیں ہے' اور اگر ذکر سے پیشاب نکل کر وہاں تک پہنچے تو وضو ٹوٹ

جاتا ہے۔ بعض فقہاء نے دھونے کا قول نقل کیا ہے۔

۵۹۔ (سوال) وہ کونسی عورت ہے جو نہ تو جنبی ہو، نہ حائضہ ہو، نہ مستحاضہ ہو، یہاں تک کہ نماز بھی پڑھتی ہو، اور اس کے باوجود اس کے لئے غسل اور شوہر کو جماع سے روکنا مستحب ہو؟

(جواب) یہ وہ عورت ہے جس کو دبر کی طرف سے خون آتا ہو، تو وہ نماز پڑھے گی، کیونکہ یہ خون حیض کا نہیں ہے، البتہ خون بند ہونے کے بعد غسل اس کے لئے مستحب ہے، اور اگر یہ شوہر کو جماع سے روکے تو بہت اچھا ہے، جیسا کہ "التجنیس والمزید" میں ہے۔

۶۰۔ (سوال) وہ کونسا جنبی ہے، جس پر نماز پڑھنا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا تو حرام ہو، لیکن قرآن کریم کی تلاوت اس کے لئے منع نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ جنب ہے جو جنابت کے لئے تیمم کرے اور پھر اس کا وضوء ٹوٹ جائے، اس مسئلے کو اسنویؒ نے ذکر کیا ہے، اور امام نوویؒ کا قول نقل کیا ہے، کہ اس مسئلے کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں ہو سکتی۔ ہمارے ہاں اس کو جنب کہنا محل نظر ہے، لیکن ہمارے نزدیک ضعیف قول پر مبنی صورت پر نہ تو اعتماد کیا جاتا ہے، اور نہ اس پر عمل، طہارت میں تجزی نہیں ہوتی، لہٰذا جب اس قول کے اعتبار سے مضمضہ کرے تو اس کے لئے تلاوت جائز ہے، اور جب ہاتھ دھولے تو اس کیلئے قرآن کریم کو چھونا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۔ (سوال) وہ کونسا جنبی ہے جس کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز ہو، اور بدون ضرورت اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا بھی جائز ہو؟

(جواب) یہ کافر ہے، جس کو کسی مسلمان نے اپنی ضرورت کے لئے اندر آنے کی اجازت دی ہو۔

۶۲۔ (سوال) وہ کونسا عضو ہے اگر اس کو دھویا جائے، تو ناجائز ہو، اور مسح کرے تو جائز، اور اگر تیمم کرے تو ناجائز ہو؟

(جواب) یہ وہ آدمی ہے' جس نے وضوء کرکے موزے پہن لئے' اس کے بعد اس کا وضوء ٹوٹ گیا' اور وضوء کیا اس کے بعد ایک پاؤں کا موزہ نکالا تو جس پاؤں سے موزہ نکالا ہے' اس کو دھو نہیں سکتا' جب تک دوسرے پاؤں کا موزہ بھی نہ نکالے' اور اس کو دھونہ لے' کیونکہ مسح اور غسل دونوں کو جمع نہیں کیا جاسکتا۔ اور اب مسح بھی نہیں کرسکتا' کیونکہ موزہ نکلنے کی وجہ سے گزشتہ حدث کا اثر ظاہر ہوا' اور تیمم اس لئے نہیں کرسکتا' کہ تیمم کے لئے شرط موجود نہیں ہے۔

۶۳۔ (سوال) موزوں پر مسح کرنے والا وہ کون شخص ہے جس نے مسح بھی پورا نہ کیا ہو' اور وضوء بھی نہ ٹوٹا ہو' پھر بھی اس پر دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جو زخم پر بندھی ہوئی پٹی پر مسح کرنے والا ہو' اور پٹی زخم کے ٹھیک ہونے کی وجہ سے خود گر گئی ہو' تو اس پر دونوں موزوں کا نکالنا اور پاؤں کا دھونا لازم ہے' کذا فی العدۃ۔ اس کا جواب یوں بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ شخص پانی میں گھس گیا اور پاؤں کا اکثر حصہ بھیگ گیا' تو اب اس پر دونوں موزوں کا نکالنا اور پاؤں کا دھونا لازم ہے' کیونکہ مسح اور غسل دونوں کو جمع نہیں کیا جاسکتا' واللہ اعلم۔

۶۴۔ (سوال) وہ کونسا عضو ہے جس کا وضوء میں دھونا فرض نہ ہو' حالانکہ یہ شخص بیمار بھی نہیں ہے؟

(جواب) جب پاؤں پر موزے پہنے ہوں تو پاؤں کا دھونا لازم نہیں ہے۔

۶۵۔ (سوال) وہ کونسا عضو ہے' جب وضوء کرتے وقت اس کو دھویا جائے تو آدمی پھر سے بے وضوء ہو جائے؟

(جواب) یہ موزوں پر مسح کرنے والے کا پاؤں ہے' جب موزے پہنے ہوں' اور پاؤں کو دھولے' تو گزشتہ حدث کی وجہ سے پھر سے بے وضوء ہو جاتا

ہے' کیونکہ غسل اور مسح دونوں کو جمع نہیں کیا جاسکتا۔

۶۶۔ (سوال) وہ کونسا مسافر ہے' جس کے لئے دس دن تک بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ مسافر ہے جس کو شدید سردی کی وجہ سے پاؤں کے ضایع ہونے کا اندیشہ ہو' اس کے لئے مسح کی مدت گزرنے کے بعد بھی مسح کرنا جائز ہے' جس طرح زخم پر بندھی ہوئی پٹی پر زخم ٹھیک ہونے تک مسح کر سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں بحث ہے جو میں اپنی کتاب "تشنیف" میں کرچکا ہوں۔

۶۷۔ (سوال) وہ کونسا مسافر ہے' جس کے پاس اتنا پانی موجود ہو' جس سے وضوء ہو سکے' اس کو نہ تو خود پیاس کا خطرہ ہو' نہ سواری کی پیاس کا اور پھر بھی اس کے لئے تیمم جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے کپڑے پر اتنی مقدار میں نجاست لگی ہو جس کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا اس کے لئے جائز نہ ہو' تو یہ شخص پانی کپڑے کے دھونے پر صرف کرے گا اور نماز کے لئے تیمم کرے گا۔

۶۸۔ (سوال) وہ کون ہے' جس کے لئے عجلہ کے ساتھ تیمم کرنا جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے لئے تیمم کرنا جائز ہو "عجلہ خشک مٹی کو کہتے ہیں"۔

۶۹۔ (سوال) وہ کون ہے جس کے پاس پانی موجود ہو' اور غیم کے خوف سے اس کے لئے تیمم جائز ہو؟

(جواب) "غیم" پیاس کو کہتے ہیں اور پیاس کے خوف سے پانی کے ہوتے ہوئے بھی تیمم جائز ہے۔ یہ اور اس سے پہلے والا مسئلہ میں نے علامہ ابن وھبانؒ کی کتاب "الامسلۃ المفصلہ والاجوبۃ المفصلہ" میں دیکھا تھا۔

۷۰۔ (سوال) وہ کونسی واجب عبادت ہے' جس میں نیت واجب ہو' اور اس عبادت کا اپنا نام شریعت اور عرف دونوں میں مشہور ہو' پھر بھی اگر اس عبادت کی نیت کی جائے تو درست نہ ہو؟

(جواب) یہ تیمم ہے، اگر تیمم کرتے وقت صرف تیمم کی نیت کی جائے تو ظاہر الروایت کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ "التجنیس والمزید" میں کہا ہے، کہ تیمم تب صحیح ہوگی، جب اس میں تطہیر کی نیت کی جائے، صرف فعل تیمم کی نیت کافی نہیں ہے۔

۷۱۔ (سوال) وہ کونسی نجاست ہے، اگر کم مقدار میں پانی میں گر جائے تو پانی کو ناپاک کرے، اور اگر زیادہ مقدار میں گر جائے تو پانی کو ناپاک نہ کرے؟

ا۔ (جواب) یہ مینگنی ہے اگر سالم پانی میں گر جائے تو پانی کو ناپاک نہیں کرتا اور اگر ٹوٹی ہوئی ہو، اور پانی میں گر جائے تو پانی کو ناپاک کرتا ہے، یہ مسئلہ ان مسائل میں سے ہے، جس کو میں نے اپنی کتاب منظومہ فی الفروق میں ذکر کیا ہے۔ عدہ میں بھی ایسا ہی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ سالم اور ٹوٹے ہوئے میں کوئی فرق نہیں۔ "ہدایہ" میں اس کی صراحت موجود ہے، اس مسئلے کو علامہ ابن العزؒ نے اپنی کتاب "تہذیب" میں نظم کرکے لکھا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں۔

یا ایہا الا علام	من فضلھم مشتہر
ما قولکم فی نجس	قلیلہ موثر
دون کثیرۃ وذا	حکم عجیب عسر

اس سوال کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ یہ چوہے کی دم ہے جب چوہے کی دم کٹ کر پانی میں گر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑتا ہے اور اگر چوہا پانی میں گر جائے تو سارا پانی نکالنا نہیں پڑتا۔

اس مسئلے کے بارے میں یوں بھی پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ کونسی نجاست ہے، جس کی کم مقدار موثر ہو، اور زیادہ مقدار موثر نہ ہو؟

جواب اس کا یہ دیا جائے گا، کہ یہ شراب ہے اگر اس کا ایک قطرہ سرکے کے مٹکے میں گر جائے، تو اس سرکے کا پینا جائز نہیں، اور اگر اس میں شراب کی پوری صراحی انڈیلی دی جائے، تو اس وقت اس کا پینا جائز ہے، بشرطیکہ اس کا رنگ مزہ اور بو ظاہر نہ ہوا ہو۔ علامہ ابن العزؒ کے نظم کا جواب میں نے یوں دیا ہے۔

ذی بعرة صحیحة
فی البیر لا نوثر
وماؤها منجس
ان سقط المکسر
اوقطرة من خمرة
فی دن خل یقطر
تمنع حل شربه
فی الحال وھو المنظر
اولم یکن کوزا ولا
یظھر منه اثر
یحل فی الحال ما
ذاک حکم عسر

۷۲۔ (سوال) وہ کونسا برتن ہے' جس میں ناپاک پانی ہو اور دھوئے بغیر پاک ہو جائے؟

(جواب) یہ کنواں ہے' جب اس کا پانی ناپاک ہو جائے' اور کنویں کے پانی کی مقدار اس سے نکالی جائے' تو کنویں کی دیواریں دھوئے بغیر پاک ہو جاتی ہیں۔ اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ جب کنویں کا پانی خشک ہو جائے' اور اس کے بعد پھر اس میں پانی آجائے تو راجح قول کے اعتبار سے پاک ہو جاتا ہے۔

۷۳۔ (سوال) وہ کونسا ناپاک برتن ہے' جو دھوئے بغیر پاک ہو جائے؟

(جواب) یہ وہ برتن ہے جس میں شراب ہو' اور سرکہ میں تبدیل ہو جائے' تو برتن دھوئے بغیر پاک ہو جاتا ہے۔

۷۴۔ (سوال) وہ کونسا ناپاک برتن ہے' اگر اس کو پاک پانی کے ساتھ دھویا جائے' تو پاک نہ ہوتا ہو اور بغیر دھوئے پاک ہوتا ہو؟

(جواب) یہ مٹی کا نیا برتن ہے' جب اس میں شراب ہو' امام محمدؒ کے نزدیک دھونے سے کبھی پاک نہیں ہوگا' کیونکہ نیا ہونے کی وجہ سے وہ نجاست جذب کرلیتا ہے۔ اور اگر اس میں شراب سرکہ میں تبدیل ہو جائے' تو دھوئے بغیر پاک ہو جاتا ہے' واللہ اعلم۔

۷۵۔ (سوال) وہ کونسی نجاست عینیہ ہے' اگر اس پر تین مرتبہ گیلا کپڑا پھیر دیا جائے' تو پاک ہوتا ہو؟

(جواب) یہ وہ خون ہے' جو پچھنے لگوانے کی جگہ باقی رہ جائے جیسا کہ " بزازیہ" میں ہے' عمدہ میں اس کو امام محمدؒ کا قول قرار دیا ہے' شیخینؒ کے نزدیک اس کا دھونا ضروری ہے۔ اور اسی میں احتیاط ہے' فتاویٰ میں ہے اگر پانی سے تکلیف پہنچتی ہو' تو گیلے کپڑے سے تین مرتبہ مسح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے' واللہ اعلم۔

۷۶۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے' جو پانی کو ناپاک کرتا ہو' اور کپڑے کو ناپاک نہ کرتا ہو؟

(جواب) یہ گدھے کا پسینہ اور لعاب ہے' کیونکہ کپڑے میں عموم بلوی ہے جب کہ پانی میں نہیں ہے' کیونکہ برتنوں کی حفاظت اس سے ممکن ہے' اور کپڑوں کی حفاظت اس سے ناممکن ہے' یہ مسئلہ "کتاب الحیرۃ" میں ذکر کیا ہے' لیکن اس میں کلام ہے' کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ گدھے اور خچر کے جھوٹے کی طہوریت (پاک کرنے) میں شک ہے' پاک ہونے میں شک نہیں ہے۔

جواہر میں شرح بزدوی سے منقول ہے کہ مبسوط میں لکھا ہے کہ جب حرام جانور (جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو) کا لعاب یا پسینہ کپڑے کو لگ جائے اور اس میں نماز پڑھے تو نماز جائز ہے' لیکن اس میں بھی کلام ہے' کیونکہ گدھی کا دودھ پاک ہے' جس طرح اس کا جھوٹا پاک ہے' یہ امام محمدؒ سے روایت ہے' اور یہ امام بزدوی اور صاحب الہدایہؒ کا اختیار کردہ قول ہے' اور ظاہر الروایت کے اعتبار سے ناپاک ہے۔ جیسا کہ محیط میں ہے۔

حسن بن ابی مالک ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں' کہ گدھے کا پسینہ ناپاک ہے۔ لیکن ظاہر الروایت کے خلاف ہے' دودھ کا حکم پانی اور کپڑے میں ایک ہے' واللہ اعلم۔

۷۷۔ (سوال) وہ کونسی قلیل سیال چیز ہے' جو پانی کو ناپاک کرتی ہو' اور کپڑے کو ناپاک نہ کرتی ہو؟

(جواب) یہ ماکول اللحم حیوان کا پیشاب ہے' جیسا کہ "عدۃ" میں ہے' یہ امام محمدؒ کا قول ہے اور یہ گزشتہ مسئلے کے قریب قریب ہے۔

۷۸۔ (سوال) وہ کونسی نجاست ہے جو کھانے میں معاف ہو' کپڑے میں نہیں؟

(جواب) یہ وہ خون ہے جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ جائے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ کھانے میں معاف ہے' کیونکہ کھانے میں اس سے بچنا مشکل ہے' اور کپڑے میں معاف نہیں ہے' کیونکہ کپڑوں کا بچانا اس سے ممکن ہے جیسا کہ "تاتارخانیہ" میں ہے اور اس پر عنقریب مزید کلام آئے گا۔

۷۹۔ (سوال) وہ کونسی نجاست ہے' اگر ایک درہم کے مقدار سے کم ہو تو بھی اس کے ہوتے ہوئے نماز صحیح نہیں ہے؟

(جواب) یہ نجاست حکمیہ ہے' جب بدن پر قدر درہم سے کم باقی رہ جائے تو نماز صحیح نہیں' واللہ اعلم۔

۸۰۔ (سوال) وہ کونسی پاک چیز ہے' جو دو گندی چیزوں کے درمیان سے نکلتی ہو' اور وہ کونسی ناپاک چیز ہے' جو دو پاک چیزوں کے درمیان سے نکلتی ہو؟

(جواب) دو گندی چیزوں کے درمیان سے نکلنے والی پاک چیز دودھ ہے' جو کہ خون اور گوبر کے درمیان سے نکلتا ہے' اور دو پاک چیزوں کے درمیان سے نکلنے والی چیز مستعمل پانی ہے جو کہ پاک اعضاء کے درمیان سے نکلتا ہے' بقول شیخینؒ۔

۸۱۔ (سوال) وہ کونسا شخص ہے' جس کا منہ ناپاک ہوگا اور کبھی بھی پاک نہیں ہوگا؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کا دانت گر گیا ہو' اور اٹھا کر دوبارہ لگالیا ہو' اور ٹھہر گیا ہو۔

فقیہ ابو جعفرؒ امام محمدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا دانت گر گیا' اور اس کی جگہ کتے کا دانت لگایا' اور ٹھہر گیا تو جائز ہے' اور اس کو نکالا نہیں جائے گا۔ اور اگر اپنا گرا ہوا دانت دوبارہ لگایا' اور مضبوطی سے ٹھہر گیا' تو دیکھا جائے گا' اگر بغیر تکلیف کے نکالا جاسکتا ہو' تو نکالا جائے گا۔ اور اگر بغیر

تکلیف کے نکالنا ممکن نہ ہو' تو نہیں نکالا جائے گا' مگر اس کا ناپاک ہوگا' اور کسی کے لئے امام نہیں بن سکے گا۔

عمادی نے کہا کہ زندہ انسان سے جو ہڈی الگ ہو جائے تو وہ نفس کے ساتھ ناپاک ہے۔ انتہی

وقایہ میں ہے کہ اگر کسی نے اپنا گرا ہوا دانت دوبارہ منہ میں رکھ لیا' تو اس کی نماز جائز ہے' اگرچہ درہم کے مقدار سے زیادہ کیوں نہ ہو۔

ابن فرشتہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ظاہر مذہب اور صحیح قول یہ ہے کہ دانت پاک ہے' امام محمدؒ کے نزدیک ناپاک ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں دانت عصب ہے' ہڈی نہیں ہے' پھر یہ اختلاف اپنے دانت کے ساتھ خاص ہے' ورنہ اگر کسی اور کا دانت ہو تو بالاتفاق جائز ہے۔

۸۲۔ (سوال) کلیجی اور جگر کے علاوہ کونسا خون ہے' جو ناپاک نہیں ہوتا؟

(جواب) یہ وہ خون ہے جو دل' گوشت اور رگوں میں ذبح کے بعد باقی رہ جائے۔

ملتقط میں ہے کہ اگر گوشت کے ساتھ دم مسفوح چپک جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور جو گوشت میں رہ جائے' اس کا کھانا جائز ہے۔

بزازیہ میں ہے کہ ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ جانے والے خون کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔

امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ اگر زیادہ مقدار میں لگا ہو' تو کپڑے کو ناپاک کر دیتا ہے' اور ہنڈی کو بناء بر ضرورت اور اس بارے میں وارد اثر کی وجہ سے ناپاک نہیں کرتا۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی ہنڈیا میں گردن کے خون کی زردی دکھائی دیتی تھی۔

اور کہا ہے کہ کمزور گوشت سے جو خون نکلے' اگر خون اسی سے نکلا ہے تو پاک ہے' ورنہ نہیں' اس طرح مطلق گوشت کا بھی یہ حکم ہے' لیکن میں نے التجنیس والمزید میں دیکھا کہ اس نے کمزور گوشت کے مسئلہ پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں کلام ہے' کیونکہ اگر یہ خون نہیں ہے تو خون کا مجاور تو

ہے' اور ناپاک چیز کی طہارت سے چیز ناپاک ہو جاتی ہے۔
تاتارخانیہ میں فتاویٰ ابی اللیث سے منقول ہے کہ کمزور گوشت کے خون کی طہارت کا قائل فقیہ ابو بکرؒ ہیں اور امام صدر شہیدؒ اس مسئلے پر اعتراض کرتے تھے اور کہا کہ اعتراض میں کلام ہے۔

۸۳۔ (سوال) وہ کونسی گیلی نجاست ہے جو مائع طعام میں گر جائے تو اس کو ناپاک نہ کرے؟

(جواب) یہ گیلی مینگنی ہے جب دودھ میں گر جائے تو لوٹنے سے قبل نکال کر پھینک دی جائے تو دودھ پاک ہے' یہ حسن بن زیاد' خلف' ابن مقاتل' ابو النصر اور ابو اللیث رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

۸۴۔ (سوال) وہ کونسی پاک چیز ہے' جو پاک پانی پڑنے سے ناپاک ہوتی ہو؟

(جواب) یہ ناپاک زمین ہے' جب خشک ہو جائے' اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے' منی جب کپڑے سے کھرچ لی جائے' اور موزہ سے نجاست رگڑ کر دور کی جائے تو یہ پاک تو ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ ان میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے' لیکن اگر ان پر پاک پانی بھی پڑ جائے تو ایک روایت کے مطابق دوبارہ ناپاک ہو جاتے ہیں' اجناس اور اس کی تصحیح میں اس کے خلاف ہے' (یعنی ناپاک نہیں ہوتا) واللہ اعلم۔

۸۵۔ (سوال) وہ کونسی ناپاک چیز ہے' جو بغیر دھوئے' بغیر کھرچے' بغیر خشک کئے' بغیر رگڑے' بغیر جلے اور بغیر تبدیلی ماہیت کے پاک ہوتی ہو؟

(جواب) یہ غیر دھنی ہوئی ناپاک روئی ہے جب دھن جائے اور نصف سے کم رہ جائے تو دھننے سے پاک ہو جاتی ہے جیسے کلیان کا کچھ حصہ ناپاک ہو جائے' اور دو آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے' یا اس میں سے کچھ دھویا جائے' یا کھایا جائے' تو باقی ماندہ سب کے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا کیونکہ ناپاک حصے کا دونوں طرف جانے کا احتمال موجود ہے' لہٰذا شک کی وجہ سے سب پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسا کہ بزازیہ میں ہے۔
یہیں سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے' کہ وہ کونسی ناپاک چیز ہے جس کا کچھ

حصہ دھویا جائے' یا ہبہ کیا جائے' تو باقی ماندہ پاک ہو جائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وہ گندم ہے' جس پر گدھے نے پامال کرتے وقت پیشاب کیا ہو' اور اس کا کچھ حصہ دھویا گیا' یا ہبہ کیا گیا تو باقی ماندہ پاک ہے' یہ وقایہ کے الفاظ ہیں۔

۸۶۔ (سوال) وہ کونسا پاک کپڑا ہے' جس پر ہوا گزر جائے تو ناپاک ہو جائے' حالانکہ اس کے ساتھ کوئی نجاست نہیں لگی؟

(جواب) یہ گیلا کپڑا ہے' جو خشک کرنے کی غرض سے لٹکایا ہو' جب ہوا نجاست پر سے گزر جائے' اور کپڑے کو لگ جائے' تو امام حلوانیؒ کے قول کے اعتبار سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس شخص کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ جو پانی سے استنجاء کرے اور شلوار بھیگ جائے' اس کے بعد اس کی ہوا خارج ہو جائے' تو شلوار ناپاک ہوگی۔ عام مشائخ کے نزدیک ناپاک نہیں ہوتی۔

۸۷۔ (سوال) وہ کون ہے جس کا کوئی عضو یا کپڑا کتا پکڑے' اور ناپاک نہ ہو۔ حالانکہ کتا نجس العین ہے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کا کوئی عضو یا کپڑا کتا غصے کی حالت میں پکڑے تو اس کا دھونا لازم نہیں ہے' اور اگر مزاح کی حالت میں پکڑے تو ناپاک ہو جاتا ہے' اس مسئلہ کی وضاحت میں وھبانیہ کی شرح میں کر چکا ہوں۔

۸۸۔ (سوال) کسی بالغ اور مکلف انسان کے بدن کا وہ کونسا حصہ ہے' جس کو مقدار درہم سے بھی زیادہ نجاست لگ جائے' پھر بھی اس کا دھونا فرض نہ ہو؟

(جواب) یہ استنجاء کی جگہ ہے' جب مقدار درہم سے زیادہ نجاست لگ جائے اور تین پتھروں یا ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کی جگہ خشک کرے' اور پانی سے نہ دھوئے تو جائز ہے اور یہی مختار قول ہے۔

کیونکہ اس بارے میں جو حدیث آئی ہے' اس سے بس اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ تین پتھر استعمال کرنے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ جگہ جسم کے باقی حصے سے مخصوص ہے کہ بغیر دھوئے پاک ہو جاتا ہے' جب کہ باقی بدن

بغیر دھوئے پاک نہیں ہوتا۔ جیسا کہ التجنیس والمزید میں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب یوں بھی دیا جاسکتا ہے' کہ یہ عورت کا پستان ہے' جب بچہ اس پر قے کرے' اور پھر دودھ پیتے وقت اس کو بار بار چوس لے' تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پستان کے پاک ہونے کا حکم دیا جائے گا۔

اور نجم الائمہ حفصی نے کہا ہے کہ عموم بلوئی کی وجہ سے میرے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔

التجنیس والمزید میں ہے کہ اگر کسی انسان کے بدن کے کسی حصے پر نجاست لگ گئی ہو اور اس نے اس کو چاٹ لیا' یہاں تک کہ اس کا اثر زائل ہوگیا' تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی' کیونکہ نجاست مائع چیزوں کے علاوہ اشیاء سے بھی زائل کی جاسکتی ہے' لیکن جیسا کہ ہم ان سے پہلے ذکر کرچکے ہیں اس کے بہ نسبت اس میں اشکال ہے۔

۸۹۔ (سوال) وہ کون ہے جس کے بدن پر نجاست غلیظہ لگی ہوئی اور مائع چیز اس کو لگ کر بہا کر لے جائے اور مقدار درہم سے زیادہ بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو نماز کے لئے مانع نہ بنے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو قضائے حاجت کے بعد پتھر یا ڈھیلے استعمال کرے اس کے بعد اس کو پسینہ آجائے اور پسینہ بہہ کر بدن یا کپڑے کو لگ جائے۔

التجنیس والمزید میں کہا ہے کہ ہمارے متاخرین فقہاء اس پر متفق ہیں کہ پتھر یا ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد اگر پسینہ آجائے اور کپڑے یا بدن کو مقدار درہم سے زیادہ لگ جائے تو نماز کیلئے مانع نہیں ہے۔ ہاں اگر پانی کے ساتھ گیلا ہو جائے یعنی اگر موضع استنجاء پانی کے ساتھ گیلا ہو جائے اور کپڑے کو لگ جائے تو نماز کے لئے مانع ہے۔

۹۰۔ (سوال) وہ کون ہے جو مباح چیز کے ساتھ استنجاء کرے تو فاسق ہو جائے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے ننگا ہو کر استنجاء کرے اور پردہ نہ کرے۔ واللہ اعلم۔

کتاب الصلاۃ

نماز کے مسائل

۹۱۔ (سوال) نماز میں داخل ہونے کے لئے تکبیر تو معلوم ہے لیکن وہ کون سی تکبیر ہے جس کے ذریعے نماز سے نکلا جا سکے؟

(جواب) یہ وہ تکبیر ہے جو کسی شخص نے امام سے پہلے کہی پھر امام نے تکبیر کہی تو اس شخص نے بھی تکبیر کہی اور اس کے ذریعے پہلی نماز کو ختم کرنا چاہتا ہے اور اس دوسری تکبیر کو تکبیر تحریمہ بنانا چاہتا ہے تو اس تکبیر کے ذریعے نماز سے نکل جائے گا۔

۹۲۔ (سوال) وہ کون ہے جو باوضوء قبلہ رخ ہو کر نماز کے ارادے سے تکبیر کہے اور پھر بھی اس کی نماز شروع نہ ہو سکے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے تعجب کے طور پر تکبیر کہی یا تعظیم کے طور پر، اور نماز شروع کرنے کے لئے نہیں کہی تو یہ نماز شروع کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔

۹۳۔ (سوال) وہ کون سی جماعت ہے جس پر طلوع شمس سے لے کر غروب شمس تک ایک دن میں دس فرض ادا نمازیں واجب ہوں یہ نمازیں نہ تو قضاء ہوں گی اور نہ نذر کی بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ کون سی جماعت ہے جس پر ایک دن میں ہزار نمازوں سے بھی زیادہ نمازیں فرض ہوں؟

(جواب) یہ وہ جماعت ہے جو خروج دجال کے وقت موجود ہوگی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کیا تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دجال زمین پر کتنی مدت تک رہے گا؟ فرمایا چالیس (۴۰) دن تک۔ ایک دن سال جتنا ہوگا، ایک دن مہینے جتنا ہوگا، ایک دن جمعہ جتنا ہوگا۔ باقی تمام دن آپ لوگوں کی دن جتنے

ہوں گے، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ دن جو سال جتنا ہو گا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گے؟ فرمایا اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

اس حدیث پاک سے نماز وغیرہ سے متعلق بے شمار مسائل نکل آتے ہیں جو مسائل نماز سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

۹۴۔ (سوال) وہ کون ہے جو دن کو وتر اور تراویح جماعت اور جہر سے پڑھے اور نماز ادا ہو قضا نہ ہو؟

(جواب) نمبر ۹۳ کے تحت گزر چکا۔

۹۵۔ (سوال) وہ کون ہے جو فجر، مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ طلوع شمس کے بعد پڑھے اور پھر بھی نماز اداء ہو قضا نہ ہو؟

(جواب) ۹۳ کے تحت گزر چکا۔

۹۶۔ (سوال) وہ کون ہے جس پر نماز عشاء اور وتر واجب نہ ہو حالانکہ آدمی عاقل بھی ہے بالغ بھی ہے اور صحیح و تندرست بھی ہے؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو ایسے ملک میں مقیم ہو جہاں شفق کے غروب ہونے سے قبل سورج طلوع ہو تا ہو جیسا کہ صاحب کنز نے اختیار کیا ہے۔ اگرچہ یہ صحیح نہیں ہے۔

۹۷۔ (سوال) وہ کون ہے جس پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ایک دن میں واجب ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو خروج دجال کے وقت موجود ہو جیسا کہ مسئلہ گزر چکا۔

۹۸۔ (سوال) وہ کون سا قاری ہے جو اکیلے بدون قرات کے نماز پڑھ لے تو جائز ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کو وقت کی تنگی کی وجہ سے کوئی نہیں ملا جس

اقتداء میں نماز پڑھ لے اور ڈاڑھ میں درد ہو جب تک منہ میں ٹھنڈا پانی یا دواء نہ رکھے تو درد نہ رکتا ہو۔ یہ مسئلہ قنیہ سے لیا گیا ہے اس میں برھان الائمہ صاحب المحیط اور بکر خواہرزادہؒ نے بھی لکھا ہے۔

سوال میں یہ اضافہ بھی ممکن ہے کہ کہا جائے کہ اس کے دانت میں ایسا درد بھی نہ ہو جس سے منہ میں پانی رکھے بغیر آرام نہ آتا ہو تو یہی جواب دیا جائے گا جو گزر گیا۔ اس بارے میں وبریؒ نے بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ قرات میں ایسی فحش غلطی کرتا ہے جس سے نماز فاسد ہوتی ہو اور وقت بھی تنگ ہو تو بغیر قرات کے نماز پڑھے گا۔

مولانا البدیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز کی تاخیر جائز ہوتی تو مہینوں اور سالوں تک موخر ہو جاتی۔

۹۹۔ (سوال) وہ کون ہے جو صحیح قرات کرے تو اس کی نماز فاسد ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کا دوران نماز وضوء ٹوٹ جائے اور بناء کی غرض سے وضوء کرنے چلا جائے اور راستے میں قرات کرے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے نماز کا ایک حصہ بغیر وضوء کے ادا کیا اور اگر یہ خاموش رہے تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ یہ مسئلہ حیرۃ سے لیا گیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب دوران نماز وضوء ٹوٹ جائے اور وضوء کرنے چلا جائے اور قرات کرے یا تسبیح و تہلیل کرے یا دعاء مانگے تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر وضوء کرنے کے بعد قرات کرے تو نماز فاسد ہو گی اور اگر وضوء کرنے سے پہلے کرے تو فاسد نہیں ہو گی۔

مشائخ بلخ کہتے ہیں کہ اگر حالت قیام میں وضوء ٹوٹ جائے اور جا کر وضوء کرے اور پھر پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیوں کہ قرات اس پر فرض ہے اور جب یہ لوٹنے کے بعد پڑھتا ہے' تو چاہتا ہے کہ چلتے ہوئے فرض ادا کرے۔ اس لئے اس کی نماز فاسد ہو گی۔ اور اگر رکوع کے بعد یا حالت سجدہ میں یا قعدہ کی حالت میں حدث پیش آئے اور وضوء کرنے کے بعد پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

بزازیہ میں ہے کہ اگر آتے جاتے وقت قرات کرے تو اصح بات یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

Scanned by CamScanner

۱۰۰۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی فوت شدہ نماز قضاء کرے تو دو رکعات بغیر قرات کے پڑھے گا؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جس نے مغرب کی نماز گھر میں پڑھ لی پھر مسجد آکر امام کے ساتھ نماز میں شامل ہونا چاہتا ہے تو افضل یہ ہے کہ امام کے ساتھ شامل نہ ہو، لیکن اگر شامل ہوگیا اور امام کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھنے کے بعد حدث پیش آیا، اور بناء کیلئے وضو کرنے چلا گیا جب آیا تو امام نماز سے فارغ ہو چکا تھا تو یہ ایک رکعت بغیر قرات کے پڑھے گا اور قعدہ میں بیٹھے گا کیوں کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اس کے بعد دوسری رکعت پڑھے گا اور بیٹھے گا، کیوں کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے اس کے بعد ایک رکعت اور قرات کے ساتھ پڑھے گا کیوں کہ یہ اگر امام کے ساتھ ہوتا تو اسی طرح کرتا۔

۱۰۱۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے؟ جس میں سورۃ فاتحہ کے بعد پوری سورت کے بجائے سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنا افضل ہو۔

(جواب) یہ تراویح کی نماز ہے چونکہ تراویح میں پورا قرآن ختم کرنا افضل ہے اس لئے سورۃ کا کچھ حصہ پوری سورۃ الاخلاص پڑھنے سے افضل ہوگا۔

۱۰۲۔ (سوال) وہ کون لوگ ہیں؟ اگر وہ فجر کی نماز طلوع شمس کے وقت پڑھیں یا رکوع اور سجود صحیح طوپر اداء نہ کریں، پھر بھی ان سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔

(جواب) یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں معلوم ہو کہ اگر ان کو اس طرح کرنے سے روک دیا گیا تو وہ لوگ سرے سے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں گے۔

۱۰۳۔ (سوال) وہ کون سی حالت ہے؟ جس میں اگر صحیح و تندرست آدمی بغیر کسی عذر کے خد پر سجدہ کرے تو جائز ہو۔

(جواب) خد سے مراد راستہ ہے جب راستہ پاک ہو تو اس پر سجدہ کرنا جائز ہے۔ رہا وہ خد جو کہ چہرے کا ایک طرف ہے تو اس پر بغیر عذر کے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ مسئلہ میں نے قاضی امین الدین بن وھبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو صبح کی نماز پڑھے تو جب تک سات سجدے نہ کرے اس کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو امام کے ساتھ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں میں شریک ہو گیا' جب تشہد کے مقدار بیٹھ گیا' تو امام کو سلام پھیرنے سے پہلے حدث پیش آیا' اور اس مسبوق کو آگے کیا' اور بتایا کہ ایک سجدہ باقی ہے۔ اس مسبوق پر لازم ہے کہ وہ سجدہ بھی کرے اور مقتدیوں کو اشارہ کرے کہ سلام پھیریں۔ پھر خود کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھے گا' اور ان میں چار سجدے کرے گا۔

سوال میں یوں بھی اضافہ ہو سکتا ہے کہ جب تک بارہ (۱۲) سجدے نہ کرے تو اس کی نماز صحیح نہ ہو گی' جواب میں یہ اضافہ کیا جائے گا کہ امام پر سجدہ تلاوت اور سجدہ سہو بھی باقی تھا' پھر مسبوق کو خود بھی سہو پیش آیا' ان پانچ سجدوں کو ان سات سجدوں کے ساتھ ملایا جائے' تو بارہ سجدے بن جائیں گے۔

۱۰۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو فجر کی نماز کو بیس سجدوں کے ساتھ ادا کرے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جو امام کے ساتھ دوسری رکعت کے سجدوں میں شریک ہو گیا' امام پر سجدہ سہو تھا' اور امام نے سہو کے لئے دو سجدے کئے۔ پھر امام کو یاد آیا کہ اس نے سجدہ تلاوت ادا نہیں کیا' اور اس کے لئے سجدہ کیا' اور بیٹھ کر سلام پھیرا' اور سہو کے لئے دو سجدے کئے' پھر اس کو یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ نہیں کیا تو اس کے لئے سجدہ سہو کیا' پھر تشہد کے بعد سلام پھیر کر سہو کیلئے دو سجدے کئے' اس کے بعد مسبوق نے کھڑے ہو کر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا' اور دوسری رکعت کے دونوں سجدے کئے' پھر اس کو یاد آیا کہ دونوں رکعتوں کے درمیان بھول کر بیٹھا تھا' تو سہو کے لئے دو سجدے کئے' پھر سجدہ تلاوت یاد آیا' تو اس کے لئے سجدہ کیا' پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا' اور سہو کے لئے دو سجدے کئے' پھر اس کو یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ نہیں کیا' تو اس کے لئے سجدہ کیا' اور پھر سہو کے لئے دو سجدے کئے جیسا کہ عدہ میں ہے۔

۱۰۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو فرض نماز کے پانچ سجدے ترک کرے تو اس کی نماز باطل ہو اور اگر چھ ترک کرے تو باطل نہ ہو؟

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے اور اس میں سے پانچ سجدے چھوڑ دیتا ہے' تو نماز باطل' اور اگر چھ یا اس سے زیادہ چھوڑ دے تو نماز باطل نہیں جیسا کہ عدۃ میں ہے۔

۱۰۷۔ (سوال) اگر کوئی شخص دن رات کی پانچ نمازیں پڑھ لے' بعد میں اس کو یاد آئے' کہ ان نمازوں میں سے کسی ایک کا سجدہ ترک کیا ہے تو کیا کرے گا؟

(جواب) ایک قول کے اعتبار سے اس پر لازم ہے کہ پہلے فجر کی نماز قضاء کرے' ہو سکتا ہے کہ اس کا سجدہ ترک ہوا ہو' پھر چار رکعت پڑھ لے' ہو سکتا ہے کہ ظہر کی فرض کا سجدہ ترک کیا ہو تو یہ اس کی قضاء ہو گی اور اگر عصر یا عشاء کی نماز کا سجدہ ترک کیا ہو تو اس کی قضاء ہو جائے گی' پھر مغرب کی تین رکعت پڑھ لے تو یہ اس سے قضاء ہو گی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ چار رکعت پڑھ لے' اور پہلی دو رکعتوں کے بعد قعدہ کرے' ہو سکتا ہے کہ فجر کا سجدہ ترک کیا ہو' پھر ایک رکعت اور پڑھ لے' اور بیٹھ جائے' ہو سکتا ہے کہ مغرب یا وتر کا سجدہ رہ گیا ہو' پھر کھڑے ہو کر ایک اور رکعت پڑھ لے' اور سلام پھیرے ہو سکتا ہے کہ ظہر یا عصر یا عشاء کی نماز کا سجدہ ترک کیا ہو۔

امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نوادر میں فرماتے ہیں کہ بطور احتیاط پورے دن رات کی نمازیں پڑھ لے۔

۱۰۸۔ (سوال) اگر کسی شخص کو ایک مہینہ کی نمازیں پڑھنے کے بعد یاد آئے' کہ وہ ان نمازوں کے دس سجدے بھول چکا ہے تو کیا کرے گا؟

(جواب) اس کو چاہئے کہ دس دنوں کی نمازیں پڑھ لے' ہو سکتا ہے کہ اس نے ہر دن ایک سجدہ چھوڑا ہو۔

۱۰۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو مغرب کی نماز پڑھ لے' اور اس میں دس مرتبہ تشہد پڑھے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو امام کے ساتھ پہلی تشہد میں شریک ہوا' اور

تشہد پڑھ لیا' پھر دوسری میں تشہد پڑھ لیا' امام پر سجدہ سہو تھا تو امام کے ساتھ تیسری مرتبہ تشہد پڑھ لیا' پھر امام کو یاد آیا کہ اس پر سجدہ تلاوت باقی ہے تو یہ شخص امام کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور امام کے ساتھ چوتھی مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' پھر سجدہ سہو کرتا ہے اور امام کے ساتھ پانچویں مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' پھر جب امام سلام پھیرے تو فوت شدہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے' اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد چھٹی مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' پھر جب ایک رکعت اور پڑھ لیتا ہے' تو ساتویں مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' چونکہ قضاء رکعت میں سہو ہوا تھا' تو اس کے لئے سجدہ کرتا ہے' اور آٹھویں مرتبہ تشہد پڑھتا ہے۔ پھر یاد آیا کہ آیت سجدہ پڑھی تھی' تو سجدہ کرتا ہے' اور نویں مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' پھر سجدہ سہو کرتا ہے اور دسویں مرتبہ تشہد پڑھتا ہے۔

یہ مسئلہ کتاب العدۃ سے لیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو فجر کی نماز اکیلے پڑھے اور اس پر دو تشہد ہوں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کو حالت قیام میں شک ہو جائے کہ یہ پہلی رکعت ہے' یا دوسری؟ تو یہ شخص ایک رکعت کے بعد بیٹھے گا' اور تشہد پڑھے گا' پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے گا اور بیٹھ کر تشہد پڑھے گا' اور سلام پھیرے گا' اور سجدہ کرے گا۔ کیونکہ اس کو پہلی رکعت میں شک ہوا ہے۔

۱۱۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو رباعی نماز کی ایک رکعت پڑھ لے تو اس کے اوپر تشہد کے لئے بیٹھنا لازم ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جو امام کے ساتھ دوسری یا چوتھی رکعت میں شریک ہو جائے' پھر امام اس کو اپنا خلیفہ بنائے' تو یہ امام کی نماز کی ترتیب کا خیال رکھے گا' اس مسئلہ کو اسنویؒ نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس پر نماز میں قیام طویل کرنا حرام ہے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جو قیام کو اس لئے طویل کرتا ہے کہ لوگوں کو رکعت مل جائے۔

ملتقط میں ہے کہ رکوع میں نہ کسی آنے والے کا انتظار کرے گا اور نہ ہی

قیام کو اس لئے طویل کرے گا' تاکہ لوگوں کو رکعت مل جائے' ایسا کرنا حرام ہے۔

۱۱۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے لئے نماز موخر کرنا جائز ہو۔ حالانکہ اسے کوئی جسمانی عذر بھی نہیں ہے۔

(جواب) یہ دایہ ہے جب اسے بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس مسئلہ کو ملتقط میں ذکر کیا ہے۔

تنیہ میں اشرف الائمہ المکی اور سیف الدین السائلی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو بچہ روئے گا' اور اگر بچے کو دودھ پلائے' تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ تو ایسی صورت میں جب بچے کو ضرر پہنچنے کا غالب گمان ہو تو بچے کو دودھ پلائے' اور نماز موخر کرے۔ یہ دوسرا جواب بن جائے گا سوال کے لئے۔ اس کے بعد علامہ وبریؒ کے حوالے سے جو کہا ہے تو اس کے اعتبار سے نماز موخر کرنے سے گناہ گار ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

۱۱۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو پاک پانی بھی ملتا ہو' اور پاک مٹی بھی' پھر بھی اس کے لئے بغیر وضوء اور بغیر تیمم کے نماز پڑھنا جائز ہو' اور اس پر اعادہ بھی نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے ہاتھ پاؤں دونوں کٹے ہوئے ہوں اور چہرے پر زخم ہو' اس مسئلے کو محمد بن فضل نے کرخیؒ کی جامع صغیر سے نقل کیا ہے' اور کہا ہے کہ یہی اصح ہے۔ جیسا کہ ظہیریہ میں ہے۔

۱۱۵۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے؟ جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے پڑھنا سنت ہو۔

(جواب) یہ ہر وہ جہری نماز ہے جس میں سورۃ نمل یا وہ آیت جس میں بسم اللہ ہے' پڑھی جائے۔

۱۱۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ کہ جس پر صوم ہو' اور نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو نماز پڑھے' اور اس پر شتر مرغ کی بیٹ پڑی

ہوئی ہو، شتر مرغ کی بیٹ کو صوم کہتے ہیں۔ اور یہ نجس ہے۔ لہٰذا نجاست کے ہوتے ہوئے نماز صحیح نہ ہوگی۔ باقی رہا صوم شرعی جو کہ مخصوص امساک کا نام ہے تو وہ نماز کی صحت کے لئے مانع نہیں ہے۔ یہ مسئلہ میں نے علامہ ابن وھبانؒ کے خط سے نقل کیا ہے، اور اس مسئلے کا اصل مقامات حریری میں ہے۔

۱۱۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے جسم پر ایسا کپڑا ہو جس پر زخم سے خون لگا ہو اور اس کے پاس پاک کپڑا ہو اور اس کے پہننے پر قادر بھی ہو، اور وہ اسی ناپاک کپڑے میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے کہ اگر پاک کپڑا پہن لے، تو خون اس کو بھی اسی وقت ناپاک کردے، تو اسی کپڑے میں اس کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس مسئلے کو ذخیرۃ میں منتقی سے نقل کیا ہے۔ اور یہ امام ابو یوسفؒ سے ابو سلیمانؒ کی روایت ہے۔

بزازیہ میں ہے کہ اگر کپڑے کو معذور آدمی کا خون لگا ہو اور دھونے سے کچھ فائدہ نہ ہو، تو اس کپڑے کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

محمد بن مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ ہر وقت میں ایک مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ فتویٰ پہلے قول پر ہے۔

۱۱۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس نے بہت سارا خون اٹھایا ہو، اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے شہید کو جو کہ خون سے لت پت ہو، اٹھا رکھا ہو اور اسی حالت میں نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس نے کوئی ایسی چیز اٹھا رکھی ہو جس میں مقدار درہم سے زیادہ خون ہو، اور اسی حالت میں نماز پڑھ لے، تو اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جس نے آستین میں ایسا انڈا اٹھایا ہو جو فاسد ہو کر خون بن چکا ہو۔ ایسی حالت میں پڑھی جانے والی نماز صحیح ہوگی۔ کیونکہ خون اپنے معدن میں ہے، اور جب کوئی چیز اپنے معدن میں ہو تو اس پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ بخلاف اس صورت کے کہ اگر اس نے آستین میں خون سے

بھری ہوئی بوتل اٹھائی ہو' اور اس کا ڈھکنا بند کیا ہو اور اس کے نماز پڑھ لے تو نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ یہ خون اپنے معدن میں نہیں ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خراب انڈا اٹھائے ہوئے نماز پڑھ لے تو نماز صحیح ہے کیونکہ جب کوئی چیز اپنے معدن میں ہو تو اس پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ ہاں! اگر آستین میں خون سے بھری ہوئی بوتل پکڑی ہو' اور نماز پڑھ لے' تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ کیوں کہ اس صورت میں خون اپنے معدن میں نہیں ہے۔

۱۲۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے پاس مرا ہوا فارہ ہو اور نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے پاس نافہ مشک ہو' اس کو فارہ بھی کہتے ہیں۔

علامہ ابن وھبانؒ کے حظ سے نقل کیا ہے کہ اگر خشک ہو تو نماز جائز ہے کیونکہ یہ بمنزلہ رنگ دیا ہوا چمڑے کے ہے' اور اگر گیلا ہو تو اگر ذبح شدہ جانور کا نافہ ہے' تو پھر بھی نماز صحیح ہے۔ کیونکہ اس صورت میں نافہ پاک ہے۔ اور اگر ذبح شدہ جانور کا نافہ نہیں ہے تو نماز فاسد ہے۔ مشک حلال ہے کھایا بھی جاتا ہے اور دواؤں میں بھی ڈالا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مشک تو خون ہے' اس لئے کہ مشک اگرچہ خون ہے لیکن ماہیت کی تبدیلی سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ فتاویٰ قاضی خانؒ میں ہے۔

بعض کتابوں میں ہے کہ مشک و عنبر دونوں ناپاک ہیں' کیونکہ مشک زندہ جانور کا ہوتا ہے' اور عنبر ایک بحری جانور کی بیٹ ہے' لیکن اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ قاضی خانؒ مشک کے پاک ہونے کی صراحت کر چکے ہیں' باقی رہا عنبر تو صحیح یہ ہے کہ یہ سمندر میں ایک چشمہ ہے' جس طرح خشکی میں تیل کا چشمہ ہوتا ہے' جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشک ملی ہوئی خوشبو استعمال بھی فرما چکے ہیں۔

۱۲۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو نماز کی حالت میں ناپاک چیز لگے' تو نماز اس کی

صحیح ہو' اور اگر پاک پانی لگے' تو نماز فاسد ہو۔

(جواب) یہ امام ہے' جس کو یہ گمان ہو کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے' اور کسی کو اپنا نائب بنائے' اب اگر واقعی خون ہے اور وضوء کر کے بناء کرے۔ تو اس کی نماز بھی صحیح ہے اور مقتدیوں کی بھی (اور اگر خون نہ ہو تو استخلاف صحیح نہ ہوا لہذا اس کی نماز بھی فاسد ہے اور مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۲۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے پاس درہم کے مقدار سے زیادہ کتے کی ہڈی ہو' اور پھر بھی اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کی ہڈی ٹوٹی ہو' اور اس کے ساتھ کتے کی ہڈی پیوند کی ہو' اور بغیر تکلیف کے اس کا نکالنا آسان نہ ہو۔

۱۲۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ اس کا فخذ بادیہ ہو پھر بھی اس کی نماز جائز ہو۔

(جواب) فخذ سے مراد خاندان ہے اور بادیہ سے مراد بادیہ نشین ہونا ہے۔ یہ مسئلہ ابن العز کی کتاب تہذیب سے نقل کیا ہے۔

۱۲۴۔ (سوال) تین آدمی ہیں ان میں کسی سے خونکا قطرہ گر گیا' یہ معلوم نہیں کہ کس سے گرا ہے' اور ہر ایک انکار کرتا ہے' اب ان میں سے ایک نے ظہر کی نماز پڑھائی' باقی دو نے اس کے پیچھے نماز پڑھی' دوسرے نے عصر کی نماز پڑھائی' اور باقی دو نے اس کی اقتداء کی' تیسرے نے مغرب کی نماز پڑھائی' باقی دو نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو ان کی نمازوں کا کیا بنے گا؟

(جواب) ظہر کی نماز سب کی صحیح ہے۔ عصر کی نماز صرف دوسرے امام کی یعنی جس نے عصر کی نماز پڑھائی' اور پہلے امام کی۔ یعنی جس نے ظہر پڑھائی صحیح ہے۔ اور مغرب کی صرف تیسرے امام کی' یعنی جس نے مغرب پڑھائی صحیح ہے' اور باقی دو کی نماز فاسد ہے۔ کیوں کہ پہلے نے جب ظہر پڑھائی' تو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا وضوء باقی ہے اس لئے سب کی نماز صحیح ہوگی' دوسرے نے جب عصر پڑھائی تو اس نے یہ فیصلہ کیا' کہ اس کا وضوء ہے' اور اول امام کا بھی وضوء ہے'

لہذا ان دونوں کی نماز صحیح ہوگی۔ تیسرے امام نے جب مغرب کی نماز پڑھائی تو پہلے دونوں اماموں کی نماز فاسد ہوگی کیونکہ ان دونوں کا گمان یہ ہے کہ یہ امام بے وضوء ہے' امام کی نماز درست ہے کیونکہ اس کو اپنے بے وضوء ہونے کا یقین نہیں ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ مغرب کی نماز سب کی صحیح نہیں ہے ترتیب کی وجہ سے کیونکہ عصر تیسرے امام کی فاسد ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ حیرہ سے لیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیسرے امام کی عصر صحیح نہیں ہوئی (اور جب اس نے مغرب پڑھائی تو صاحب ترتیب ہونے کی وجہ سے اس کی مغرب صحیح نہیں ہوئی' تو مقتدیوں کی بھی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۲۵۔ (سوال) ایک آدمی کے پاس تین کپڑے ہیں' ان میں سے ایک ناپاک ہے' لیکن معلوم نہیں کہ کون سا کپڑا ناپاک ہے' جب نماز کا وقت ہوا' تو اس نے تحری کر کے ایک کپڑے میں ظہر کی نماز پڑھ لی' جب عصر کا وقت ہوا تو تحری کر کے دوسرے کپڑے میں عصر کی نماز پڑھ لی' پھر جب مغرب کا وقت ہوا تو تحری کر کے تیسرے کپڑے میں مغرب کی نماز پڑھ لی' پھر عشاء کی نماز اس کپڑے میں پڑھ لی جس میں ظہر کی نماز پڑھی تھی' تو ان نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(جواب) ظہر اور عصر کی نماز درست ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز فاسد اس کی وجہ مسئلہ نمبر ۱۲۴ کے جواب میں گزر گیا' اور ایک روایت کے اعتبار سے عشاء صحیح ہے جیسا کہ حیرہ کے مسئلے میں گزر چکا۔

۱۲۶۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے' جو پانچ نمازوں کو فاسد کرتی ہو' اور پانچ نمازوں کو صحیح؟

(جواب) یہ وہ نماز ہے جو صاحب ترتیب آدمی سے قضاء ہو جائے' اس کے بعد قضاء نماز کے یاد رہنے کے باوجود پانچ نمازیں پڑھ لے' اب اگر چھٹی نماز سے پہلے فوت شدہ نماز پڑھی' تو پانچوں نمازیں فاسد ہوں گی' اور ان کی قضاء اس پر لازم ہوگی' اور اگر چھٹی نماز پڑھنے کے بعد پڑھی' تو سب نمازیں درست ہوں گی' اور کسی بھی نماز کی قضاء اس کے ذمے لازم نہ ہوگی۔ یہ امام ابو حنیفہؒ کے

نزدیک ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اس میں اختلاف ہے' کیونکہ کثرت فوائت کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے' اور کثرت چھٹی نماز کے ساتھ متحقق ہوتی ہے' پس جب کثرت ثابت ہوئی۔ تو پہلی نماز کی طرف راجع ہوگی' کیونکہ صفت کثرت مجموعہ نمازوں کے ساتھ قائم ہے۔ لہٰذا ترتیب جو کہ کثرت کا حکم ہے' ساقط ہو جائے گی' اور اول نماز کی طرف راجع ہوگی۔ تاکہ حکم اپنی علت کے مقابلے میں ہو جائے' جیسا کہ مریض کے تصرف' تعجیل زکوٰۃ اور اداء الظہر قبل الجمعہ کے مسئلہ میں ہے۔

صاحبین کہتے ہیں کہ پانچوں نمازیں چونکہ بدون ترتیب پڑھی گئیں' اس لئے فاسد ہوئیں اور اب صحیح نہ ہوں گی۔ صاحبینؒ کا قول قیاس پر مبنی ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کا قول استحسان پر مبنی ہے۔!

۱۲۷۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے' جب فاسد ہو جائے' تو حدث اس کو درست کرے' حدث چاہے عمداً ہو یا سہواً؟

(جواب) یہ اس شخص کی نماز ہے جو قاعدہ آخیر سے پہلے اٹھے اور رکوع و سجود کرے' تو مختار قول کے اعتبار سے سجدے سے سر اٹھانے پر اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ امام محمدؒ کا قول ہے' جب اس حالت میں یعنی سجدہ کی حالت مین حدث پیش آئے' تو امام محمدؒ کے نزدیک اس کے لئے بناء کرنا جائز ہے' لہٰذا یہ شخص جاکر وضوء کرے' اور قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھے' اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے' اور اگر سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے وضوء نہیں ٹوٹا' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کے لئے بناء کرنا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ ان کے نزدیک زمین پر سر رکھتے ہی نماز باطل ہو گئی۔ (اور باطل پر بناء جائز نہیں ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ) جب امام ابو یوسفؒ کے سامنے امام محمدؒ کا یہ قول ذکر کیا گیا' تو فرمایا کہ یہ وہ فاسد نماز ہے' جس کو حدث صحیح کر دیتی ہے (اصل یہ ہے کہ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ متحقق ہو گیا' تو فرضیت باطل ہو جاتی ہے۔ اب امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سجدے کا تحقق صرف زمین پر سر رکھنے سے ہو جاتا ہے' اور امام محمدؒ کے نزدیک جب تک سجدے سے سر نہ اٹھائے سجدہ متحقق نہ ہوگا۔ ۱۲۔ مترجم غفرلہ۔ واللہ اعلم)

۱۲۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو نماز میں "نعم" کہے اور اس کی نماز فاسد نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص جس کی زبان پر ہمیشہ "نعم" کا لفظ جاری رہتا ہو' اور اس لفظ کو تکیہ کلام کے طور پر استعمال کرتا ہو' تو اس شخص کی نماز فاسد نہ ہوگی' چونکہ "نعم" کا لفظ قرآن کریم میں وارد ہے لہٰذا اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ یہ مسئلہ فتاویٰ ابی اللیث سے لیا گیا ہے۔ اس طرح "واللہ اعلم" کہنے کا بھی یہ حکم ہوگا۔

۱۲۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک وضو سے دن رات کی نمازیں پڑھے' تو اس کی فجر کی نماز صحیح نہ ہو اور باقی ساری نمازیں صحیح ہوں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہی' جس کو رات کو جنابت پیش آئے' اور غسل کرتے وقت مضمضہ کرنا بھول جائے' اور فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے کے بعد پانی پی لے' جس سے اس کا سارا منہ تر ہو جائے' اس کے بعد باقی نمازیں پڑھے' تو فجر کے علاوہ باقی ساری نمازیں صحیح ہوں گی۔

۱۳۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک وضو کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کرے تو مغرب وعشاء صحیح ہو' باقی سب نمازیں فاسد ہوں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جسے رات کو احتلام ہو جائے' اور غسل کرتے وقت مضمضہ کرنا بھول جائے' پھر دن کو روزہ رکھے اور مغرب تک نمازیں پڑھے' مغرب کی اذان پر روزہ توڑے' اور پانی پینے سے سارا منہ تر ہو جائے' اس کے بعد مغرب وعشاء پڑھے' تو یہ دونوں نمازیں صحیح باقی تینوں فاسد ہوں گی۔

۱۳۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو پانچوں نمازیں پڑھے تو ان میں سے صرف فجر کی نماز صحیح ہو اور باقی چاروں صحیح نہ ہوں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کے کپڑوں پر درہم کی مقدار سے کم ناپاک تیل لگا تھا' اور فجر پڑھ لی' تو فجر کی نماز صحیح ہوئی' اس کے بعد تیل کپڑے میں پھیل گیا' اور درہم کے مقدار سے زیادہ ہوا' اور اس کے ساتھ باقی چار نمازیں پڑھیں' تو چاروں نمازیں فاسد ہوں گی۔ قنیہ میں یہ مسئلہ نظم زندویسی کی طرف

منسوب کیا ہے۔ پھر میون کی طرف منسوب کیا۔ فتاویٰ ابی حفص میں ہے کہ یہ نماز کے لئے مانع نہیں ہے اور اسی پر فتویٰ دیا جائے گا۔ کیونکہ منتشر زیادتی تیل کا اثر ہے، عین تیل نہیں ہے، فتاویٰ صیرفیہ میں ہے کہ امام ابو سہل الکبیر البخاریؒ فرماتے ہیں، کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ اور انہی کے قول کو بخارا کے مشائخ نے اختیار کیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے، کہ نماز صحیح ہے۔ اور اسی پر ابو علی نسفیؒ اور عبدالواحدؒ نے فتویٰ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو فرض نماز پڑھ رہا ہو، اور نماز کے دوران اس کو یاد آئے، کہ اس کے ذمہ فوت شدہ نماز باقی ہے، تو نماز پوری کرے گا، اور فاسد نہیں ہوگی۔ حالانکہ نہ وقت میں تنگی ہے اور نہ فوت شدہ نمازیں زیادہ ہیں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس نے عصر کی ایک رکعت پڑھی، تو سورج غروب ہو گیا پھر یاد آیا کہ اس کے ذمے ظہر باقی ہے، تو عصر کی نماز پوری کرے گا اور نماز فاسد نہ ہوگی، کیونکہ عصر اپنے وقت میں ادا نہیں ہو رہی، تاکہ ظہر کے یاد آنے سے عصر فاسد ہو جائے۔ واللہ اعلم

۱۳۳۔ (سوال) وہ کون دو آدمی ہیں؟ جو صحراء میں ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، بعد میں ہر ایک کو شک ہو جائے، کہ ان میں سے امام کون ہے؟ تو محض شک کی وجہ سے دونوں کی نماز فاسد ہو۔

(جواب) یہ ایک مقیم ہے اور دوسرا مسافر ہے۔ دونوں کو دو رکعت پڑھنے سے پہلے شک ہوا۔ امام محمد بن الحسنؒ نے نوادر میں یہ مسئلہ اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور اگر دو رکعت پڑھنے کے بعد شک ہو جائے، تو مقیم ہی کو امام سمجھا جائے گا۔ کیوں کہ مسافر اگر امام بن جائے، تو جب تیسری اور چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، تو یہ مسافر کے لئے نفل ہوں گی اور مقیم کے لئے فرض۔ تو مقیم کی نماز فاسد ہوگی، اور اگر مقیم کو امام بنایا جائے تو امام کے لئے فرض ہوں گی، اور مسافر کے لئے نفل، تو دونوں کی نمازیں صحیح ہوں گی۔ کذا فی الحیرۃ۔

۱۳۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو پاک پانی سے وضو کرے، اور نماز کے دوران پانی دیکھے تو اس کی نماز فاسد ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو، جس نے تیمم کیا ہو، اور صرف اسی کو پانی نظر آئے امام کو نظر نہ آئے، تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔ من الحیرۃ (اس لئے کہ جب پانی آگیا تو مقتدی کے علم کے اعتبار سے امام کا پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے کی وجہ سے تیمم جاتا رہا، لہٰذا مقتدی کی نماز فاسد ہوگی، اور امام نے چونکہ نہیں دیکھا، وہ اپنے ظن کے اعتبار سے طہارت میں ہے، لہٰذا اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۳۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو نماز میں کسی انسان کی آواز سنے، کہ پانی آگیا، پانی آگیا، تو اس کی نماز باطل ہو جائے، طہارت ختم ہو جائے، بیوی بائنہ ہو جائے، اور اس کی بنائی ہوئی مسجد گرائی جائے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جو کسی گمشدہ انسان کی موت کی خبر سن کر اس کی بیوی سے نکاح کرے، اور اس کا گھر گرا کر اس پر مسجد تعمیر کرے، اس کے بعد تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو، کہ اتنے میں گمشدہ آدمی آجائے، اور آواز لگائے کہ پانی آگیا، پانی آگیا، کذا فی العدۃ۔

۱۳۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو نماز کے دوران سامنے دیکھے، تو اس کی نماز فاسد ہو، دائیں طرف دیکھے، تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے، اور بائیں جانب دیکھے، تو اس پر حج فرض ہو جائے۔

(جواب) یہ آدمی تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا، سامنے دیکھا تو پانی نظر آیا، تو نماز فاسد ہو گئی، اور اس نے قسم کھائی تھی، کہ اگر فلاں آدمی کو دیکھوں، تو میری بیوی پر طلاق ہے، اور وہ شخص دائیں جانب سے آرہا تھا، کہ اس نے دیکھ لیا، اور جب بائیں جانب نظر پڑی، تو کسی نے اس کے ایسے مورث کے مرنے کی خبر دی جو بہت سارا مال چھوڑ کر مرا ہے، تو غناء حاصل ہوئی، اور حج فرض ہوا۔ کذا فی العدۃ۔

۱۳۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو لوگوں کو نماز پڑھانے کے بعد دائیں جانب سلام پھیرے، تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو، بائیں طرف سلام پھیرے، تو اس کی نماز باطل اور آسمان کی طرف دیکھے، تو اس پر ایک ہزار درہم واجب ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جو کسی دوسرے آدمی کے ساتھ سفر میں تھا۔ جب سفر سے واپس آیا تو اس نے اس شخص کی موت کا دعوی کیا، اور پھر اس کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا، جب نماز پڑھانے کے بعد دائیں جانب سلام پھیرا، تو اس شخص کو دیکھا، جس کی بیوی کے ساتھ اس نے نکاح کیا تھا، تو اب اس عورت کو سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے، اور جب بائیں جانب سلام پھیرا، تو دیکھا کہ کپڑوں پر بہت سارا خون لگا ہوا ہے، تو نماز کا اعادہ اس پر لازم ہے، اور اس پر ایک ہزار درہم چاند دیکھنے تک لازم تھے، جب آسمان کی طرف دیکھا، تو چاند نظر آیا تو ایک ہزار درہم کی ادائیگی اس پر لازم ہو گئی۔ ذکرھافی التھذیب

۱۳۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو نماز پڑھتے وقت یاد آئے کہ اس کے ذمہ فوت شدہ نماز باقی ہے۔ تو اس کی نماز فاسد نہ ہو، حالانکہ فوت شدہ نمازیں حد کثرت تک نہیں پہنچیں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو نفل نماز پڑھ رہا ہو۔

۱۳۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام کے ساتھ نماز پڑھے، تو امام چار رکعت پڑھے، اور یہ شخص دو رکعت، اور اس پر دو رکعتوں کی قضاء واجب نہ ہو۔

(جواب) ایک شخص چار رکعت نفل پڑھ رہا تھا، اس شخص نے آکر اس کی اقتداء کی، جب دو رکعت پڑھ لئے، تو بات چیت کی، اور امام نے اپنی نماز پوری کرلی، من العدہ (چونکہ شفع ثانی شروع کرنے سے لازم ہوتا ہے اور اس کا شفع ثانی شروع کرنا صحیح نہ ہوا، تو اس کی قضاء بھی اس کے ذمے لازم نہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۴۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے، اور رکوع کرے، پھر بھی اس رکوع کا اعتبار نہ ہو، اور اس کو رکوع کا اعادہ کرنا پڑے۔

(جواب) چونکہ امام نے قرات اور رکوع کیا، اور سجدہ نہ کیا پھر رکوع کا اعادہ کیا، اور یہ شخص رکوع میں اس کے ساتھ شامل ہوا، تو اس رکوع کا اعتبار نہ ہو گا۔

۱۴۱۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جس کی ایک حالت میں اقتداء کی جاتی ہو، اور ایک حالت میں نہیں۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جس نے امام کے ساتھ نماز شروع کی، اور پھر اس کے پیچھے سو گیا، یہاں تک کہ امام نے چار رکعتیں پڑھ لیں، اور ہر رکعت میں ایک ایک سجدہ چھوڑ دیا، اس کے بعد امام کو حدث پیش آیا اور اسی سونے والے شخص کو آگے کیا تو یہ ایک رکعت پڑھے گا اور ایک سجدہ کرے گا۔ (یعنی ایک سجدہ زیادہ کرے گا۔ ۱۲ مترجم غفرلہ) باقی لوگ اس رکعت میں اس کی اتباع نہیں کریں گے۔ اسی طرح دوسری تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے گا لوگ صرف ایک سجدہ میں اس کی اتباع کریں گے۔ فقط۔

۱۴۲۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جس کی اپنی نماز فاسد ہو، اور مقتدیوں کی نماز فاسد نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ امام ہے جس نے سلام پھیرا، اور مقتدیوں نے سلام پھیرنے کے بعد نماز کے منافی ایسا کام کیا، جس سے تحریمہ ختم ہوتا ہو، اور منتشر ہو گئے، اس کے بعد امام کو سجدہ تلاوت یاد آیا، چنانچہ اس نے سجدہ کیا، اور تشہد پڑھے بغیر چلا گیا تو امام کی نماز قعدہ اخیرہ نہ کرنے کی بناء پر فاسد ہو گی۔ اور مقتدیوں کی نماز صحیح، کیونکہ امام اور ان کے درمیان شرکت امام کا سجدہ تلاوت کی طرف لوٹنے سے پہلے ختم ہو چکی ہے۔

۱۴۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام بن کر نماز پڑھائے، تو اس کی نماز صحیح ہو، اور مقتدی کی فاسد۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جس نے قبلہ کے بارے میں تحری کی، اور نماز شروع کی، دوسرے آدمی نے بغیر تحری کے اس کے پیچھے اقتداء کی، بعد میں امام کی تحری غلط ثابت ہوئی۔ تو امام کی نماز صحیح اور مقتدی کی نماز فاسد ہو گی۔

۱۴۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام سے آگے ہو جائے اور پھر بھی اس کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو صف اول میں کھڑا ہو اور ازدحام اور بھیڑ کی وجہ سے دھکا کھا کر امام سے آگے ہو جائے' اور بھیڑ کی وجہ سے پیچھے نہ ہو سکتا ہو' تو یہ شخص اپنی جگہ پر کھڑا رہے گا' یہاں تک کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے' پھر پیچھے ہو کر اپنی نماز پوری کرے گا۔ لیکن اگر یہ اسی جگہ رکوع یا سجدہ کرے' یا پیچھے ہٹنے پر قادر ہو اور پیچھے نہ ہٹے تو اس کی نماز فاسد ہو گی' اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے کہ کہا جائے' کہ وہ کون ہے؟ جو امام کی اقتداء کرے لیکن اس پر لازم ہو' کہ امام کے ساتھ نہ رکوع کرے' اور نہ سجدہ' بلکہ خاموش کھڑا رہے' یہاں تک کہ جب امام نماز سے فارغ ہو جائے' تو اپنی نماز مکمل کرے' اور اگر اس نے امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کیا' تو اس کی نماز باطل ہو گئی' اور جواب وہی ہو گا جو گزر چکا۔

۱۴۵۔ (سوال) عورت کب مرد کے لئے امام بن سکتی ہے؟

(جواب) سجدہ تلاوت میں!

۱۴۶۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جو لوگوں کو نماز پڑھائے تو ارکان نماز میں سے کوئی رکن امام کے لئے نفل ہو' اور مقتدیوں کے فرض۔

(جواب) یہ وہ صورت ہے' جب امام کو پہلی رکعت کے رکوع کرنے کے بعد حدث پیش آئے' اور ایک ایسے شخص کو اپنا خلیفہ بنائے' جو اسی وقت شامل ہوا ہو' یعنی رکوع کے بعد اور یہ شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو یہ سجدے امام کے لئے نفل ہیں' اور مقتدی کے لئے فرض۔

۱۴۷۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جو لوگوں کو چار رکعت پڑھائے' تو لوگوں کی نماز صحیح ہو اور خود امام کی نماز فاسد ہو۔

(جواب) یہ وہ امام ہے جس کو تشہد کے مقدار بیٹھنے سے پہلے حدث پیش آئے' اور کسی اور کو اپنا خلیفہ بنائے' اور وضو کرنے چلا جائے' دوسرے امام نے تشہد کے مقدار بیٹھنے کے بعد بات چیت کی' تو امام اول کی نماز فاسد ہو گی' اور مقتدیوں کی نماز صحیح ہو گی۔ اسی طرح اگر دوسرا امام مسبوق ہو' اور مقدار تشہد

بیٹھنے کے بعد ہنسے' تو امام اول کی نماز فاسد ہوگی' اور مقتدیوں کی نماز صحیح۔

۱۴۸۔ (سوال) وہ کون سے دو آدمی ہیں؟ جو ایک ساتھ نماز پڑھیں' جب تک ہر ایک امامت کی نیت نہ کرے' تو اس کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ دو آدمی ہیں' جنھوں نے کچھ نماز پڑھنے کے بعد تکرار کی کہ کون امام ہے؟ لیکن کچھ یاد نہ آیا' تو ہر ایک پر امامت کی نیت کرنا واجب ہے' اس طرح دونوں کی نماز صحیح ہوگی' اب اگر یہ امام بھی ہو' تو امامت کی نیت کرنے سے نماز پر اثر نہیں اور اگر امام نہ ہو تو بھی امامت کی نیت کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی!

۱۴۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک گھنٹہ میں ایک نماز کے لئے تین مرتبہ امام بنے اور تینوں مرتبہ امامت صحیح ہو۔

(جواب) یہ دیہاتی ہے جس نے اپنے گھر میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ لی' اس کے بعد شہر جانے لگا' جب کچھ راستہ چلا' تو اسے معلوم ہوا کہ وہ جمعہ کی نماز میں ہے' تو لوگوں کو راستہ میں ظہر کی نماز پڑھائی' پھر جب شہر میں داخل ہوا تو امام خطبہ دے رہا تھا' اور امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا' امام کو نماز میں حدث پیش آیا' اور امام نے اسی شخص کو آگے کیا' اور لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی' " نقلتھا من حیرۃ الفقہاء"۔

۱۵۰۔ (سوال) وہ کون سا نابالغ لڑکا ہے؟ جو لوگوں کا امام بنے' تو لوگوں کی نماز اس کے پیچھے صحیح ہو۔

(جواب) یہ دس سالہ لڑکا ہے' اگر تراویح میں امام بن جائے' تو جائز ہے۔ جیسا کہ السید الامام ناصر الدین کی کتاب مال الفتاوئی میں ہے' میرے خیال میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے' اور غالب گمان یہ ہے کہ اس اختلاف کو امام زاہدیؒ نے " شرح قدوری" میں ذکر کیا ہے۔

(مفتی بہ قول کے اعتبار سے نابالغ کے پیچھے کوئی بھی نماز جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۵۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی امام کی اقتداء کرے' تو اسکی نماز صحیح اور امام

کی نماز فاسد ' حالانکہ امام کو حدث بھی پیش نہ آیا ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے ' جس نے فجر میں امام کی اقتداء کی اور امام سے پہلے تشہد سے فارغ ہو کر امام سے پہلے سلام پھیرا ' ابھی امام نے سلام نہیں پھیرا تھا کہ سورج طلوع ہوا ' تو صرف امام کی نماز باطل ہو گی ' جیسا کہ "بزازیہ" میں ہے۔

۱۵۲۔ (سوال) وہ کون ہے جو امام کے ساتھ پوری نماز پڑھے ' لیکن جب تک ایک اور رکعت نہ پڑھے ' اس کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص گھر میں مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد آیا اور امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہوا ' تو یہ اس کے لئے نفل ہوں گے ' لیکن ایک اور رکعت ملانا ضروری ہے ' تاکہ چار رکعت نفل ہو جائیں۔ من الحیرۃ

۱۵۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو دو رکعت نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے اقتداء کرے ' تو اس پر چھ رکعت پڑھنا لازم ہو جائے۔

(جواب) اس شخص نے ایک ایسے شخص کی اقتداء کی ' جو پانچویں رکعت کے لئے بھول کر اٹھا اور پانچویں کا سجدہ بھی کر لیا ' تو اب امام کو ایک رکعت اور ملانا ضروری ہے تاکہ دو رکعت اس کے نفل بن جائیں ' اور مقتدی پر چھ رکعت پڑھنا لازم ہو گا ' کیونکہ یہ سب ایک ہی تحریمہ کے ساتھ ادا ہوئے ہیں۔

۱۵۴۔ (سوال) وہ کون سے دو آدمی ہیں؟ جو نہ تو مسافر ہوں ' اور نہ دونوں مقیم ' پھر بھی ایک کی اقتداء دوسرے کے پیچھے جائز نہ ہو۔

(جواب) ان میں سے ایک مسافر تھا ' اور حالت سفر میں اس سے رباعی نماز رہ گئی ' اب چاہتا ہے کہ مقیم کے پیچھے اقتداء کرے ' تو صحیح نہیں ہے ' کیونکہ وقت گزر چکا ہے۔ من الحیرۃ

۱۵۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کو نماز پڑھا رہا ہو ' اور کوئی شخص آکر اسے اپنے کسی حق کی وجہ سے کوڑا مارے ' تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو!

(جواب) یہ شخص موزوں پر مسح کرنا بھول گیا تھا جب اس کو مار پڑی تو اس کو یاد آیا کہ اس نے موزوں پر مسح نہیں کیا تھا ' تو سب کی نماز باطل ہو گئی۔

۱۵۶۔ (سوال) وہ کون سا امام اور مقتدی ہیں؟ جب نماز میں سب قہقہہ لگائیں، تو صرف امام پر نماز کا اعادہ لازم ہو، مقتدیوں پر نہیں۔

(جواب) جب سب نمازی نماز کے آخری جزء پر پہنچ گئے، تو امام نے قہقہہ لگایا، اس کے بعد مقتدیوں نے قہقہہ لگایا، کذا فی العدۃ۔

۱۵۷۔ (سوال) وہ کون امام اور مقتدی ہیں؟ جب سب نماز میں قہقہہ لگائیں، تو صرف امام کی نماز فاسد ہو، اور مقتدیوں کی نماز فاسد نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ صورت ہے، جس میں امام کو حدث پیش آئے، اور مسبوق کو خلیفہ بنائے، جب مسبوق امام کی نماز پوری کرے، تو قہقہہ لگائے، اس کے بعد مقتدی قہقہہ لگائیں، تو امام کی نماز فاسد اور مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی۔ من العدۃ

۱۵۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کے لئے امام بنے، تو سلام پھیرنے سے پہلے قہقہہ لگائے، حالانکہ اس کی ایک رکعت باقی ہے، تو اس کی نماز فاسد اور مدرکین کی نماز صحیح ہو۔

(جواب) یہ مسبوق ہے، جس کو امام بنایا گیا، جب اس نے قہقہہ لگایا تو بناء سے عاجز ہونے کی بناء پر اس کی نماز فاسد ہوگی، اور مدرکین کی نماز صحیح۔ یہ اور اس سے پہلے دو مسئلے ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۹۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جو لوگوں کو پانچوں نمازیں پڑھائے تو لوگوں کی عصر، مغرب اور عشاء کی نماز تو صحیح ہو مگر فجر اور ظہر کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ سنن رواتب (سنت موکدہ) اور فرائض سب فرض ہیں۔ فجر اور ظہر کی سنتیں فرض سمجھ کر پڑھ لیتا ہے، تو اس کا فرض ادا ہوگیا، اس کے بعد لوگوں کو فرض نماز پڑھاتا ہے، تو یہ اس کے لئے نفل اور قوم کے لئے فرض، اور فرض پڑھنے والے کی اقتداء چونکہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں، اس لئے مقتدیوں کا فرض ادا نہ ہوا۔ (عصر، مغرب اور عشاء سے پہلے چونکہ سنت موکدہ نہیں ہے، اور ان میں یہ صورت نہیں پائی گئی، اس لئے یہ نمازیں صحیح ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم ابو یوسف غفرلہ)

(جواب) یہ مقیم شخص مسبوق ہے جس نے مسافر امام کے پیچھے اقتداء کی۔ امام کو حدث پیش آیا۔ تو اس نے اس مسبوق کو آگے کیا۔ جب اس نے امام کی نماز پوری کی تو سلام پھیرنے کے لئے اس نے کسی مسافر کو آگے نہیں کیا۔ اور اپنی نماز پوری کرلی۔ تو مقیم مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی اور مسافروں کی باطل۔ کذافی العدۃ

۱۶۲۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جو ظہر کی نماز میں مقیم اور مسافر مقتدیوں کا امام بن جائے' اور ایک رکعت پڑھانے کے بعد اس کو حدث پیش آئے تو کسی اور کو آگے کردے اور لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو اس کی اور مسافروں کی نماز صحیح ہو اور مقیم مقتدیوں کی نماز باطل ہو۔

(جواب) یہ خلیفہ مقیم شخص تھا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گیا تو مسافروں کی نماز پوری ہوئی۔ کیونکہ پہلا امام بھی مسافر تھا۔ اس کے بعد نائب جب تیسری اور چوتھی رکعت کے لئے اٹھ گیا' تو چونکہ اس کی نماز کسی اور نماز کے ساتھ متعلق نہیں تھی۔ لہٰذا اس کی نماز بھی صحیح ہوگی اور مسافروں کی بھی۔ البتہ مقیم مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی۔ کیونکہ ان پر لازم تھا کہ وہ باقی دو رکعتیں الگ الگ پڑھ لیں۔ اور وہ انہوں نے نائب کے پیچھے پڑھ لیں' لہٰذا ان کی نماز فاسد ہوئی لیکن اگر نائب پہلی دو رکعتوں کے بعد نہیں بیٹھا تو سب کی نماز باطل ہوگی۔

۱۶۳۔ (سوال) وہ کون عورت ہے؟ جو بخارا میں ہو' اور اس کو سمرقند میں کسی شخص کے مرنے کا علم ہوجائے تو اس پر چار سالوں کی نمازوں کا اعادہ واجب ہوجائے۔

(جواب) یہ عورت کسی کی ام ولد تھی اور کسی اور شخص کے ساتھ اس کا نکاح کردیا تھا' اور وہ بغیر دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھی۔ حالانکہ اس کا آقا چار سال ہوئے سمرقند میں وفات پاچکا ہے۔ اور اس کو علم نہیں۔ تو اس پر چار سال کی نمازوں کا اعادہ واجب ہوگا۔ من الحیرۃ (کیونکہ اس نے چار سال ننگے سر نماز پڑھی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۶۴۔ (سوال) وہ کون عاقل بالغ اور مکلف ہے؟ جس پر فرض نماز پڑھنا اور

۱۶۰۔ (سوال) وہ کون سا مسافر ہے؟ جو مسافروں کو نماز پڑھائے اور مقتدیوں میں سے کوئی اقامت کی نیت کرے تو سب کی نماز فاسد ہو جائے علامہ ابن الشحنہؒ نے اس سوال کو یوں نظم کیا ہے۔

مسافر ام قوما
مسافرین فلما
صلوانوی مقتد
منهم الاقامة جزما
فبالفساد صلوة ل
جميع توصف حتما

(جواب) یہ غلام ہے، جس کو اس کے آقا نے نماز پڑھانے کے لئے آگے کیا، اس کے بعد مولی نے اقامت کی نیت کی، چونکہ مولی کی نیت اقامت سے غلام بھی مقیم بن جاتا ہے، تو غلام بھی مقیم بن گیا، حالانکہ اس کو کچھ پتہ نہیں ہے، اس نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا، تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہوئی۔ ابن الشحنہؒ کے نظم کا جواب میں نے نظم میں یوں دیا ہے۔

امامهم هو عبد=باذن مولاه اما
ونوى فى الصلاة=مولاه اذ يقيم فتما
وهو ايضا اقام ولما=يحويا الاقامة علما
فبالسلام صلاة ل=جميع تفسدحتما

اس سوال میں اضافہ کر کے یوں بھی بنایا جا سکتا ہے، کہ امام غلام بھی نہ ہو، جس کو اس کے آقا نے نماز کے لئے آگے کیا ہو، تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا، کہ یہ مفلس اور مقروض ہے، اور صاحب قرض کے ساتھ مسافر ہے۔ صاحب دین نے اقامت کی نیت کی۔ تو مفلس مقروض بھی مقیم ہو گیا۔ علامہ سکاکیؒ ھدایہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ مفلس مقروض صاحب قرض کی نیت اقامت سے مقیم بن جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۱۔ (سوال) وہ کون سا مقیم امام ہے؟ جو مقیم اور مسافر مقتدیوں کو چار رکعت نماز پڑھائے تو مقیم مقتدیوں کی نماز باطل ہو۔ اور مسافروں کی صحیح۔

اس میں قرات کرنا تو واجب ہو مگر نوافل اور نماز سے باہر قرآن پڑھنا اس پر حرام ہو۔

(جواب) یہ مستحاضہ عورت ہے' حیض کے ایام عادت میں اس پر فرض نماز پڑھنا واجب ہو گی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ طہر کے ایام ہوں۔ اور نفل نہیں پڑھے گی۔ کیونکہ یہ احتمال موجود ہے کہ یہ حیض کے دن ہوں۔ تو احتیاطاً فرائض میں سورۃ فاتحہ اور تین آیات سے زیادہ نہیں پڑھے گی۔ کذا رأیتہ بحفظ بعض العلماء۔

۱۶۵۔ (سوال) ایک شخص مکہ میں وفات پا گیا۔ تو مصر میں ایک عورت پر ایک سال کی نمازوں کا اعادہ واجب ہوا۔ حالانکہ یہ عورت مرنے والے کی ام ولدہ بھی نہیں۔ ایسا کیوں؟۔

(جواب) یہ عورت کنیز ہے' اور اس شخص نے اپنی اس کنیز کی آزادی اپنی موت کے ساتھ معلق کی تھی۔ اور یہ سال ہوئے وفات پا چکا ہے۔ جب کہ اس کی کنیز کو کچھ نہیں معلوم' اور وہ ننگے سر نماز پڑھی رہی تھی۔ تو اس عورت پر ایک سال کی نمازوں کا اعادہ لازم ہو گا۔ یہ مسئلہ گزشتہ مسئلے کی طرح ہے۔ لیکن مسئلہ کی عبارت میں سوال و جواب کے اعتبار سے اختلاف ہے۔

۱۶۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ظہر کی نماز اس گمان سے پڑھے' کہ اس کا وضوء ہے' پھر حدث پیش آئے' اور وضوء کر کے عصر پڑھے' بعد میں یاد آئے' کہ ظہر بغیر وضوء کے پڑھی ہے تو اس پر ظہر اور عصر دونوں کا اعادہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے' جس کو عرفہ کے دن یہ صورت پیش آئے' تو ظہر اور عصر دونوں کا اعادہ کرے گا۔ کیونکہ عرفہ میں عصر ظہر کا تابع ہوتا ہے۔ جب ظہر دہرائے تو عصر بھی دہرائے گا۔ عرفہ کے علاوہ اور دنوں میں ایسا ہو جائے' تو صرف ظہر دہرائے گا۔ کیونکہ غالب گمان سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۶۷۔ (سوال) وہ کون سا نمازی ہے؟ جس کو فرض نماز کے دوران حدث پیش آئے' تو اس کی قضاء اس پر لازم نہ ہو' اور اگر نفل نماز میں پیش آئے تو اس کا اعادہ اس پر لازم ہو

(جواب) جب عورت کو فرض نماز شروع کرنے کے بعد حیض شروع ہو جائے' تو اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔ کیونکہ فرض نماز ذمہ پر فرض تب بنتی ہے جب کہ طہارت کی حالت میں اس پر نماز کا وقت گزر جائے۔ اور یہاں ایسا نہیں ہے۔ بخلاف نفل کے کہ یہ اس نے اپنے اوپر لازم کیا۔ مسئلہ میں اختلاف ہے۔

۱۶۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس پر ایک فرض نماز چھوڑنے کی وجہ سے پورے ایک دن رات کی نمازوں کا اعادہ واجب ہو۔

(جواب) اس شخص نے ایک نماز چھوڑی ہے' لیکن معلوم نہیں کہ کون سی نماز ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن رات کی نمازوں کا اعادہ کرے گا۔ اور ہر نماز میں چھوڑی ہوئی نماز کی نیت کرے گا۔

۱۶۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس پر دو نمازیں ترک کرنے کی وجہ سے تین نمازوں کا اعادہ لازم ہو۔

(جواب) اس شخص نے ایک دن ظہر اور ایک دن عصر کی نماز چھوڑی ہے' اور یہ معلوم نہیں کہ کون سی نماز پہلے چھوڑی ہے؟ تو یہ شخص تین نمازیں پڑھے گا' پہلے عصر پھر ظہر پھر عصر۔

۱۷۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس پر تین نمازیں ترک کرنے کی وجہ سے ایک قول کے اعتبار سے سات نمازوں کا اعادہ لازم ہو' اور ایک قول کے اعتبار سے چھ نمازوں کا۔

(جواب) اس شخص نے تین نمازیں ترک کی ہیں۔ ایک دن ظہر کی' ایک دن عصر کی' اور ایک دن مغرب کی۔ تو ہمارے فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' کہ یہ شخص سات نمازیں پڑھے گا۔ پہلے ظہر' پھر عصر' پھر ظہر' پھر مغرب' پھر ظہر' پھر عصر' اور پھر ظہر۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ چھ نمازیں پڑھے گا۔ پہلے ظہر' پھر عصر' پھر مغرب' پھر ظہر' پھر عصر اور پھر ظہر۔

۱۷۱۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے؟ جس کی قضاء میں جو کچھ واجب ہو۔ وہ اس

کی ادا میں واجب نہ ہو۔

(جواب) یہ جہری نماز ہے' جب منفرد اس کو قضاء کرے گا' تو سراپڑھے گا جہرا نہیں۔

۱۷۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو نماز کے وقت میں نماز ادا کرنے کے لئے کہا جائے۔ تو بغیر عذر کے چھوڑ دے' اور نہ پڑھے۔ یہاں تک کہ وقت نکل جائے' اور یہ شخص اسی حالت پر ہے۔ جس طرح اداء کے حکم کے وقت تھا۔ پھر بھی جب تک اسی حالت پر ہو اسے قضاء کے لئے نہ کہا جاتا ہو۔

(جواب) یہ شخص فاقد طہرین ہے' اس پر اداء واجب نہیں ہے۔ رہا یہ کہ کیا اس کے لئے ادا نہ کرنا جائز ہے؟۔ اور جب طہرین پر قادر ہو' تو قضاء کرے' امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ جائز نہیں۔ اس مسئلے کی صورت امام اسنویؒ نے اپنے الغاز میں اسی طرح بیان کی ہے۔

۱۷۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام کے ساتھ فرض نماز میں اول سے لے کر آخر تک شریک رہے' پھر بھی اس پر ایک رکعت بلا قرات قضاء لازم ہو۔

(جواب) اس شخص نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے ادا کئے' چونکہ پہلی رکعت باطل ہوئی' دوسری رکعت پہلی رکعت کی جگہ ہوئی۔ تیسری رکعت دوسری رکعت کی' اور چوتھی رکعت تیسری رکعت کی جگہ ہوئی۔ اب جب ایک رکعت اور پڑھے گا تو یہ چوتھی رکعت کی جگہ ہو جائے گی اور نماز پوری ہو جائے گی۔

۱۷۴۔ (سوال) وہ کون سا مسافر ہے؟ جو پندرہ دن اقامت کی نیت کرے' پھر بھی قصر کرے گا۔

(جواب) یہ غلام یا اجیر (نوکر) ہے۔

۱۷۵۔ (سوال) وہ کون سا آزاد اور بالغ آدمی ہے؟ جب سفر شروع کرے' اور جس شہر میں جانا چاہتا ہے' وہ تین دن سے کم مسافت پر رہ جائے۔ تو یہ شخص مقیم کی نماز پڑھے گا۔

(جواب) یہ مجنون ہے' جب حالت سفر میں اس کو افاقہ ہو جائے۔ اور جس بستی میں جانا چاہتا ہے' وہ تین دن سے کم مسافت پر رہ جائے تو یہ مقیم کی نماز پڑھے گا۔

۱۷۶۔ (سوال) وہ کون سا مسلم' عاقل' بالغ' مقیم اور تندرست آدمی ہے جو پورا ایک مہینہ فرض نمازیں چھوڑ دے' تو اس پر نہ تو قضاء لازم ہو' اور نہ گناہ۔ حالانکہ فاقد الطہورین بھی نہیں ہے۔

(جواب) یہ حربی ہے' دارالحرب میں اسلام لایا' اور ایک مہینہ تک فرض نمازیں نہیں پڑھیں' اس کے بعد دارالاسلام آیا اور دعویٰ کیا' کہ مجھے نماز کی فرضیت کا علم نہیں تھا۔ تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ گناہ' اس مسئلے کو امام زندو یستیؒ نے روضۃ العلماء میں ذکر کیا ہے۔ اس میں اور بھی صورتیں ہو سکتی ہیں جو آگے آئیں گی انشاء اللہ۔

۱۷۷۔ (سوال) وہ کون سا فرض ہے؟ جب فوت ہو جائے تو اس کی قضاء نہ ہو۔

(جواب) یہ نماز جمعہ ہے۔ جب فوت ہو جائے تو اس کی قضاء نہیں ہے۔

۱۷۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لے' اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ وضوء نہیں تھا' تو اس پر اس نماز کی قضاء نہ ہو۔

(جواب) یہ جمعہ کی نماز ہے' اس کی قضاء نہیں' بلکہ ظہر پڑھے گا۔

۱۷۹۔ (سوال) ایک شخص نے جمعہ کی نماز پڑھی' تو کسی نے پوچھا کہ سائیں آپ مسجد میں کہاں کھڑے تھے۔ اور نماز کہاں پڑھی؟ تو اس نے کہا کہ میں بعض فقہاء کے نزدیک صف اول میں تھا اور بعض فقہاء کے نزدیک دسویں صف میں۔ بتاؤ یہ شخص کہاں کھڑا تھا؟۔

(جواب) یہ اس صف میں کھڑا تھا جو مقصورہ (امام کے لئے چھوٹا سا حجرہ ہوتا ہے) سے باہر ہے' تو یہ صف اول میں تھا۔ اور صف اول کا ثواب اس کو مل گیا۔ بعض فقہاء کے نزدیک۔ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ صف اول وہ ہوتا ہے جو امام کے متصل ہو۔ اس صورت میں صف اول اور اس صف کے درمیان نو صفیں

ہیں لہٰذا یہ شخص دسویں صف میں کھڑا ہوگا۔ من التہذیب

۱۸۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو جائے۔ تو سب کی نماز باطل ہو جائے۔

(جواب) یہ شخص حاکم ہے۔ اور دوسرے حاکم جو کہ جمعہ کی نماز میں امام تھا کے معزول ہونے کا پروانہ لے کر آیا۔ تو سب کی نماز باطل ہوئی جیسا کہ حیرۃ الفقہاء میں ہے۔ امام سروجیؒ کی شرح ھدایہ میں ہے کہ اگر امام نے جمعہ کی نماز شروع کی تھی اور دوسرا حاکم آگیا تو پہلا امام نماز پوری کرے' اور اگر نماز شروع کرنے سے پہلے آیا ہے تو پہلا امام نماز شروع نہ کرے۔

علامہ ابن العزؒ نے دونوں روایتوں میں یوں تطبیق کی ہے' کہ حیرۃ الفقہاء کی روایت اس صورت پر حمل کی جائے گی جب نیا حاکم تکبیر تحریمہ کے بعد آئے' اور غایہ کی روایت اس صورت میں' جب نیا حاکم قرات شروع کرنے کے بعد آجائے۔ میں کہتا ہوں کہ بزازیہ میں ہے' کہ نیا حاکم آیا' اور پہلا حاکم جمعہ کی نماز میں ہو تو جمعہ وہی پڑھے گا۔ جس طرح اگر پرانے حاکم پر نماز کے دوران پابندی لگائی جائے یا معزول کیا جائے' تو پابندی اور معزولی نماز کے دوران موثر نہ ہوگی۔

۱۸۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو فرض اپنے وقت پر پڑھے۔ اور وقت کے فرض کی نیت کرے تو اس کی نماز صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص حنفی المذہب ہے۔ اس نے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے فرض وقت کی نیت کی تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ کیوں کہ فرض اصلی ظہر ہے۔ البتہ جمعہ کے لئے اسقاط الظھر کا حکم ہے۔ کیونکہ یہ مسلم ہے کہ واجب اصلی وہ ہے' جس کی قضاء لازم ہو' اور قضاء ظہر کی لازم ہوتی ہے' جمعہ کی نہیں لہٰذا فرض اصلی ظہر ہے نہ کہ جمعہ۔

۱۸۲۔ (سوال) وہ کون عاقل' بالغ' آزاد' اور مقیم شخص ہے؟ جس میں امامت کے شرائط موجود ہوں' اگر جمعہ کی نماز اس پر لازم ہو جائے۔ تو وہ اسمیں مقتدی تو بن سکتا ہو' امام نہ بن سکتا ہو۔

(جواب) یہ شخص جمعہ کے خطبہ میں موجود نہیں تھا۔ یہ مسئلہ اسنویؒ نے

ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ الرافعیؒ نے بھی اس پر اعتماد کیا ہے' لیکن اس میں کلام ہے۔ جس سے استخلاف کے جواز کی تائید معلوم ہوتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارا مذہب وہی ہے جس پر الرافعیؒ نے اعتماد کیا ہے۔ امام بزازی جامع الفتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ اگر امام کو خطبہ کے بعد حدث پیش آیا۔ اور ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو خطبہ میں حاضر نہ تھا تو استخلاف صحیح نہیں ہے۔ اور اگر یہ شخص کسی ایسے آدمی کو آگے کرنا چاہے' جو خطبہ میں حاضر تھا تو بھی صحیح نہیں ہے۔ یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سوال میں یوں کہا جائے کہ یہ شخص خطبہ میں بھی حاضر ہو۔

تو جواب دیا جائے گا' کہ اگر وہ آدمی جو خطبہ میں حاضر نہ تھا۔ وہ کسی ایسے شخص کو آگے کرنا چاہے جو خطبہ میں حاضر تھا تو صحیح نہیں ہے۔

امام بزازیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خطیب کو جمعہ کی نماز شروع کرنے کے بعد حدث پیش آئے اور کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو خطبہ میں حاضر نہیں تھا تو صحیح ہے۔ کیونکہ خلیفہ پہلے امام کا قائم مقام ہے یہاں تک کہ مسبوق کو بھی خلیفہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر مسافر امام کسی مقیم کو خلیفہ بنائے تو مسافر مقتدی کی نماز رباعی (چار) میں تبدیل نہ ہوگی۔ اس جواب سے اسنویؒ کے اعتراض کا جواب ہوگیا۔ کیونکہ پہلا شخص امام کا قائم مقام نہیں بنا۔ بخلاف دوسرے شخص کے' کہ وہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ خطیب نماز شروع کرچکا ہے اور نماز میں استخلاف جائز ہے۔ البتہ شروع کرنے سے پہلے ایسے شخص کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۔ (سوال) وہ کون مسلم' سننے والا' دیکھنے والا ہے؟ جو خنثیٰ بھی نہ ہو' اور عورتوں کے درمیان بھی نہ ہو' نہ قاری ہو کر امی کی اقتداء کئے ہوئے ہو' نہ کسی ایسے امام کے پیچھے اقتداء کی ہو جس کے بارے میں اسے معلوم ہوا ہو کہ بے وضوء ہے۔ پھر بھی اگر یہ شخص ماموم ہو' تو اس کی نماز صحیح نہ ہو' اور اگر ماموم نہ ہو' بلکہ امام یا منفرد ہو تو نماز جائز ہو۔

یہ سوال نظم کرکے الاشرف البدری بجلی مولانا المعز الاشرف الزینی بن مزھو الشافعی نے مجھے بھیج دی۔

ایا فقهاء العصر شرقا ومغربا

ومن فکرهم فی المشکلات توقدا
اجیبوا سوالی عن مصل صلاته
تُصح اماما او فریدا بلا اقتدا
وان کان ماموما فلیست صحیحة
وان کان امسیٰ مبصرا یسمع الندا
وماهو عار او عری عن طهارة
ولاقاری عمداً بامی اقتدی
ولایتبع خنثیٰ ومقتدیا ولا
اماما علمناه تعمد مفسدا
فمن لی بحبر حیث ما حل معضل
یحل عری الاشکال القاه منجدا

(جواب) ماموم سے مراد وہ شخص ہے جس کے سر پر ایسا زخم ہو جو دماغ تک پہنچا ہو۔ اور عقل زائل کی ہو۔ تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عقل نہ ہونے کی وجہ سے وہ مکلف نہیں رہا۔ نظم مذکورہ کا میں نے ارتجالا نظم میں جواب دیا۔

الاخذ جوابی یا اماما تفردا
وامسی بحسن النظم فی الخلق اوحدا
وکن مغضیا عنی فنظمی سافل
وبحر عروضی لیس یروی به الصدا
فهذا المصلی لایکلفه سیدی
فماهو فی ترک الصلاة مفندا
ومن لابماموم تصح صلاته
وقد زال من اوصافه وصف الاقتدا
وماکان معتوها ولاجن قبل ذا
ولاکنت فی تکلیفه مترددا
فمن امه قصدا فلا دردره

وعندی علیه العزم حیث تعمدا
وهذا جواب بارتجال نظمته
فکن ساترا عیبی وکن لی مسعدا

بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ نظم بہت پرانی ہے۔ بعض متقدمین نے اس کو نظم کر کے علامہ سبکیؒ کے پاس بھیجا تھا۔ اور انہوں نے اس کا جواب نظم میں دیا۔

۱۸۴۔ (سوال) وہ کون مسلم، آزاد، مکلف، مقیم، تندرست اور قاری ہے؟ جو خنثیٰ بھی نہ ہو، پھر بھی اس کی نماز اکیلے یا مقتدی بن کر جائز ہو اور اگر امام ہو تو جائز نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کا دانت گر گیا ہو اور پھر اٹھا کر اسی جگہ لگایا ہو اور لگ گیا ہو اور بغیر ضرر کے اس کا نکالنا ممکن نہ ہو۔ یہ مسئلہ عمادیہ میں امام ابو جعفر الہندوانیؒ کے واسطے سے امام محمدؒ سے ذکر کیا ہے۔ اس بارے میں سوال کتاب الطہارۃ میں بھی گزر چکا ہے۔

۱۸۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ اگر کتے کا کوئی جزء باوجودیکہ کتا نجس العین ہے اٹھائے، تو اس کی نماز صحیح ہو اور اگر ایسا اپنا کوئی جزء اٹھائے، تو اس کی امامت صحیح نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کا دانت گر جائے، اور اس کی جگہ کتے کا دانت لگائے۔ تو اس کی امامت جائز ہے۔ اور اگر اپنا دانت لگائے اور لگ جائے اور بدون ضرر اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو اس کی امامت جائز نہیں ہے۔ یہ سوال وجواب کتاب الطہارۃ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ہم نے اس مسئلہ میں مذہب کے بارے میں لکھا ہے۔

۱۸۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے۔

(جواب) یہ مسبوق ہے۔ جب امام نے سجدہ سہو کیا، حالانکہ امام کے ذمہ سجدہ سہو نہیں ہے اور مسبوق نے بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کیا تو مسبوق

کی نماز فاسد ہو گی' کیونکہ مسبوق نے ایسے شخص کی اقتدا کی جو کہ اس کی نماز میں نہیں ہے۔ اور ایسے شخص کی اقتداء کی جو اس کا امام نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بزازیہ میں ہے کہ مشہور روایت نماز کے فاسد ہونے کی ہے' حالانکہ امام ابو حفص الکبیرؒ فرماتے ہیں کہ نماز فاسد نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم

۱۸۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو۔

(جواب) اس شخص نے چار رکعت والی نماز شروع کی' اور قعدہ اولی میں تشہد کے مقدار بیٹھنے کے بعد بھول کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھی۔ امام ابوبکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس شخص پر استحسان کے طور پر سجدہ سہو آئے گا کیوں کہ قیام کی طرف اٹھنے میں تاخیر ہوئی۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سجدہ سہو لازم نہ ہو۔ اس مسئلے میں اختلاف ہے۔

۱۸۸۔ (سوال) وہ کون سی مخصوص عدد والی عبادت ہے؟ جو سب کی سب سنت ہو' لیکن اگر بعض عدد پر اکتفاء کیا جائے تو وہ کل عدد سے افضل ہو۔

(جواب) یہ چاشت کی نماز ہے' جو زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ لیکن آٹھ رکعت پر اکتفاء کرنا افضل ہے۔ اسی طرح وہ تمام اذکار جس کے بارے میں مخصوص وقت میں خاص عدد وارد ہو۔ تو وہ عدد زیادہ سے افضل ہو گا۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ (مثلاً ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ' ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے تو یہ بھی سنت ہے۔ لیکن مذکورہ عدد پر اکتفاء افضل ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۸۹۔ (سوال) وہ کون سی سنت موکدہ ہے؟ جس میں نہ کمی ہو سکتی ہو' اور نہ زیادتی' پھر بھی اس کا نصف اور دگنا حکم میں برابر ہو۔

(جواب) یہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعتیں ہیں۔ اس کا اور ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتوں کا حکم ایک ہے بطلان شفعہ کے لئے' جب شراء کے بارے میں سن لے اور ان میں مشغول ہو جائے' کذا فی الحاوی القدسی۔

(نوٹ) اگر شفیع کو جائیداد وغیرہ کے بیع کے بارے میں معلوم ہوجائے اور وہ اسی مجلس میں اسی وقت شفعہ دائر نہ کرے تو اس کا حق شفعہ باطل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر جمعہ یا ظہر کی نماز کے بعد بیع کا علم ہوا اور اس نے طلب اشہاد نہیں کیا۔ اور سنتیں پڑھنا شروع کیں، تو یہ شفعہ سے اعراض سمجھا جائے گا۔ اور حق شفعہ باطل ہوجائے گا۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

۱۹۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس پر سجدہ تلاوت واجب ہوجائے۔ اور ادا کے بغیر اس کے ذمہ سے ساقط ہوجائے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جو الگ نماز پڑھ رہا ہو، دوران نماز امام سے آیت سجدہ سن لے، اس کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے۔ جب امام اس آیت سجدہ کو تلاوت کرچکا ہو، تو اس شخص کے ذمے سے سجدہ تلاوت بغیر ادا کے ساقط ہوا۔

۱۹۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو آیت سجدہ دو الگ الگ جگہوں میں پڑھ لے اور اس پر صرف ایک سجدہ تلاوت واجب ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے، جو سواری پر تلاوت کررہا ہو، پھر سواری پر نماز پڑھے، اور اسی آیت سجدہ کو دوبارہ پڑھے۔ کذا فی العدۃ

۱۹۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ پڑھے، اور اس پر دو سجدے لازم ہوں۔

(جواب) اس شخص نے آیت سجدہ پڑھی۔ اور اس کے لئے سجدہ کیا، پھر اسی جگہ نماز شروع کی، اور آیت سجدہ پڑھی تو دوسرا سجدہ لازم ہوگا۔ کذا فی العدۃ

۱۹۳۔ (سوال) ایسے کون دو آدمی ہیں؟ جو ایک جگہ میں بیٹھے ہوں، ایک آیت سجدہ بار بار پڑھے، اور دوسرا سنے، تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ لازم ہو، اور سننے والے پر جتنی مرتبہ سنا ہے اس پر اتنے ہی سجدے لازم ہوں۔

(جواب) یہ دونوں کجاوے میں سوار ہیں۔ اور تلاوت کرنے والا نماز

پڑھ رہا ہے۔ تو صرف سننے والے پر سجدہ مکرر آتا ہے' اور تلاوت کرنے والے پر نہیں۔

۱۹۴۔ (سوال) وہ کون مسلمان ہے؟ جس پر غسل دیئے جانے کے باوجود نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔

(جواب) یہ باغی ہے' جب جنگ کے دوران قتل ہو جائے' یہ بھی کہا گیا ہے کہ قطاع الطریق یعنی راہزنوں کی طرح نہ تو اس کو غسل دیا جائے گا' اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس طرح اس شخص کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ جو زمین میں فساد پھیلاتا ہو' اور قتل ہو جائے۔ بزازیہ میں مطلقاً غسل اور نماز کو منع کیا ہے۔ اور عیون الروایہ کے حوالہ سے امام محمدؒ سے نقل کیا ہے کہ جو مظلوم قتل ہو جائے' اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

یہیں سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے' کہ میدان جنگ کے شہید کے علاوہ وہ کون سا شہید ہے؟ جس پر غسل دیئے بغیر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہو۔ جواب گزر چکا۔

اور اگر ظالم ہو تو غسل دیا جائے گا' مگر نماز جنازہ اس پر نہیں پڑھی جائے گی۔

اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ اگر قومی عصبیت مثلاً قیسی اور یمانی کی بنیاد پر قتل ہو جائے' تو اس کو بھی غسل دیا جائے گا' اور نماز جنازہ اس پر نہیں پڑھی جائے گی۔ نیز خود کشی کرنے والے پر بھی امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

لیکن اصح بات یہ ہے کہ اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ جیسا کہ طرفینؒ کی رائے ہے۔ اور اس قول پر امام حلوانیؒ نے فتویٰ دیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۵۔ (سوال) وہ کون سی میت ہے؟ جس کو ایک کپڑے میں کفنانا واجب ہو۔

(جواب) یہ وہ میت ہے جو سڑنے کے بعد دوبارہ نکالا گیا ہو' اور کفن کوئی لے گیا ہو' تو اس کو ایک کپڑے میں کفنانا واجب ہے' جیسا کہ والوالجیہ میں ہے' اور یہ کفن قرض خواہوں پر مقدم ہو گا الا یہ کہ قرض خواہ اپنا قرض لے چکے ہوں۔ عتابیہ میں ہے کہ ایسی صورت میں کفن میت کے بیٹے پر ہو گا۔

۱۹۶۔ (سوال) وہ کون سی نماز ہے؟ جس میں اخری صفیں پہلی صفوں سے افضل ہوں۔

(جواب) یہ نماز جنازہ ہے' مردوں کے لئے اس میں سب سے افضل صفیں پچھلی ہیں۔ کیونکہ یہ تواضع کے زیادہ قریب ہے' تو قبولیت کے بھی زیادہ قریب ہو گا۔ واللہ اعلم

کتاب الزکاۃ

زکاۃ سے متعلق مسائل

۱۹۷۔ (سوال) وہ کون سا مال ہے؟ جو مالک کے پاس ایک سال تک رہے اس میں زکاۃ واجب ہو جائے اور پھر زکاۃ ذمے سے ساقط ہو جائے حالانکہ مال ہلاک بھی نہ ہوا ہو۔

(جواب) یہ ہبہ ہے جس میں ہبہ کرنے والے نے رجوع کیا۔ واہب پر بھی زکاۃ نہیں آئے گی۔ حیرۃ الفقہاء میں ہے کہ واہب پر زکاۃ اس لئے نہیں کہ مال اس کی ملکیت سے نکل چکا تھا باقی رہا موہوب لہ پر تو استحقاق آنے کی بناء پر اس کے ذمے سے زکاۃ ساقط ہے کیونکہ استحقاق واجب کو ختم اور منع کر دیتا ہے۔ اس مسئلے کے لئے نظیر بھی ذکر کی ہے اگر کوئی شخص کسی کی داڑھی مونڈھ دے اور اس کی دیت دیدے' سال گزرنے کے بعد داڑھی پھر اگ آئے تو دیت کی رقم اس سے واپس لے گا اور دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں ہوگی۔ حالق (داڑھی مونڈنے والا) پر زکاۃ اس لئے نہیں آئی کہ دیت کی رقم اس کی ملکیت میں نہیں تھی اور محلوق (جس کی داڑھی مونڈھ دی گئی ہے) پر اس لئے نہیں کہ جب مال پر غیر کا استحقاق ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ مال اس کی ملکیت میں نہیں تھی یہ مسئلہ اس سوال کے لئے دوسرا جواب بھی بن سکتا ہے مختصر محیط میں نوادر سے منقول ہے کہ ایک شخص نے باندی سے نکاح کیا اور اس کو معلوم نہیں کہ یہ باندی ہے اس نے اس کو مہر دے دیا' سال گزرنے کے بعد پتہ چل گیا کہ یہ عورت باندی ہے اور مولی نے نکاح بھی مسترد کیا۔ اور مہر کی رقم بھی واپس لوٹا دی تو دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ نہیں ہوگی اس کے بعد ہبہ اور حلق کا مسئلہ ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس طرح اگر کسی شخص نے کسی پر قرض کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے دے دیا سال گزرنے کے بعد دونوں اس پر متفق ہوئے کہ کوئی قرض نہیں ہے اور لی ہوئی رقم واپس کر دی تو کسی پر بھی زکاۃ نہیں ہوگی یہ تمام صورتیں اس سوال کے لئے جوابات بن سکتے ہیں۔

۱۹۸۔ (سوال) وہ کون سا مال ہے جو دو سو درہم کے برابر نہ ہو پھر بھی اس میں زکاۃ واجب ہو؟

(جواب) یہ مویشی ہیں کہ تعداد اس کی پوری ہو چکی ہو اور قیمت کے لحاظ سے دو سو درہم سے کم ہوں۔

۱۹۹۔ (سوال) وہ کون سال مال ہے جو دو سو درہم سے زائد ہو اور کسی کی ملکیت میں ہو اور اس پر قرض بھی نہ ہو پھر بھی اس پر زکاۃ واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ مہر ہے وصول کرنے سے پہلے۔ علامہ حسام الدین السغناقی رحمہ اللہ تعالٰی نے اس سوال کا ایک اور جواب دیا ہے وہ یہ کہ اگر کوئی شخص کسی سے دو سو درہم غصب کر کے اس کو ختم کر دے اور غاصب دو سو درہم کا مالک ہو سال گزرنے کے بعد مغصوب منہ غاصب کو بری کر دے تو غاصب پر ان دو سو درہم میں جو اس کی اپنی ملکیت میں تھے زکاۃ نہیں آئے گی یہ مسئلہ محیط میں بھی مذکور ہے واضح ہو کہ اس سوال کے کئی جوابات دیئے جاسکتے ہیں۔

(۱) یہ مال ضمار ہے (وہ مال جو گھر میں کسی جگہ چھپا کر رکھے اور پھر جگہ یاد نہ رہے یا دریا میں گر جائے) (۲) یہ گم شدہ مال ہے (۳) یہ دین ماسور ہے (۴) کسی غیر محفوظ جگہ میں مدفون ہو، اور پھر جگہ یاد نہ رہے (۵) مال مغصوب ہے (۶) یہ قرض یا امانت ہے جس کا انکار کیا گیا ہو، اور اس پر کوئی معتبر گواہ بھی نہ ہو۔

امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اگر گواہ ہو تب بھی یہ حکم ہے (۷) یہ غریب آدمی جو قرض کا اقرار کرتا ہو پر قرض ہے حسن بن زیاد کی روایت کے اعتبار سے اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے اعتبار سے جس کو حاکم نے مفلس قرار دیا ہو۔

۲۰۰۔ (سوال) وہ کون ہے جس پر زکاۃ دینا بھی واجب ہو اور اس کے لئے زکاۃ لینا بھی جائز ہو حالانکہ اس کا وہ مال جس میں زکاۃ واجب ہے نہ تو کسی پر قرض ہے نہ کسی غریب آدمی پر نہ کسی انکار کرنے والے پر جس پر گواہ نہ ہو اور نہ کسی ایسے شخص پر قرض ہے جو شہر سے غائب ہو؟

(جواب) یہ شخص پانچ اونٹوں کا جو کہ دو سو درہم کے برابر نہیں مالک ہے

تو اس کے لئے زکاۃ لینا جائز ہے' یہ سوال اور جواب ان دوسرے مویشوں میں بھی چل سکتے ہیں جن میں زکاۃ آتی ہو۔

۲۰۱۔ (سوال) وہ کون ہے جو ایک ہزار دینار کا مالک ہو کر بھی زکاۃ لے سکتا ہو؟

(جواب) اس شخص کے ایک ہزار دینار ایک غریب آدمی پر قرض ہیں تو مختار قول کے تحت اس کے لئے زکاۃ لینا جائز ہے۔ اس سوال کا دوسرا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے ایک ہزار دینار کسی پر قرض موجل ہیں لہٰذا اس کے لئے اتنی مقدار میں جو قرض کی وصولیابی تک کے لئے کافی ہو جائے زکاۃ لینا جائز ہے۔

تیسرا جواب یہ بھی بن سکتا ہے اس شخص کے پاس گھر میں اس سے بھی زیادہ مال ہے لیکن اس وقت مسافر ہے اور اس کے پاس اتنا بھی نہیں جس سے اپنے گھر پہنچ سکے تو اس کے لئے زکاۃ لینا جائز ہے۔

۲۰۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے ایک ہزار دینار کسی مالدار آدمی پر قرض ہوں' اور مدیون قرض کا اقرار بھی کرتا ہو پھر بھی اس پر زکاۃ واجب نہ ہو۔

(جواب) مدیون چھپ کر تو اقرار کرتا ہے۔ لیکن لوگوں کے سامنے انکار کرتا ہے تو دائن پر زکاۃ نہیں ہے۔

اگر سوال میں یہ اضافہ بھی کیا جائے کہ مدیون سراً و جہراً اقرار بھی کرتا ہے پھر بھی اس مال میں زکاۃ واجب نہ ہوتی ہو تو جواب یوں دیا جائے گا کہ یہ کسی والی (حاکم) کا قرض ہے جب کہ اس نے اپنے قرض کا خلیفہ کے دربار میں مطالبہ کیا پھر بھی نہیں دیا۔

اور اگر سوال میں یہ اضافہ بھی کیا جائے کہ دائن (صاحب قرض) والی بھی نہیں ہے پھر بھی اس مال میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی تو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ ایک ایسے آدمی پر قرض ہے جو بھاگ گیا ہو اور دائن نہ خود اس سے مال لینے پر قادر ہو اور نہ اپنے وکیل کے ذریعے۔ یہ تمام صورتیں علامہ خبازی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر محیط سے لی گئی ہیں۔

۲۰۳۔ (سوال) وہ کون دس آدمی ہیں جو دس ہزار درہم کے مالک ہوں اور

زکاۃ ان پر واجب نہ ہو؟

(جواب) ان دس آدمیوں نے ایک ایسے شخص کی ضمانت کی ہے جس نے کسی سے ایک ہزار درہم قرض لئے ہیں ان دس آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس جو ایک ایک ہزار درہم ہیں ان میں زکاۃ نہیں آئے گی۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک پر ایک ہزار قرض آ رہا ہے۔ من التہذیب و قد ذکر ھافی الحیرۃ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ چونکہ مکفول لہ کو اختیار ہے کہ جس سے بھی اپنے ایک ہزار درہم کا مطالبہ کرے کر سکتا ہے۔

۲۰۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے پاس بہت سارا ایسا مال ہو جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہو اور دس سال تک یہ مال باقی رہنے کے باوجود اس پر زکاۃ واجب نہ ہوئی ہو حالانکہ اس نے اسقاط زکاۃ کے لئے نہ تو کوئی حیلہ کیا ہے اور نہ یہ مال مال ضمار ہے۔

(جواب) اس شخص نے کسی ایسے شخص کے پاس مال امانت کے طور پر رکھ دیا جس کو پہچانتا نہیں تھا پھر دس سال کے بعد یاد آیا تو اس پر گزشتہ سالوں کی زکاۃ واجب ہو گی۔ من العدۃ

۲۰۵۔ (سوال) وہ کونسا فقیر ہے؟ جس کو کوئی مالدار آدمی زکاۃ دے تو اس کی زکاۃ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ادا نہ ہو اور صاحبین رحمتہ اللہ علیہما کے ہاں ادا ہو۔

(جواب) یہ فقیر ایسا نابالغ بچہ ہے، جس کا باپ مالدار ہو کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک زکاۃ ادا نہیں ہوئی کیونکہ اس کا نفقہ والد پر لازم ہے اور والد کو اس پر ولایت بھی حاصل ہے تو یہ مملوک غلام کے مشابہ ہوا صاحبین کے نزدیک زکاۃ ادا ہوئی یہ مسئلہ حیرۃ میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ ائمہ کے درمیان یہ کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔

۲۰۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو خدمت کے لئے غلام خریدنے کے بعد مر جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہو اور اگر تجارت کی نیت سے خرید کر مر جائے تو اس پر زکاۃ واجب نہ ہو۔

(جواب) اس شخص کے پاس نصاب جس پر سال گزر چکا تھا موجود تھا اگر اس نصاب سے خدمت کے لئے غلام خرید کر مرجائے تو زکاۃ اس سے ساقط نہ ہوگی کیونکہ اس نے مال زکاۃ کو تبدیل کیا تو یہ استہلاک ہے اور استہلاک کی صورت میں زکاۃ ساقط نہیں ہوتی۔

اور اگر تجارت کی نیت سے خریدا ہے تو مال زکاۃ کو مال زکاۃ میں تبدیل کیا تو یہ استہلاک نہیں لہذا زکاۃ بھی نہیں آئے گی۔

۲۰۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے پاس دو قسم کے ایسے مال ہوں جن میں زکاۃ واجب ہوتی ہو جب ایک مال کو سال گزر جانے کے بعد ہلاک کر دے تو دوسری قسم کے مال سے بھی زکاۃ ساقط ہو جائے۔

(جواب) اس شخص کے پاس پانچ اونٹ اور چالیس بکریاں تھیں جب اونٹوں پر سال گزر گیا یہاں تک کہ اس میں زکاۃ واجب ہوئی تو اس نے اونٹوں کو ختم کر دیا اب بکریوں پر سال گزرنے پر زکاۃ نہیں آئے گی کیونکہ جب اونٹوں پر سال گزر گیا اور زکاۃ ان میں واجب ہوئی جو کہ ایک بکری ہے تو بکریوں کا نصاب ناقص ہوا لہذا اونٹوں کے استہلاک سے نصاب ثانی میں زکاۃ واجب نہیں ہوئی۔ اور اگر اونٹوں کا نصاب خود ہلاک ہو جائے تو اونٹوں کی زکاۃ ساقط اور بکریوں کا نصاب چونکہ کامل ہے اس لئے حولان حول کے بعد اس میں زکاۃ آئے گی۔

۲۰۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے لئے بعض لوگوں سے چھپا کر زکاۃ ادا کرنا افضل ہو؟

(جواب) اس شخص نے زکاۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ بیمار ہو گیا تو اپنے ورثاء سے چھپ کر زکاۃ ادا کرے گا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ورثاء کو پتہ چل جائے اور وہ اس کے ایک ثلث میں تصرف کو ختم نہ کر دیں جیسا کہ مختصر محیط اور جامع بزازی میں ہے۔ علامہ ابن وھبان رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو نظم کیا ہے کہ ایک شخص کمزور ہے اور اس پر اتنی زکاۃ باقی ہے جو کہ اس کے پورے مال پر محیط ہو اور اس کو یہ خوف ہو کہ اگر میں نے زکاۃ ادا کی تو ایک ثلث سے زائد ہونے کی صورت میں ورثاء اس کو فقراء سے واپس لے لیں گے ابن وھبان رحمتہ اللہ علیہ

نے یہ مسئلہ قنیہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ قنیہ میں ہے کہ اس کو سارے مال کی زکاۃ نہیں دینی چاہیے۔ اور اگر دی تو ورثاء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فقراء سے دو ثلث واپس لے لیں علامہ بدیع فرماتے ہیں کہ یہ قضاءً ہے دیانۃ نہیں کیونکہ قاضی جلال الدین رحمہ اللہ نے اپنی امالی میں مطلقاً ذکر کیا ہے کہ ورثاء سے چھپ کر دے گا اور صدر القضاء کی شرح میں ہے کہ اس شخص کا یہ تصرف پورے مال سے سمجھا جائے گا۔ ابن وھبان رحمتہ اللہ علیہ نے جو صورت بنائی ہے اس میں عمدہ بحث ہے جو میں نے ان کے منظومہ کی شرح میں کی ہے۔ ابن وھبان کے کلام میں یہ بھی ہے کہ ورثاء کے علاوہ کسی اور سے نہ چھپائے ہاں اگر یہ خطرہ ہو کہ ورثاء تک بات پہنچ جائے گی تو پھر سب سے چھپا کر دے گا۔

۲۰۹۔ (سوال) جب یہ بات مسلم ہے کہ زکاۃ میں جہراسرار سے افضل ہے تو پھر وہ کون ہے؟ جس کے لئے اسرار جہر سے افضل ہو حالانکہ یہ شخص نہ تو کمزور ہے اور نہ اس کو ورثاء سے خطرہ ہے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جس کو ظالموں سے یہ خوف ہو کہ کہیں ان کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ اس کے پاس بہت سارا مال ہے تو یہ لوگ اس سے مال چھین لیں گے۔ یا یہ کہ زکاۃ اس سے لیں گے اور غیر مصرف میں خرچ کریں گے تو چھپ کر دینا اس کے لئے جہر سے افضل ہے۔ اس مسئلہ کو علامہ ابن وھبان رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور ہمارے ائمہ میں سے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔ بلکہ بعض مفسرین کی طرف منسوب کیا ہے۔

۲۱۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس سے کہا جائے کہ کیا حال ہے؟ تو وہ جواب میں کہے کہ میں امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک غنی ہوں اور زکاۃ لینا میرے لئے ناجائز ہے۔ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک فقیر ہوں زکاۃ لینا میرے لئے جائز ہے۔

(جواب) اس شخص کے پاس کئی گھر اور دکانیں ہیں جن کی قیمت ہزاروں درہم تک پہنچتی ہے لیکن اس کا کرایہ اتنا نہیں آتا جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لئے کافی ہو تو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ غنی ہے۔ اس

کے لئے زکاۃ لینا حرام ہے اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک غریب ہے زکاۃ لے سکتا ہے۔

۲۱۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک ہزار درہم کا مالک بن جائے اور دس سال تک اس کے قبضہ میں رہے جب پہلا سال گزر جائے تو اس پر صرف نو سو درہم کی زکاۃ واجب ہو اور جب دوسرا سال گزر جائے تو اس پر صرف آٹھ سو درہم کی زکاۃ واجب ہو اس طرح ہر سال ایک سو درہم کم ہوتے رہیں۔

(جواب) اس شخص نے اپنا گھر کسی کو دس سال کے لئے ایک ہزار درہم معجل پر اجارہ پر دیا تھا۔ اور گھر اس کے حوالے نہیں کیا بلکہ پوری مدت اجارہ میں اپنے پاس رکھا جب پہلا سال گزر گیا تو اس میں اجارہ ٹوٹ گیا۔ کیونکہ معقود علیہ مستاجر کے حوالہ ہوا نہیں۔ (تو اس ایک سال کے سو درہم واپس کر دیئے تو نو سو کی زکاۃ دی) اس طرح ہر سال یہی ہوتا رہا۔ جیسا کہ محیط میں ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو طلوع شمس کے وقت نصاب کا مالک بن جائے اور غروب شمس کے وقت اس پر زکاۃ کی ادائیگی واجب ہو جائے۔

(جواب) یہ وہ دن ہے؟ جس کی طرف حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ خروج دجال کے وقت ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اس کے کچھ نظائر پہلے بھی گزر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

روزے کے مسائل

۲۱۳۔ (سوال) وہ کون مقیم اور تندرست آدمی ہے؟ جو رمضان میں قصداً روزہ توڑے اور اس پر کفارہ نہ ہو؟

(جواب) اس شخص نے شوال کا چاند اکیلے دیکھا تھا اور قاضی نے اس کی گواہی رد کی تھی تو اس نے دن کا کچھ حصہ روزہ رکھا اور پھر توڑ دیا۔

۲۱۴۔ (سوال) وہ کون مسلمان، آزاد، بالغ، تندرست اور مقیم آدمی ہے اکل نہاراعمدافی رمضان" تو اس پر نہ قضاء ہو نہ کفارہ؟

(جواب) اس نے بٹیر کا بچہ رمضان میں رات کو کھایا' بٹیر کے بچے کو نہار کہا جاتا ہے۔ اس سوال کا اصل مقامات حریری میں ہے جس طرح مجھ سے پہلے حضرات نے یہ مسئلہ ذکر کیا ہے میں نے بھی ان کی اتباع میں ذکر کیا۔

۲۱۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ من اکل لیلا فی رمضان" تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں۔

(جواب) اس شخص نے شتر مرغ کا بچہ رمضان میں دن کے وقت کھالیا شتر مرغ کے بچے کو لیل کہا جاتا ہے۔

۲۱۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو رمضان میں رات سے روزہ کی نیت کرے تو اس کا روزہ نفل ہو' فرض نہ ہو۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو طلوع فجر کے بعد بالغ ہو جائے تو اس کا آج کا روزہ نفلی ہو گا۔

۲۱۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو رمضان کے روزے میں اپنا تھوک نگل لے تو اس پر کفارہ اور قضاء دونوں واجب ہوں۔

(جواب) اس نے اپنا تھوک منہ میں جمع کیا پھر نگل لیا یہ چونکہ امام صاحب کے نزدیک گندہ ہے تو صحیح قول کے اعتبار سے اس پر کفارہ ہے یہ مسئلہ میں نے منظومہ ابن وھبان کی شرح میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو روزہ قصداً توڑے اور اس پر نہ قضاء ہو نہ کفارہ۔

(جواب) اس شخص نے رمضان کے قضاء روزے کی نیت کی تھی بعد میں معلوم ہوا کہ اس پر کوئی قضاء نہیں ہے تو روزہ توڑ دیا۔

۲۱۹۔ (سوال) وہ کون تندرست اور صحیح میاں بیوی ہیں؟ کہ شوہر رمضان میں دن کو بغیر کسی جبر کے اس کے ساتھ جماع کرے' تو بیوی پر کفارہ آئے' اور شوہر پر نہ آئے۔

(جواب) عورت کو طلوع فجر کا علم ہوا تھا شوہر کو نہیں۔ اور شوہر سے چھپایا یہاں تک کہ شوہر نے اس کے ساتھ جماع کیا تو عورت پر کفارہ ہے۔ شوہر پر نہیں۔ اگر مسئلہ کی صورت تبدیل کی جائے تو جواب یہ ہوگا کہ شوہر پر کفارہ ہے بیوی پر نہیں۔

۲۲۰۔ (سوال) ایسے میاں بیوی جو گزشتہ اوصاف کے ساتھ متصف ہوں اور وہی کام ان سے ہو جائے تو دونوں میں سے کسی پر بھی کفارہ نہ ہو ایسا کیوں ہے؟

(جواب) یہ دونوں اس دن عمداً جماع کرنے کے بعد بیمار ہوئے اصح قول کے اعتبار سے ان میں کسی پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

۲۲۱۔ (سوال) ایک شخص نے نذر مانی کہ میں مہینے کے اول اور آخر میں پے در پے روزے رکھوں گا تو کیا کرے گا؟

(جواب) یہ شخص پندرھویں اور سولہویں تاریخ کو روزہ رکھے۔

۲۲۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو عام انسانی غذا کے علاوہ کوئی چیز کھائے تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں آئے۔

(جواب) اس شخص نے ارمنی مٹی کھائی، کیونکہ یہ بطور دوا استعمال کی جاتی ہے اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی مٹی کھائی تو اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔

۲۲۳۔ (سوال) وہ کون صحیح، مقیم، عاقل اور بالغ آدمی ہے؟ جو رمضان میں دن کو قصداً کھالے، اور اس پر کفارہ واجب نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے دن کے اول حصے میں کھایا اور دن کے آخری حصے میں بیمار ہوا، اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں ہے۔ کیونکہ مرض بندے کے اختیار میں نہیں۔ لہٰذا اس کا آخر میں پایا جانا موجب شبہ ہے اور کفارہ شبہ کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

۲۲۴۔ (سوال) وہ کون صحیح، عاقل، بالغ اور مقیم آدمی ہے جو رمضان میں قصداً روزہ توڑے تو اس پر صرف قضاء ہو کفارہ نہ ہو حالانکہ اس دن نہ تو یہ شخص بیمار

ہوا اور نہ سفر کیا۔

(جواب) اس شخص نے روزے کی نیت نہیں کی تھی اس لئے اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں ہے۔

اس سوال کا جواب یوں بھی دیا جاسکتا ہے کہ ایک شخص غازی ہے اور سرحد پر مقیم ہے اور اس کو یقین ہے کہ آج لڑائی ہوگی اور کھاپی لے تاکہ لڑنے کے لئے قوت آجائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے اگرچہ اس دن لڑائی نہ بھی ہو۔

۲۲۵۔ (سوال) وہ کون مسلم عاقل 'بالغ' مقیم اور تندرست آدمی ہے؟ جو رمضان کے پورے روزے چھوڑدے اور اس پر نہ قضاء ہو نہ کفارہ۔

(جواب) یہ حربی ہے۔ جو دارالحرب میں مسلمان ہوا' اور رمضان کے پورے روزے نہیں رکھے۔ اس کے بعد دارالاسلام آیا اور اس نے روزے کی فرضیت سے لاعلمی کا دعوی کیا تو اس پر نہ قضاء ہے نہ کفارہ۔ "من روضۃ العلماء"

۲۲۶۔ (سوال) وہ کون مکلف انسان ہے؟ جو یہ نذر مانے کہ جس دن فلاں کام ہوگیا تو وہ روزہ رکھے گا اور اس نے اس کام کو متعین بھی کیا اور وہ کام ہو بھی جائے پھر بھی اس پر روزہ رکھنا واجب نہ ہو حالانکہ مذکورہ دن نہ تو رمضان کا دن ہے' نہ عید کا اور نہ ایام تشریق کا۔

(جواب) یہ عورت ہے جس نے نذر مانی تھی کہ جس دن اس کو حیض آئے تو اس دن روزہ رکھے گی۔ تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے کیونکہ اس نے روزہ ایسے دن کی طرف مضاف اور منسوب کیا ہے جس میں روزہ رکھنا صحیح نہیں۔

۲۲۷۔ (سوال) وہ کون ہے جو یہ کہے کہ میں امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک رمضان میں اور امام ابو یوسف کے نزدیک شوال میں پیدا ہوا؟

(جواب) یہ شخص رمضان کے آخری دن جس میں چاند زوال سے پہلے دیکھا گیا تھا پیدا ہوا۔ تو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ دن رمضان سے

شمار ہو گا اور کسی کے لئے افطار جائز نہ ہو گا۔

اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ دن شوال سے شمار ہو گا اور افطار جائز ہو گا۔

۲۲۸۔ (سوال) وہ کون ہے جو زوال سے قبل روزے کی نیت کرے تو جائز ہو اور اگر روزہ توڑ دے تو اس پر صرف قضاء ہو کفارہ نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص رمضان میں دن کے اول حصے میں العیاذ باللہ مرتد ہو۔ پھر اسی دن مسلمان ہوا اور زوال سے پہلے نیت کر لی۔ تو روزہ صحیح ہے محیط میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اگر زوال سے پہلے اسلام لائے اور روزے کی نیت کرے تو جائز ہے اور اگر روزے کی نیت نہ کرے تو اس پر قضاء ہے۔

کتاب الحج

حج کے مسائل کا بیان

۲۲۹۔ (سوال) سوال وہ کون سا قارن ہے جو قارن کے افعال ادا کرے، آفاقی ہو، بالغ ہو اور آزاد ہو، پھر بھی اس پر دم واجب نہ ہو۔

اس مسئلے کو علامہ ابن العزر رحمۃ اللہ علیہ نے نظم کیا ہے۔

مانقول السادۃ الاعلام فی
قارن لیس علیہ ذبح دم
وھو حر قدلاتی فی فرضہ
بالذی یفعلہ قارن تم

(جواب) اس شخص نے اشہر الحج سے پہلے حج اور عمرے کا ایک ساتھ میقات سے احرام باندھا اور باقی افعال اس نے اشہر الحج میں ادا کئے تو یہ قارن تو ہے مگر اس پر دم نہیں ہے۔ میں نے اس کا جواب نظم بھی کیا ہے بفضل اللہ تعالیٰ۔

ذاک قد احرم من میقاتہ ـــــ

قارنا من قبل وقت الحج لم
یلت بباقی فعله الا اذا
اشهر الحج استهلت وھوتم

۲۳۰۔(سوال) وہ کون سا فقیر ہے؟ جس پر قرض لے کر حج کرنا لازم ہو اور وہ کونسا مالدار ہے جس پر حج کرنا لازم نہ ہو؟

(جواب) یہ فقیر اتنے مال کا مالک تھا۔ جس پر حج لازم ہو جائے مگر اس نے حج ادا نہیں کیا۔ اس پر قضاء لازم ہے اور مالدار جس پر حج لازم نہیں ہے۔ وہ ہے جس کو راستے یا دشمن کا خوف ہو۔

۲۳۱۔(سوال) وہ کون سا محرم ہے؟ جو شکار پکڑے اور اس کو تکلیف دیئے بغیر چھوڑ دے پھر بھی اس پر جزاء لازم ہو۔

(جواب) اس نے حرم میں شکار پکڑا' پھر اس کو حل میں لے گیا' اور چھوڑ دیا تو اس پر جزاء لازم ہے۔

۲۳۲۔ (سوال) وہ کون سا حاجی ہے؟ جو ایسے ایام میں عمرہ کرے جن میں عمرہ کرنا مکروہ نہ ہو پھر بھی اس پر دم جبر لازم ہو۔

(جواب) اس نے سعی کو طواف پر مقدم کیا چونکہ افعال عمرہ میں ترتیب شرط ہے اس لئے اس پر دم جبر اور طواف اور سعی دوبارہ کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر یہ شخص مفرد یا قارن ہو تو اس پر یہ سب کچھ لازم نہیں ہیں۔ کیونکہ ترتیب عمرہ میں شرط ہے۔

علامہ ابن العز رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا جواب اپنی کتاب تہذیب میں یوں دیا ہے کہ اس نے عمارہ جو کہ عمامہ ہے' باندھ لیا عمارہ بالفتح اس چیز کو کہتے ہیں جو سر پر رکھا جائے۔ عمامہ ہو یا ٹوپی یا تاج وغیرہ۔

۲۳۳۔(سوال) وہ کون سا آفاقی ہے؟ جو حج کے ارادے سے میقات سے بدون احرام گزر جائے۔ اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہو۔

(جواب) اس شخص کے دو میقات ہیں۔ اس نے دوسرے میقات سے

احرام باندھا پہلے سے نہیں۔

۲۳۴۔ (سوال) وہ کون سا آفاقی ہے؟ جو میقات سے بدون احرام گزر جائے اور اس پر کچھ لازم نہ ہو؟

(جواب) یہ بستان (ایک جگہ کا نام ہے) جانے کا ارادہ کرتا ہے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا نہیں۔

۲۳۵۔ (سوال) وہ کون سا محرم ہے؟ جو جنایت ایک کرے سزائیں اس پر دو واجب ہوں۔

(جواب) یہ قارن ہے جس نے شکار مارا۔

۲۳۶۔ (سوال) سوال وہ کون سے دو محرم ہیں؟ جو ایک جگہ دونوں جنایت کریں اور کفارہ صرف ایک پر ہو دوسرے پر نہیں؟

(جواب) ایک درخت ہے جو حل میں کھڑا ہو۔ اور اس کی شاخیں حرم میں ہوں، اور شاخ پر کوئی پرندہ بیٹھا ہو۔ ایک اس کو شکار کرے دوسرا درخت کی شاخ کاٹے تو شکار والے پر ضمان ہے شاخ کاٹنے والے پر کچھ نہیں۔

۲۳۷۔ (سوال) وہ کون ہے جو حرم میں شکار کرے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہو۔؟

(جواب) اس شخص نے حل میں شکار کے پیچھے کتا چھوڑا تھا۔ کتے نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے حرم میں اس کو جالیا اور پکڑ لیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کتے کا حرم میں داخل ہونا آدمی کی طرف سے منسوب نہ ہو گا اس لئے کہ اس نے تو کتے کو حل میں چھوڑ دیا تھا نہ کہ حرم میں۔

۲۳۸۔ (سوال) ایک شخص نے وصیت کی ایک ہزار ایک آدمی کے لئے ایک ہزار مساکین کے لئے اور ایک ہزار اپنی طرف سے حج کے لئے، پورے مال کا ثلث صرف دو ہزار ہیں تو کیا کرے گا؟

(جواب) اس ثلث جو کہ دو ہزار ہیں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

اور مساکین کا حصہ حج کے حصے کے ساتھ ملایا جائے گا تاکہ وہ مکمل ہو جائے کیونکہ حج فرض ہے اور مساکین پر تصدق نفل لہٰذا فرض کو نفل پر تقدیم حاصل ہوگی۔

۲۳۹۔ (سوال) وہ کون دو آدمی ہیں جن میں سے ایک درخت کی شاخ کاٹے اور دوسرا اس شاخ پر بیٹھے ہوئے پرندے کو شکار کرے۔ تو شکار کرنے والے پر ضمان نہ ہو اور شاخ کاٹنے والے پر ضمان ہو۔

(جواب) وہ درخت حرم میں کھڑا ہے اور شاخ اس کی حل میں پھیلی ہوئی ہیں شاخ چونکہ اصل کے تابع ہوتی ہے اس لئے اس کے کاٹنے پر ضمان آئے گا اور پرندہ چونکہ شاخ کے تابع نہیں اس لئے اس کے شکار پر کوئی ضمان نہیں آئے گا۔ یہ مسئلہ برعکس ہے مسئلہ ۲۳۵ کا واللہ اعلم۔

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

۲۴۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ماں اور تین بہنوں کو ایک شخص کے نکاح میں دے تو نکاح صحیح ہو؟ حالانکہ یہ سب نسبی ماں اور بہنیں ہیں۔

(جواب) یہ شخص باندی کا بیٹا ہے اس کی ماں تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھی جب اس کا بچہ پیدا ہوا تو ہر ایک نے اس کے نسب کا دعوی کیا لہٰذا ہر ایک سے نسب ثابت ہوا اور ہر ایک کا بیٹا بنا۔ ان تین شرکاء میں سے ہر ایک کی بیٹی ہے جو کہ دوسری عورت سے پیدا ہوئی ہے چنانچہ یہ لڑکیاں اس شخص کی علاتی بہنیں ہوئیں ان تین لڑکیوں اور باندی کے درمیان نہ تو نسبی تعلق ہے اور نہ جمع کو روکنے کے لئے کوئی سبب موجود ہے چنانچہ اس شخص نے اپنی ماں اور ان تینوں بہنوں کو کسی شخص کے نکاح میں دیدیا تو یہ جمع جائز ہے۔

اس سوال کو علامہ ابن العز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نظم بھی کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

ایها الحبرالذی یجلودکاه کل غمه
افتنافی رجل زوجا اختیه وامه
زوج رجلا فردا واحد والعقد ثمه
جائز لاخلف فیه بین اعیان الائمه

میں نے بھی توفیق خداوندی سے نظم ہی میں اس کا جواب یوں دیا ہے۔

ذا ابن شخصین جمعا
ملکا بالبیبیع امه
وادعاه کل شخص
منهما یلحق ثمه
بهما عندی وکل
فله بنت متمه
امها اخری فهذا
ینکح اختیه وامه
من فتی فرد بعقد
جائز بین الائمه

اس مسئلہ کو عدہ میں ایک اور صورت کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں نسب کی قید نہیں لگائی اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ تین عورتوں کے ہاں جو کہ آپس میں اجنبی ہیں بیٹیاں پیدا ہوئیں اس کے بعد ان تینوں لڑکیوں اور اپنی ماں کو کسی ایک شخص کے نکاح میں دیدیں تو جائز ہے کیونکہ یہ سب آپس میں اجنبی ہیں۔

تنبیہ :۔ جاننا چاہئے کہ سب کی طرف سے نسب کا دعویٰ کرنے کی صورت میں نسب کا ثابت ہونا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ پانچ تک سے نسب ثابت ہوتی ہے اس سے زیادہ سے نہیں کیونکہ نسب سے مقصود اس کے احکام ہیں نہ کہ عین نسب اور احکام میراث یا تربیت اور پرورش وغیرہ شرکت کو قبول کرتا ہے اس لئے ہر ایک کا بینہ (گواہ) قبول کی جائے گی جیسا کہ چند آدمی کسی جانور کے بچے کے بارے میں دعوی کریں اور ہر ایک

گواہ پیش کرے کہ اسی کے جانور سے پیدا ہوا ہے تو سب کی گواہی قبول کی جائے گی اگرچہ گواہ زیادہ ہوں۔

اس مسئلے کو قاضی خان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی میں ذکر کیا ہے۔ اس سوال کا جواب آنیوالی صورت سے بھی دیا جا سکتا ہے جس میں ایک بچہ کے بارے میں تین باندیاں اور تین غلام دعوی کریں کہ یہ بچہ ہم سے پیدا ہے۔

۲۴۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے لئے اپنے نسبی بیٹے کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہو؟

(جواب) یہ ان دو آدمیوں میں سے ہے جو ایک باندی میں شریک تھے جب باندی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ہر ایک نے اس کے نسب کا دعوی کیا چنانچہ دونوں سے بچے کا نسب ثابت ہوا ان دونوں شرکاء میں سے ایک کی بیٹی تھی جس سے دوسرے شریک نے نکاح کیا تو یہ نکاح جائز ہے حالانکہ یہ اس کی نسبی بہن ہے۔

اس سوال کو علامہ امین الدین بن وھبان رحمتہ اللہ علیہ نے نظم کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

یا عالما احرزالاحکام والادب =من ذا تزوج اختا لابنه نسبا
ردالجواب تکن ذایقظته فطنا =احیا العلوم بما املی وما کتبا

میں نے اس کا جواب نظم کر کے شرح منظومہ ابن وھبان میں ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے۔

هذا ابنه من فتاة کان یشرکه =فیها سواه و کل یدعی النسبا
فبنت ذامن سواها ذاک ینکحها= فخذ جواب سوال حکمه عنبا

اس کا ایک جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے کہ یہ شخص کسی کا غلام ہے اس کے مالک اور ایک دوسرے شخص نے ایک تیسرے شخص جس کے پاس بچہ ہے دعوی کیا اور ہر ایک نے کہا کہ یہ بچہ میرے اس غلام اور اس باندی سے پیدا ہوا ہے تو قاضی دونوں کے لئے فیصلہ کرے گا اور یہ بچہ دونوں غلاموں اور باندیوں کا بیٹا سمجھا جائے گا۔ اب ان باندیوں میں سے یا ابوین میں سے کسی ایک کی بیٹی ہے تو اس دوسرے بیٹے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ جائز ہے۔

۲۴۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے ایسے نسبی بیٹے کی نسبی بہن سے نکاح

کرے جو آزاد عورت سے پیدا ہوا ہو اور اس پر کبھی بھی غلامی نہ گزری ہو' اور پھر بھی نکاح صحیح ہو۔

(جواب) دو آدمیوں نے ایک عورت جو کہ مر چکی تھی اور اس کا بیٹا زندہ گیا تھا کے بارے میں دعویٰ کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا تھا قاضی نے دونوں کے حق میں فیصلہ دیا اور اس لڑکے کا نسب دونوں سے ثابت ہوا ان دونوں میں سے ایک کی بیٹی ہے کسی اور عورت سے اور اس دوسرے آدمی نے اس کے ساتھ نکاح کیا تو یہ اپنے نسبی بیٹے کی نسبی بہن سے نکاح ہے جو کہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۳۔ (سوال) وہ کون غیر شادی شدہ عورت ہے جس کے دو حلال زوج ہوں پھر بھی اس کو نکاح کا پیغام دیا جاتا ہو حالانکہ ان دونوں زوج سے اس کی ایک شادی شدہ بیٹی اور ایک شادی شدہ بیٹا بھی ہے۔

(جواب) یہ غیر شادی شدہ عورت ہے اس کا ایک غلام اور ایک باندی ہے دونوں کا آپس میں نکاح کیا اور دونوں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر ان کی بھی شادی کی خود غیر شادی شدہ ہے اس لئے اس کو نکاح کا پیغام دینا جائز ہے یہ مسئلہ تہذیب ابن العز رحمتہ اللہ علیہ سے لیا گیا ہے اور اس کو انہوں نے دو بیتوں میں نظم کیا ہے۔

فتاة لها زوجان من غير ريبة
وخطابها من حولها وهي ايم
لها منهما والناس قد يعلمونه
جويرية قد زوجت و غليم

میں نے استخارہ کر کے بحمد اللہ تعالیٰ اس کا جواب نظم ہی میں دیا ہے۔

الا ان زوجى تلك عبد و عرسه
لها اعترفا بالرق والبنت ايم
لها منهما ابن و بنت كلاهما
تزوج زوجا وهى تمضى و تعلم
وخطابها يبغون منها نكاحها

ولا مانع منه ولا هو يحرم

۲۴۴۔ (سوال) وہ کونسی عورت ہے جس پر بیک وقت دو آدمیوں کا نکاح ثابت ہو اور اس پر نکاح کے احکام بھی مرتب ہوں حالانکہ عورت بھی مسلمان ہے اور دونوں مرد بھی مسلمان ہیں۔

(جواب) ایک عورت مرگئی اس کے بعد دو آدمیوں نے دعوی کیا کہ یہ میری بیوی تھی اور دونوں نے اپنے دعوی پر گواہ بھی پیش کیے قاضی نے دونوں کے حق میں فیصلہ دیا اب دونوں کو ایک شخص کا میراث ملے گا۔ اس مسئلہ میں اور بھی سوالات ہیں جو اپنی جگہ پر آئیں گے انشاء اللہ تعالی۔

اس سوال میں یہ بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے کہ اس عورت کا ان دونوں آدمیوں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ یہ مسئلہ فتاوی قاضی خان وغیرہ میں ہے۔

۲۴۵۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی ماں کا نکاح کرائے حالانکہ وہ باکرہ اور غیر شادی شدہ ہو؟

(جواب) ایک عورت مرگئی اس کی ایک بالغ بیٹی اور ایک دودھ پیتا بچہ رہ گیا لڑکی کے سینے میں دودھ آیا اور اس نے اپنے بھائی کو دودھ پلایا تو یہ اس کی رضاعی ماں بن گئی پھر لڑکا بالغ ہوا اور اپنی اس بہن جو کہ اس کی رضاعی ماں بھی ہے کا نکاح کرایا جب کہ وہ باکرہ اور غیر شادی شدہ ہے۔

۲۴۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب میرے والد نے میری والدہ کے ساتھ نکاح کیا تو میں ان کے ساتھ چراغ لے کر جا رہا تھا۔

(جواب) یہ لڑکا ایک شخص کی باندی کا بیٹا ہے جب یہ لڑکا بڑا ہوا تو اس کے والد نے اس کی ماں کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کیا اور نکاح کے وقت اس نے اس کے ساتھ چراغ اٹھایا۔

۲۴۷۔ (سوال) وہ کون سا مکلف والد ہے؟ جو اپنی نابالغ بیٹی کا نکاح کسی ایسے شخص کے ساتھ کر دے جو لڑکی کا کفو ہو۔ اور پھر بھی امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح صحیح نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کا نکاح مہر مثل سے کم پر کیا۔

عمادیہ میں فتاوی ظہیریہ سے امام صاحب رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے قول کے اعتبار سے مشائخ کا اختلاف نقل کیا ہے کہا گیا ہے کہ جائز اس لئے نہیں ہے کہ والد کو نکاح کرانے کا حق اس حالت میں دیا گیا ہے جب وہ صحت کے حالت میں ہو نشہ کی حالت میں نہ ہو تاکہ اچھے اور برے کی تمیز کر سکے۔ اور فرط شفقت کی وجہ سے نکاح کرانے کا حق دیا گیا ہے۔ جب کہ یہاں پر دونوں مفقود ہیں اسی طرح شیخ الاسلام عطاء بن حمزہ اور ذخیرہ سے بھی نقل کیا ہے۔

۲۴۸۔ (سوال) وہ کون دو آدمی ہیں؟ جو کہ کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیں تو ایک کے لئے نکاح کا پیغام اور نکاح دونوں جائز ہوں اور دوسرے کے لئے نکاح ناجائز ہو نکاح کا پیغام دینا جائز ہو۔

(جواب) ایک کی چار بیویاں ہیں اس کے لئے خطبہ یعنی نکاح کا پیغام تو جائز ہے نکاح جائز نہیں۔ دوسرے کی کوئی بیوی نہیں اس لئے اس کے لئے خطبہ اور نکاح دونوں جائز ہیں۔

۲۴۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس نے صبح کے وقت کسی آزاد عورت سے نکاح کیا، جب ظہر کا وقت ہوا تو اس عورت نے بچہ جنا، جب عصر کا وقت ہوا تو شوہر کا انتقال ہو گیا اور بچہ اس کا وارث بن گیا۔

(جواب) اس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی اور اس کے بچے کے نسب کا دعوی کیا اس کے بعد اس عورت کو آزاد کیا اور صبح کے وقت اس کے ساتھ نکاح کیا اور اسی دن عورت کا بچہ پیدا ہوا اور عصر کے وقت آدمی مر گیا تو بیٹا وارث بنے گا۔ من التہذیب

۲۵۰۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جو تین شوہروں سے ایک دن میں تین مہریں وصول کرے۔

(جواب) اس عورت کو شوہر نے حالت حمل میں طلاق دی اور اسی وقت

اس کا بچہ پیدا ہوا تو پورا مہر لیا اور عدت اس کی ختم ہوئی اس کے بعد اسی دن کسی اور سے نکاح کیا اور اس کا اسی دن انتقال ہوا تو عورت پورے مہر کی مستحق ہوئی۔
(نوٹ) مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مسئلہ تین مہر میں رکھا جب کہ جواب میں صرف دو مہر کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

۲۵۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی عورت سے نکاح کرے تو اسے پانچ مکمل مہر اور ایک آدھا مہر دینا پڑے اور ایک ہی دن میں اس سے تین طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے۔

(جواب) اس شخص نے ایک عورت سے کہا کہ جب بھی میں آپ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق بائن ہو اور ایک دن میں تین مرتبہ اس کے ساتھ نکاح کیا اور ہر مرتبہ دخول کیا تو عورت پر تین طلاقیں واقع ہوں گی اور اس کو پانچ مہر کامل اور ایک مہر آدھا ملے گا امام ابو یوسف کے قول کے اعتبار سے اور یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول پر قیاس ہے کیونکہ جب اس نے پہلی مرتبہ نکاح کیا تو اس پر ایک طلاق قبل الدخول واقع ہوئی لہٰذا عورت کے لئے نصف مہر واجب ہو گیا اور جب دخول کیا تو ایک کامل مہر آگیا کیونکہ یہ وطی شبہ فی المحل ہے اور عورت پر عدت بھی واجب ہو گی جب دوسری مرتبہ نکاح کیا تو دوسری طلاق واقع ہوئی معنی دخول کے بعد کیونکہ جو کسی معتدہ کے ساتھ نکاح کرے اور قبل الدخول طلاق دے تو یہ طلاق معنی بعد الدخول سمجھی جاتی ہے لہٰذا اس سے کامل مہر واجب ہوتا ہے پھر جب شبہ فی المحل کی وجہ سے دخول کیا تو ایک اور مہر واجب ہوا لہٰذا تین مہریں کامل اور ایک مہر آدھا واجب ہوا پھر جب تیسری مرتبہ نکاح کیا تو تیسری طلاق معنی دخول کے بعد واقع ہوئی تو اس سے مہر کامل واجب ہو گا کیونکہ عورت معتدہ ہے لہٰذا چوتھا مہر واجب ہوا پھر جب دخول کیا تو پانچواں مہر واجب ہوا اور بینونۃ کبریٰ متحقق ہوئی۔ من الواقعات۔

۲۵۲۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جس کا ایک دن میں چار مرتبہ نکاح ہو جائے اور اس کو چار مہر اور دو شوہروں سے میراث ملے۔

(جواب) اس عورت کو حالت حمل میں شوہر نے طلاق دیدی۔ تو ایک مہر

کا مستحق ہوئی اس کے بعد شوہر نے رجوع کیا تو ایک اور مہر کا مستحق ہوئی، پھر رجوع کیا اور پھر اسی دن مرگیا اور اسی دن عورت کا بچہ ایسا پیدا ہوا کہ دم نفاس بالکل نہیں آیا اور اسی دن ایک اور شخص کے ساتھ نکاح کیا اور اس نے دخول کے بعد طلاق دیدی تو ایک مہر کا مستحق ہوئی پھر رجوع کیا اور شوہر رجوع کے بعد مرگیا تو ایک اور مہر کا مستحق ہوئی اسی طرح عورت کو چار مہر ملے۔ اور دو شوہروں سے ایک دن میں میراث کا مستحق ہوئی۔

نوٹ :۔ یہ صورت تب ممکن ہے کہ دوسری مرتبہ رجوع کے بجائے بعد میں نکاح کیا اس طور پر کہ شوہر طلاق بائن دے اور پھر نکاح کرے تو چار نکاح اور چار مہر بنتے ہیں ورنہ نفس رجوع نہ تو نکاح ہے اور نہ اس سے مہر جدید لازم آتا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ

۲۵۳۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو ایک مہینے میں تین شوہروں سے نکاح کرے اور تینوں جائز ہوں؟

(جواب) اس عورت کو اس کے شوہر نے حالت حمل میں طلاق دیدی، بچہ پیدا ہونے سے عدت ختم ہوئی اس کے دس دن بعد ایک اور شخص کے ساتھ نکاح کیا اور اس نے اس کے ساتھ قبل الدخول خلع کیا چونکہ اس پر عدت نہیں تھی اس لئے اس کے بعد ایک اور شخص کے ساتھ نکاح کیا۔ تو یہ تین شوہروں کے ساتھ ایک مہینے میں نکاح ہوا کذا اوردھا ابن العز رحمہ اللہ تعالٰی فی التہذیب جب طلاق قبل الدخول ہوا تو اس طرح دس شوہروں کے ساتھ بھی نکاح ممکن ہے ہم اس باب کے اول میں اس مسئلہ کو عمدہ طور پر ذکر کرچکے ہیں۔

۲۵۴۔ (سوال) وہ کون سی نابالغ لڑکی ہے جس پر کسی اور نابالغ لڑکی کا مہر واجب ہو حالانکہ ان دونوں نے نکاح نہیں کیا۔ علامہ ابن العز رحمتہ اللہ تعالٰی نے اس مسئلہ کو تہذیب میں نظم کرکے ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

یا ایہا الاذکیا افتوا مستفتیا عن صغیر تین
یلزم احداھما للاخری مہر صحیح بغیر مین

(جواب) اس صغیرہ نے ایک اور صغیرہ کی بکارت زائل کی تو اس پر مہر

حل لازم آئے گا میں نے اس کا جواب نظم کر کے بھی دیا ہے۔

صغيرة منهما ما زالت عذرة الاخرى بغير مبين
يلزمها الشرع مهرمثل فكن بنظمي قرير عين

۲۵۵۔ (سوال) وہ کون ہے جو مرجائے اور اس کے پیچھے چار بیویاں رہ جائیں اور ان میں سے ایک کو مہر بھی ملے اور میراث بھی دوسری کو نہ مہر ملے اور نہ میراث تیسری کو صرف مہر ملے اور میراث نہ ملے اور چوتھی کو صرف میراث ملے مہر نہ ملے۔

(جواب) یہ شخص کسی کا غلام تھا مولا نے اس کا نکاح اپنی دو باندیوں کے ساتھ کرایا اس کے بعد ایک باندی اور اس غلام کو آزاد کیا آزاد ہونے کے بعد اس نے ایک حرہ یعنی آزاد عورت اور ایک نصرانیہ کے ساتھ نکاح کیا اب وہ عورت جس کو مہر اور میراث دونوں ملتے ہیں یہ وہ حرہ ہے جس کے ساتھ اس نے آزاد ہونے کے بعد نکاح کیا اور وہ عورت جس کو نہ میراث ملتی ہے نہ مہر تو یہ باندی ہے اور وہ عورت جس کو مہر تو ملتا ہے میراث نہیں تو یہ نصرانیہ ہے کیونکہ کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ اور وہ عورت جس کو میراث ملتی ہے مہر نہیں تو یہ وہ باندی ہے جس کے ساتھ مولا نے اس کا نکاح کر دیا تھا اور نکاح کے بعد اس کو آزاد کیا تھا۔ تو اس کو میراث ملتی ہے مہر نہیں۔

نوٹ :۔ کتاب کے اندر جواب میں چوتھی عورت کو ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ

۲۵۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو بغیر نکاح کے جماع کرے تو مہر بھی واجب ہو عدت بھی واجب ہو اور نسب بھی ثابت ہو۔

(جواب) اس شخص کے پاس شب زفاف میں غلطی سے کسی اور عورت کو لایا گیا اور اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے۔

۲۵۷۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے غلام کو مطلقاً نکاح کی اجازت دے اب اگر وہ حرہ یا مکاتبہ کے ساتھ نکاح کرے تو ناجائز ہو اور اگر مدبرہ یا باندی کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہو۔

(جواب) اس شخص نے اپنے غلام سے کہا تھا کہ اپنے رقبہ کے بدلے نکاح کرو۔

۲۵۸۔ (سوال) وہ کون ہے جو پہلے باندی سے نکاح کرے اس کے بعد حرہ سے نکاح کرے تو امہ یعنی باندی کا نکاح صحیح نہ ہو۔

(جواب) اس نے باندی کے ساتھ باندی کے مولا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا اور مولا نے اس وقت اجازت دی جب اس نے حرہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

(اس صورت میں چونکہ نکاح الامتہ علی الحرۃ لازم آتا ہے اس لئے امہ کا نکاح صحیح نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

۲۵۹۔ (سوال) وہ کون ہے جو بازار چلا جائے اور اور واپسی پر اس کی عورت نے کسی اور کے ساتھ نکاح کیا ہو اور نکاح جائز بھی ہو۔

(جواب) اس شخص نے اپنی حاملہ بیوی کی طلاق کسی چیز کے دیکھنے پر معلق کی تھی اور وہ چیز بازار میں دیکھی ادھر عورت کا بچہ پیدا ہوا (اور دم نفاس نہیں آیا ۱۲ مترجم غفرلہ) اور اس شخص کے بازار سے لوٹنے سے قبل کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کیا۔

۲۶۰۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو ایک عدت میں دو آدمیوں کے ساتھ نکاح کرے تو ایک کے ساتھ نکاح جائز ہو اور دوسرے کے ساتھ ناجائز۔

(جواب) جس کے ساتھ نکاح ناجائز ہے اس کے نکاح میں پہلے سے چار بیویاں ہیں لہٰذا پانچویں کے ساتھ نکاح ناجائز ہو گا۔

۲۶۱۔ (سوال) وہ کونسا ولی ہے جو اپنے صغیر کا نکاح کرے تو وہ صغیر کی اجازت پر موقوف ہو۔

(جواب) یہ صغیر مکاتب ہے مولا نے بدل کتابت ادا کرنے سے قبل اس کا نکاح کیا تو نکاح مکاتب کی اجازت پر موقوف ہو گا کیونکہ کتابت کی وجہ سے یہ بالغین کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کون سا مملوک ہے کہ اگر آقا اس کا نکاح کرے تو اس کی اجازت پر موقوف ہو؟ جواب یہی ہو گا۔

اس سوال کو ایک اور انداز سے بھی بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کون ہے؟ جب تک

آقا کی ملکیت میں ہو تو اس کا نکاح آقا کی اجازت پر موقوف ہو اور اگر آزاد ہو جائے تو نکاح نافذ ہو جاتا ہو اور آقا کی اجازت پر موقوف نہ ہو جواب وہی ہے جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ فقہ کے عجائبات میں سے ہے کیونکہ کتابت کے زوال سے یہ پھر صغیر کے حکم میں ہو جاتا ہے اور آقا چونکہ اس کا ولی ہے اس لئے آقا کا کرایا ہوا نکاح نافذ ہو جاتا ہے اور صغیر کی اجازت پر موقوف نہیں رہتا کیونکہ صغیر کی اجازت پر کتابت کی وجہ سے موقوف ہو جاتا ہے اور کتابت باقی رہی نہیں جیسے اگر غلام مولا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو آزاد ہونے کے بعد بغیر کسی توقف کے نافذ ہو جاتا ہے۔

۲۶۲۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی بیوی کے لئے کھانا لینے باہر چلا جائے اور جب واپس آئے تو بیوی اس سے کہے کہ نکل جاؤ میں نے کسی اور کے ساتھ نکاح کیا ہے اب میں تیرے لئے حلال نہیں ہوں تو میرا غلام ہے۔

(جواب) اس عورت کا نکاح اس کے والد نے اپنے غلام سے کیا تھا غلام سے حاملہ ہوئی گلام جب بازار چلا گیا تو عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور والد کا بھی انتقال ہوا غلام کا وارث اور مالک ہونے کی بناء پر نکاح باطل ہوا اور اسی وقت کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کیا یا یوں کہا جائے کہ عورت غیر مدخول بہا تھی اور نکاح باطل ہونے کے متصل دوسرا نکاح کیا اس لئے عدت اس پر لازم نہیں تھی۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کون سی عورت ہے جس کا شوہر مسافر ہو اور یہ اس کو لکھ دے کہ میں نے کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کر لیا جو کچھ کماؤ وہ مجھے بھیجا کرو تاکہ میں اپنے اوپر خرچ کرتی رہوں اس لئے کہ تو میرا غلام ہے جواب گزر چکا ہے۔

۲۶۳۔ (سوال) وہ کون ہے جس سے راستے میں کوئی ملے اور اس سے کہے کہ تو اپنی بیوی کا نکاح مجھ سے کرو اور یہ اسے جواب میں کہے کہ جب تک میں اپنے والد سے نہیں پوچھوں اور یہ ایسے کہے کہ تمہارے والد کا انتقال ہو چکا ہے تو یہ اس سے کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ قبول کرے تو نکاح صحیح ہو۔

(جواب) اس شخص نے اپنے والد کی باندی سے نکاح کیا تھا اور دخول ابھی تک نہیں کیا تھا کہ والد مر گیا تو باندی کا مالک ہونے کی وجہ سے نکاح باطل ہوا اور

دوسرے شخص سے اس کا نکاح کرانا صحیح ہوا۔

۲۶۴۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی بیٹی کا نکاح کرے اور مولا اس پر راضی نہ ہو تو نکاح فاسد ہو جائے۔

(جواب) یہ شخص غلام ہے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا جو کہ باندی تھی ولی چونکہ مولا ہے اور وہ اس پر راضی نہیں لہٰذا نکاح باطل ہوا۔

۲۶۵۔ (سوال) وہ کون سا غلام ہے جو اپنے مولا کی اجازت سے نکاح کرے اگر مولا اس کے فعل سے راضی ہو تو نکاح باطل اور اگر راضی نہ ہو جائے اور مولا اس کو رد کردے تو نکاح جائز ہو۔

(جواب) اس غلام نے نکاح کیا اور مہر اپنا رقبہ مقرر کیا اب اگر مولا اس پر راضی ہو جائے تو نکاح باطل ہو جائے گا کیونکہ عورت غلام کا مالک بن گئی اس لئے کہ ملک یمین اور نکاح جمع نہیں ہوتے اور اگر آقا نے اس کو رد کیا یعنی رقبہ کا مہر بنانا رد کیا تو نکاح جائز ہے غلام آقا کا ہے اور عورت کو مہر ملے گا۔ من الجیرۃ

۲۶۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو بازار چلا جائے تو بیوی اس کو کہلا بھیجے کہ میں تم پر حرام ہو چکی ہوں اور اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کر چکی ہوں اگر تم نے میری بیٹی کو خوش نہیں رکھا تو میں اس کا نکاح کسی اور سے کرادوں گی اور اس کا نفقہ تمہارے اوپر واجب کردوں گی یہ سب کچھ ایک دن میں ہوا۔

(جواب) یہ شخص غلام تھا آقا نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرایا ابھی اس نے دخول نہیں کیا تھا کہ لڑکی کے والد کا انتقال ہوا تو لڑکی غلام کا مالک بننے کی وجہ سے اس پر حرام ہوئی اس کے بعد اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرایا لیکن اس نے اس کو خوش نہیں رکھا ابھی دخول نہیں کیا تھا کہ عورت نے اس کو اپنی بیٹی پر فروخت کیا بیوی مالکہ بننے کی وجہ سے نکاح فاسد ہوا اس کے بعد ماں نے بیٹی کا نکاح کسی اور سے کرایا اور اس کا نفقہ اس غلام پر لازم کیا۔

۲۶۷۔ (سوال) دس آدمیوں نے اپنی اپنی بالغ بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کرایا لڑکیوں نے بھی اس نکاح کو جائز قرار دیا تو اب ان میں سے کس کا نکاح صحیح ہوا اور کس کا باطل؟

(جواب) ان میں سے صرف نویں اور دسویں لڑکی کا نکاح صحیح ہے باقی

سب کا نکاح باطل ہے کیونکہ جب اس نے پانچویں کا نکاح قبول کیا تو چار کا نکاح باطل کر دیا اور جب اس نے نویں کا نکاح قبول کیا تو باقی دوسری چار کا نکاح باطل کیا اب اس میں صرف نویں اور دسویں باقی رہ گئیں اور ان کے ساتھ اس کا نکاح صحیح ہوا۔

۲۶۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی عورت سے اس کے وکیل کے واسطہ نکاح کرے اور جب دخول کرے تو عورت کو خیار حاصل ہو۔

(جواب) اس عورت نے کسی کو وکیل بنایا اور مہر متعین کر دیا کہ اس پر اس کا کسی سے نکاح کرائے وکیل نے نکاح کرایا اور عورت کے متعین کردہ مہر سے کم پر نکاح کیا جب شوہر نے دخول کیا تو عورت کو پتہ چلا کہ مہر کم ہے تو عورت کو خیار حاصل ہوگا۔

۲۶۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور دخول کے بعد اس کو خیار حاصل ہو۔

(جواب) اس شخص نے کسی کو وکیل بنایا تھا اور مہر کی مقدار متعین کر کے کہا کہ اس پر کسی عورت سے میرا نکاح کرا دو وکیل نے اس مقدار سے زائد پر نکاح کیا اور موکل کو معلوم نہیں تھا اس کو دخول کے بعد علم ہوا تو اس کو خیار حاصل ہے چاہے اس نکاح کو اس مہر پر برقرار رکھے اور چاہے تو نکاح ختم کر دے عورت کو دخول کی وجہ سے مہر مثل ملے گا۔

۲۷۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی بالغ عورت کے ساتھ جماع کرے اور اس پر نہ تو اس عورت کی ماں حرام ہو اور نہ بیٹی۔

(جواب) اس شخص نے مردہ عورت کے ساتھ جماع کیا۔ کذا فی الاشتار خانیہ معزوا الی العتابیہ۔

۲۷۱۔ (سوال) وہ کون سی مطلقہ ثلاثہ ہے جو کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے اور وہ اس کے ساتھ جماع بھی کرے پھر بھی زوج اول کے لئے حلال نہ ہو۔

(جواب) اس عورت نے غلام کے ساتھ نکاح کیا اور آقاء کی اجازت سے پہلے غلام نے جماع کیا تو اس وطی سے عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

۲۷۲۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو اپنے شوہر سے بائنہ ہوجائے اور اس کے لئے سوائے اپنے پہلے شوہر کے کسی اور کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہ ہو۔

(جواب) یہ عورت مرتدہ ہوگئی (العیاذ باللہ) اور ارتداد کی وجہ سے اپنے شوہر سے بائنہ ہوگئی اس کو اسلام پر مجبور کیا جائے گا اور سوائے پہلے شوہر کے کسی اور کے ساتھ نکاح نہیں کرسکے گی اور تعزیر کے طور پر اس کو پچھتر کوڑے مارے جائیں گے۔ وبہ اخذ الفقیہان رحمہما اللہ تعالیٰ کذا فی مال الفتاوی۔

۲۷۳۔ (سوال) وہ کونسی معتدہ طلاق رجعی ہے جس کے شوہر کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہو اور اس کے لئے کسی اور کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہ ہو۔

(جواب) یہ عورت معتدہ طلاق رجعی ہے اس نے تیسرے حیض جو کہ دس دن سے کم تھا کے بعد غسل کیا اور پورے بدن کو دھویا سوائے ایک انگلی کے برابر جگہ کے کہ وہ دھونے سے رہ گئی تو شوہر کا حق رجوع ختم ہوا اور عورت کو جب تک وہ دھونے سے باقی جگہ دھو نہ لے کسی اور کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ من الحیرۃ۔

کتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

۲۷۳۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی بیوی کو دخول کے بعد مال کے عوض طلاق دیدے تو عوض باطل ہو اور عورت پر طلاق بائن واقع ہو جائے حالانکہ یہ نہ خلع ہے اور نہ شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں۔ علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سوال کو شیخ بدر الدین رضی الحنفی نے یوں نظم کیا ہے۔

ایامن غدایهدی الا نام بفضله
الی کل صعب مشکل متعسر
اذاطلقت زوجاته بعد وطئه
صریحا علی مال جلیل مقدر
وذا المال حقاء ابطل الشرع حکمه
فهذا طلاق بائن غیر منکر
ولم یک ذا خلعا ولم یک ثالثا
اجبنی بنظم مثل در و جوهر

(جواب) اس شخص نے اپنی دو بیویوں کو اس شرط پر طلاق دی تھی کہ ان میں سے کوئی ایک اسے ایک ہزار درہم دیدے اور کسی کو متعین نہیں کیا تھا کہ فلاں مال دے تو مال باطل اور عورتوں پر طلاق بائن واقع ہوگی۔ علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب نظم میں دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

ایا سائلی عن مشکل متعسر
اتاک جواب من محب مقعر
اذا طلق الثنتین احداهما بلا
بیان علی وزن و ورق مقدر
ولا یجب المال المسمی لان من
لها احد النقدین لم یتحرر

فان قلت لم لم یملک الزوج زوجه
وقد بطل التعویض قلت یفکر
فھذا فساد طاری حکما
اذا افلست فالحکم صعب التصور
ومنک استفدت الحکم یا سائلی وکم
اخذت رعاک اللہ من متبحر

۲۷۴۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے میری ہتھیلی کے بالوں کے برابر طلاق یا اس سے کہے کہ تجھے میری ہتھیلی کے پشت کے بالوں کے برابر طلاق حالانکہ اس نے ہتھیلی کے پشت پر چونا لگا کر صاف کیا ہے تو کیا دونوں صورتیں برابر ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟

(جواب) پہلی صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی جیسا کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے اس حوض کے مچھلیوں کی تعداد کے برابر طلاق ہے اور حوض میں کوئی مچھلی نہ ہو یا یوں کہے کہ تجھے ابلیس کے بدن پر بالوں کے برابر طلاق ہو حالانکہ ابلیس کے بدن پر کوئی بال نہیں تو ان صورتوں میں بھی ایک ہی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ہتھیلی پر بال بالکل نہیں ہوتے دوسری صورت میں کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ ہتھیلی کے پشت پر بال ہوتے ہیں اور جب کوئی بال نہیں پایا گیا تو کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ جب شرط نہیں پائی گئی تو مشروط بھی وجود میں نہیں آئے گا۔ ذکر معناہ فی العدۃ

۲۷۵۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے ستاروں جیسی طلاق ہو تو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب) اگر ستاروں جیسی طلاق سے تاروں جیسی چمک و دمک والی طلاق مراد ہو تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوجائے گی اور اگر عدد مراد ہے تو پھر تین طلاق ہوں گی۔

۲۷۶۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے برف جیسی طلاق تو کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

(جواب) اگر برف سے تشبیہ سفیدی میں ہے تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اگر تشبیہ ٹھنڈا ہونے میں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی من الحاوی القدسی

۲۷۷۔ (سوال) اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق نہ کم اور نہ زیادہ تو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب) اس مسئلہ میں اختلاف ہے عدہ میں ہے کہ ایک طلاق واقع ہوگی اور ذخیرہ میں یہ قول امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اسی طرح ابو بکر بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی مروی ہے کیونکہ یہ کہنا کہ نہ کم اور نہ زیادہ نفس طلاق کو نفی نہیں کرتا۔ فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ دو طلاق واقع ہوں گی کیونکہ کم ایک طلاق ہے اور زیادہ تین طلاق ہیں۔ اور دو کم اور زیادہ کے درمیان ہے ذخیرہ میں فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب اس نے کہا کہ نہ کم تو اس نے دو طلاق واقع کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ دو زیادہ ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہٰذا اس کے بعد اس کا اور نہ زیادہ کچھ عمل نہیں کرے گا یہ قول اقرب الی الصواب ہے ابو نصر بن سلام سے مروی ہے کہ اس سے تین طلاق واقع ہوں گی کیونکہ جب اس نے کہا کہ تجھے طلاق نہ کم تو اس نے زیادہ طلاق واقع کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا زیادہ طلاقیں واقع ہوئیں اس کے بعد اس کا یہ کہنا اور نہ زیادہ لغو ہوگا اور کچھ عمل نہیں کرے گا۔ ذخیرہ میں ہے کہ یہ صدر شہید رحمہ اللہ علیہ کا اختیار کردہ قول ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر اس نے پہلے نہ زیادہ ذکر کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ اس نے کم طلاق واقع کرنے کا ارادہ کیا اس کے بعد اس کا یہ کہنا کہ اور نہ کم تو یہ غیر موثر ہوگا بعد میں یہ مسئلہ مجھے ذخیرہ میں بعینہ اسی طرح ملا۔ واللہ الموفق۔

تنبیہہ :۔ امام ابو نصر بن سلام کو بعض صرف نصر کہتے ہیں حافظ عبد القادر القرشی رحمہ اللہ تعالیٰ الجواہر المضیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ غلط ہے اس کا نام محمد ہے اور کینت ابو نصر ہے۔

۲۷۸۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے ایک سے زیادہ اور دو سے کم طلاق ہو تو کتنی طلاق واقع ہوں گی؟

(جواب) تین طلاق واقع ہوں گی جیسا کہ حاوی قدسی میں ہے اس کی وجہ تو بیان نہیں کی لیکن بظاہر جب اس نے کہا کہ "ایک سے زیادہ" تو عورت پر ایک سے زیادہ طلاقیں واقع ہوئیں اس کے بعد جب کہا کہ دو سے کم تو یہ نفی ہے دو کی لہٰذا تین طلاق کا واقع ہونا متعین ہوا۔ واللہ اعلم

۲۷۹۔ (سوال) ایک شخص کی چار بیویاں ہیں ایک کو طلاق دیدی پھر دوسری سے کہا کہ تجھے بھی اس کے ساتھ شریک کیا پھر تیسری سے کہا کہ تجھے بھی ان دونوں کے ساتھ شریک کیا پھر چوتھی سے کہا کہ تجھے بھی ان تینوں کے ساتھ شریک کیا تو ہر ایک پر کتنی طلاق واقع ہوں گی؟

(جواب) پہلی پر ایک دوسری پر بھی ایک تیسری پر دو اور چوتھی پر تین طلاق واقع ہوں گی۔

۲۸۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور مرجائے تو وہ عورت باقی عورتوں کے ساتھ میراث میں شریک ہو۔

(جواب) اس شخص نے تین عورتوں کے ساتھ شادی کی اور دخول صرف ایک کے ساتھ کیا پھر اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو طلاق دی اور کسی تعیین و بیان کے بغیر مرگیا تو اس کا میراث بارہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پانچ حصے مدخول بہا کے لئے اور باقی سات حصے باقی دو بیویوں پر آدھا آدھا تقسیم کئے جائیں گے مدخول بہا کو پورا مہر ملے گا اور باقی دو کو مدخول بہا کے مہر کا پانچ سدس ملے گا (خمسة اسداس مهرها)

۲۸۱۔ (سوال) وہ کون سا مریض ہے جو اپنی دو بیویوں کی طلاق کسی متعین فعل پر معلق کرے اور دونوں سے وہ کام سرزد ہوا اور طلاق ان پر واقع ہو مگر میراث سے پھر بھی محروم نہ ہوں۔

(جواب) اس شخص نے بیویوں سے یوں کہا تھا کہ اگر تم دونوں اس گھر

میں داخل ہوئیں تو تمہیں طلاق چنانچہ وہ داخل ہوئیں تو طلاق واقع ہوئی مگر میراث سے محروم نہیں ہوں گی کیونکہ ہر ایک پر طلاق اکیلے اس کے فعل سے واقع نہیں ہوئی بلکہ اپنے فعل اور سوکن کے فعل (گھر میں داخل ہونے) سے طلاق واقع ہوئی من عیون المسائل۔

۲۸۲۔ (سوال) وہ کون مکلف آدمی ہے جو اپنی بیوی پر تین طلاق کی جھوٹی قسم کھائے اور حانث نہ ہو یعنی کوئی طلاق واقع نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص مظلوم ہے جب ظالم نے اس کو تین طلاق کی قسم کھانے کے لئے کہا تو اس نے گواہی دی کہ میں جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔

۲۸۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق یا میں نے تجھے طلاق دی تو کوئی طلاق واقع نہ ہو حالانکہ اس نے طلاق کسی چیز پر معلق بھی نہیں کی۔

(جواب) اس شخص نے جھوٹی خبر کی نیت کی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ بزازیہ میں یہ مسئلہ شمس الائمہ الحلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے ذکر کیا ہے۔ دوسری جگہ کہا ہے کہ اس سے گزشتہ کی جھوٹی خبر کی نیت کی ہے تو دیانۃً اس کے لئے بیوی کا رکھنا جائز ہے قنیہ میں محیط کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس صورت میں قضا طلاق واقع ہوگی۔ دیانۃً نہیں کیونکہ قاضی اس پر جان بچانے کی تہمت لگائے گا لیکن اگر اس سے پہلے گواہی دی تو تہمت زائل ہو جائے گی۔ کتاب الاصل کے حوالے سے باب التلجیہ میں لکھا ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا کہ ہم طلاق اور عتاق علیٰ مال کے بارے میں جھوٹی خبر دیں گے اور پھر دونوں نے طلاق اور عتاق کے بارے میں خبر دی تو فیما بینہ و بین اللہ نہ طلاق واقع ہوگی اور نہ عتاق لیکن قاضی اس کی تصدیق نہیں کرے گا اس مسئلے کو میں نے وھبانیہ کی شرح میں خوب بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ واللہ الموفق۔

۲۸۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی سے کہے کہ انت طالق امس یعنی تجھے کل طلاق اور کوئی طلاق واقع نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے آج شادی کی۔ لیکن اگر اس نے اپنے غلام سے

کہا انت حر اس تو کل آزاد' حالانکہ اس کو آج ہی خریدا ہے' تو غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہ انشاء حریت نہیں بلکہ اقرار حریت ہے۔ من الملوی القدسی۔

۲۸۵۔ (سوال) وہ کون ہے جس سے کسی نے کہا کہ میری ایک حاجت ہے کیا آپ اس کو پوری کر دیں گے تو اس سے کہا کہ ہاں اور طلاق کی قسم کھائی کہ میں پوری کردوں گا پھر حاجت پوری بھی نہ کرے اور طلاق بھی واقع نہ ہو۔

(جواب) اگر سائل نے اس حاجت کی وضاحت کر دی ہو کہ اس سے قسم کھانے والے کی بیوی کی تین طلاق مراد ہے تو قسم کھانے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ طلاق نہ دے اس پر کچھ بھی نہیں آئے گا۔

۲۸۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی سے کہے کل امرأة اتزوجها حتی تقوم الساعة فھی طالق اس کے بعد نکاح کرے اور کوئی طلاق واقع نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے "حتی تقوم الساعة" سے قیامت کا قائم ہونا مراد نہیں لیا بلکہ اس شخص کا اسی وقت اٹھنا مراد لیا اور اس کو تعلیق کے لئے غایہ بنایا اسی طرح اگر یوں کہے کہ کل جاریة اشتریھا حرة حتی تقوم الساعة تو اس کا بھی یہی جواب ہو گا اسی طرح امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی منقول ہے کہ جب ابو جعفر المنصور نے ان سے قسم لی تو انہوں نے آخر میں کہا "حتی تقوم الساعة" اور اس سے منصور کا قیام مراد لیا نہ کہ قیامت تک۔ من الظہیریہ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اس صورت میں ہے جب "الساعة" کو ساکن پڑھے۔ لیکن اگر ساعة کو متحرک پڑھا تو پھر حکم یہ نہ ہو گا۔ واللہ اعلم

۲۸۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو سفر کا ارادہ کرے اور بیوی اس سے کہے کہ تم جس عورت سے بھی نکاح کرو اس پر طلاق اور جس باندی کو خریدو وہ آزاد جب تک تم واپس نہ لوٹو۔ اور شوہر کہے کہ نعم۔ پھر لوٹنے سے پہلے شادی بھی کرے اور باندی بھی خریدے اور حانث نہ ہو۔

(جواب) اس نے لفظ نعم سے انعام یعنی مویشی کا کوئی فرد مراد لیا اس سے حانث نہیں ہو گا۔ من الظہیریہ وغیرھا وسیط المحیط میں ہے کہ یہ حکم دیانت میں ہے۔ قضاء میں نہیں۔

۲۸۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی سے کہے کل امرءۃ اتزوجھا علیک فھی طالق اس کے بعد پہلی بیوی کو جدا کئے بغیر دوسری شادی بھی کرے اور حانث بھی نہ ہو؟

(جواب) اس نے علیک کے لفظ سے استعلاء حقیقی مراد لیا تھا۔ یعنی تمہاری پشت پر یا تمہاری گردن پر یا تمہاری سر پر اس لئے حانث نہیں ہوگا۔ اور عدم حنث دیانۃً ہوگا۔ وسیط المحیط میں اس کی تصریح کی ہے۔ کیونکہ اس نے لفظ کا معنی حقیقی مراد لیا ہے۔

۲۸۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جب بیوی اس سے یہ قسم لینا چاہتی تھی کہ اس پر کسی اور عورت سے نہ شادی کرے گا اور نہ تسریہ (کسی باندی کو جماع کے لئے خاص کرنا) کرے گا تو اس نے کہا میں جس عورت سے وطی کروں اسے طلاق اور جس باندی سے وطی کروں وہ آزاد اس کے بعد وہ دوسری شادی کرے اور باندی خرید کر جماع بھی کرے پھر بھی حانث نہ ہو۔

(جواب) یہ قسم منعقد نہیں ہوئی کیونکہ اس نے مطلقاً عورت اور باندی کہا۔ اپنی ملکیت کی طرف مضاف کر کے نہیں کہا۔

۲۹۰۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے انت طالق ان شئت وابیت یا یوں کہا کہ ان ابیت لو شئت اولم تشائی؟

(جواب) اس یمین سے کبھی بھی طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اباء (انکار) اور مشیت کو ایک شرط بنایا۔ لہٰذا وقوع طلاق کے لئے دونوں چیزوں کا ایک ساتھ پایا جانا ضروری ہے اور یہ غیر متصور غیر ممکن ہے اسی طرح اگر لفظ طلاق کو موخر ذکر کیا جائے تب بھی یہ حکم ہوگا کیونکہ معنی کے اعتبار سے دونوں صورتیں برابر ہیں اور اگر کہا انت طالق ان شئت وان لم تشائی اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو لفظ طلاق کو پہلے ذکر کرے گا یا بعد میں اگر پہلے ذکر کیا اور عورت نے اسی مجلس میں چاہا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور اگر مجلس سے اٹھ گئی چاہے بغیر تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ شوہر نے مشیت اور عدم مشیت دونوں کو وقوع طلاق کے لئے علیحدہ شرط بنایا ہے اگر مجلس میں چاہا تو ایک شرط پائی گئی، اور اگر

چاہے بغیر اٹھ گئی تو پھر بھی دونوں میں سے ایک شرط پائی گئی جو کہ عدم مشیت ہے مجلس میں' اور اگر طلاق کو موخر ذکر کرکے یوں کہا شئت ولن لم تشائی فانت طالق تو اس یمین سے ہرگز طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ جب اس نے طلاق کو موخر ذکر کیا تو ان شئت کلام تام نہیں ہوگا۔

لہٰذا ذکر طلاق پر موقوف ہونے کی وجہ سے دونوں ایک شرط ہوں گی اور دونوں کا ایک حالت میں پایا جانا شرط ہوگا وقوع طلاق کے لئے' اور ایسا ممکن نہیں۔ اگر شوہر نے کہا ان اکلت و شربت تو جب تک دونوں شرطیں نہ پائی جائیں طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا انت طالق ان اکلت وان شربت تو جو شرط بھی پائی جائے طلاق واقع ہوگی لیکن یہ تب ہے جب اس سے تعلیق مراد ہو' لیکن اگر تحقیق مراد ہو تو اسی وقت طلاق واقع ہوگی کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انت طالق علے کل حال۔

۲۹۱۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے انت طالق ان شئت وان ابیت تو عدم وقوع طلاق کے لئے کیا حیلہ ہوگا؟

(جواب) عورت خاموش رہے یہاں تک کہ مجلس سے اٹھ جائے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے تو گزشتہ مسئلے میں یہ کہا کہ جب شوہر کہے انت طالق ان شئت ولن لم تشائی تو ہر صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اب ان دونوں مسئلوں میں فرق کیا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ عدم مشیت مجلس سے خاموشی سے اٹھنے پر متحقق ہو جاتی ہے اور اباء (انکار) اس طرح متحقق نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ عدمی ہے اور یہ وجودی ہے فتأملہ واللہ اعلم۔

۲۹۲۔ (سوال) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے ان لم اطلقک الیوم ثلاثا فانت طالق تو وقوع طلاق سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب) اس شخص کو چاہئے کہ تین طلاق ایک ہزار روپے کے بدلے دے اور عورت اس کو قبول نہ کرے یہاں تک کہ دن گزر جائے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ عورت پر کوئی طلاق واقع نہ ہوگی اور اسی پر

فتوی ہے کیونکہ اس نے ہزار کے بدلے طلاق دیدی یہ طلاق اگرچہ مقید ہے لیکن مقید مطلق کے تحت داخل ہوتا ہے اب چونکہ حانث ہونے کی شرط نہیں پائی گئی جو کہ عدم تطلیق ہے لہذا طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔ ظاہر الروایۃ کے اعتبار سے تین طلاق واقع ہوں گی جیسا کہ وسیط المحیط میں عیون سے نقل کیا ہے۔

۲۹۳۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو دس سال تک کسی کی بیوی رہی جب حاملہ ہوئی تو اس شخص کے نکاح سے نکل گئی حالانکہ اس شخص نے نہ تو اس کی طلاق کو حمل پر معلق کیا ہے اور نہ اس کی حرمت کو حمل پر معلق کیا ہے؟

(جواب) اس عورت کو شوہر نے طلاق دی تھی اس نے یہ سمجھا کہ میں آیسہ (جس کو حیض نہ آئے) ہوں اور عدت حیض کے بجائے مہینے سے ہوگی اس کے بعد اس نے نکاح کیا دس سال نکاح میں رہنے کے بعد جب عورت کو حمل ٹھہر گیا تو معلوم ہوا کہ آیسہ نہیں تھی اور اس کی عدت حیض کے ساتھ ہے نہ کہ ایام کے ساتھ۔ چونکہ یہ عورت معتدہ الغیر ہے۔ اور معتدہ الغیر کا نکاح نہیں ہو سکتا اس لئے نکاح فاسد ہوا۔ اور اپنے دوسرے شوہر پر حرام ہوئی۔

۲۹۴۔ (سوال) دو آدمی چھت پر کھڑے تھے ان میں سے ایک چھت سے گر کر مر گیا تو دوسرے پر اس کی بیوی حرام ہوئی ایسا کیوں ہوا؟

(جواب) جو شخص زندہ بچ گیا اس کی بیوی مرنے والے کی باندی تھی اور زندہ آدمی مرنے والے کا وارث تھا چونکہ باندی اس کو میراث میں ملی لہذا نکاح ختم ہوا اور بیوی کی حیثیت سے اس پر حرام ہوئی۔

۲۹۵۔ (سوال) یک شخص نے دن کے پہلے حصے میں اک عورت کو دیکھا تو عورت اس کے لئے حرام تھی، جب چاشت کا وقت ہوا تو عورت اس کے لئے حلال ہوئی، جب ظہر کا وقت ہوا تو حرام ہوئی، جب عصر کا وقت ہوا تو حلال ہوئی، جب مغرب کا وقت ہوا تو حرام ہوئی جب آدھی رات ہوئی تو حلال ہوئی، دوسرے دن پھر دن کے اول حصے میں حرام ہوئی، چاشت کے وقت حلال ہوئی، ظہر کے وقت حرام ہوئی، عصر کے وقت حلال ہوئی، مغرب کے وقت حرام ہوئی پھر عشاء کے وقت حلال ہوئی ایسا کیوں ہوا؟

(جواب) اس شخص نے کسی دوسرے شخص کی باندی کو دیکھا جو کہ اس پر حرام تھی چاشت کے وقت اس کو خرید لیا اور کسی حیلہ سے استبراء ساقط کیا اور اس وقت اس کے لئے حلال ہوئی ظہر کے وقت اس کو آزاد کیا' تو اس پر حرام ہوئی' عصر کے وقت اس کے ساتھ نکاح کیا تو حلال ہوئی' مغرب کے وقت اس کے ساتھ ظہار کیا تو حرام ہوئی' آدھی رات کو کفارہ دیا تو حلال ہوئی' دوسرے دن صبح کے وقت طلاق دی تو حرام ہوئی' چاشت کے وقت نکاح کیا تو حلال ہوئی ظہر کے وقت دوسری طلاق دی تو حرام ہوئی' عصر کے وقت پھر نکاح کیا تو حلال ہوئی' مغرب کے وقت (العیاذ باللہ) مرتد ہوا تو حرام ہوئی' اور عشاء کے وقت پھر مسلمان ہوا تو حلال ہوئی۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے وہ کون ہے جس نے کسی عورت کو صبح کے وقت دیکھا تو اس پر حرام تھی اور جب نصف النہار ہوا تو حلال ہوئی جب عصر کا وقت ہوا تو اس پر حرام ہوئی جب مغرب کا وقت ہوا تو حلال ہوئی جب دوسری دن صبح کا وقت ہوا تو حرام ہوئی اور جب چاشت کا وقت ہوا تو حلال ہوئی۔

جواب :۔ اس شخص نے صبح کے وقت کسی دوسرے شخص کی باندی کو دیکھا تو اس پر یہ حرام تھی نصف النہار کے وقت اس کو خریدا تو حلال ہوئی پھر عصر کے وقت آزاد کی تو حرام ہوئی پھر مغرب کے وقت اس سے نکاح کیا تو حلال ہوئی پھر دوسرے دن صبح کے وقت اس سے ظہار کیا تو حرام ہوئی پھر نصف النہار کے وقت کفارہ میں غلام آزاد کیا تو حلال ہوئی پھر عصر کے وقت ایک طلاق دیدی تو حرام ہوئی پھر مغرب کے وقت رجوع کیا تو حلال ہوئی پھر تیسرے دن صبح کے وقت مرتدا ہوا (العیاذ باللہ) تو حرام ہوئی پھر چاشت کے وقت واپس مسلمان ہوا تو حلال ہوئی من التہذیب۔

۲۹۶۔ (سوال) وہ کون ہے جس کی دس باندیاں ہوں اور ان کے ساتھ وطی اس کے لئے حلال ہو جب ایک اور باندی خریدے تو سب اس پر حرام ہو جائیں؟

(جواب) اس شخص کی گیارہ باندیاں تھیں اور ان سب سے کہا کہ تم میں سے ایک آزاد ہے پھر ان میں سے دس باندیوں کو فروخت کیا کسی دوسرے شخص

پر تو اس دوسرے شخص کے لئے ان باندیوں کے ساتھ جماع حلال ہے کیونکہ جب پہلے شخص نے باندیاں فروخت کی تو اس سے معلوم ہوا کہ معتقہ ان کے علاوہ کوئی اور ہے پھر گیارھویں بھی اس پر فروخت کردی تو مشتری پر سب حرام ہوگئیں کیونکہ انمیں سے کوئی ایک غیر متعین آزاد ہے جس طرح بائع کے ہاں تھیں، گیارھویں کے خریدنے سے پہلے ان دس باندیوں میں سے کسی ایک کے آزاد ہونے کا احتمال نہیں تھا اور جب گیارھویں کو بھی خریدا تو احتمال پیدا ہوا لہٰذا سب اس پر حرام ہوئیں۔ من التہذیب۔

۲۹۷۔ (سوال) وہ کونسی دو عورتیں ہیں جن کا نکاح ایک دودھ پیتے بچہ کے ساتھ ہو جائے ان میں سے ایک شوہر کو دودھ پلائے تو دونوں اپنے شوہر پر حرام ہوں؟

(جواب) یہ دونوں عورتیں ایک شخص کی باندیاں ہیں ان میں سے ایک ام ولدہ ہے آقا نے دونوں کا نکاح اس بچہ کے ساتھ کردیا ام ولد نے اس کو دودھ پلایا تو شوہر اس ام ولد کے مولا کا رضاعی بیٹا بن گیا تو دونوں بیویاں اس پر حرام ہوئی۔

۲۹۸۔ (سوال) وہ کون ہے جس کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک کسی بچے کو دودھ پلائے تو صرف دوسری عورت شوہر پر حرام ہو، دودھ پلانے والی حرام نہ ہو؟

(جواب) ایک شخص نے اپنے دودھ پیتے بچے کا نکاح کسی دوسرے شخص کی باندی کے ساتھ کیا بعد میں مولا نے اس کو آزاد کیا تو اس نے خیار عتق کا حق استعمال کرکے اپنے نفس کو اختیار کیا اور دونوں میں فرقت واقع ہوئی اس کے بعد کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کیا اس شخص کی ایک اور بیوی تھی اس دوسری بیوی نے اس بچے کو جو اس کی سوکن کا شوہر تھا دودھ پلایا تو سوکن اپنے شوہر پر حرام ہوئی کیونکہ جب اس عورت نے اس بچے کو دودھ پلایا تو وہ اس شخص کا رضاعی بیٹا بن گیا اور اس کی سوکن اس رضیع کی بیوی تھی تو یہ شخص اپنے رضاعی بیٹے کی بیوی کے ساتھ نکاح کرنے والا ہوا جو کہ ناجائز ہے۔ کما فی النسب من التہذیب۔

۲۹۹۔ (سوال) وہ کون سی آزاد عورت ہے جس نے کسی شخص کے ساتھ نکاح کیا پھر ایک اجنبی بچے کو دودھ پلایا تو اپنے شوہر پر حرام ہوئی۔

(جواب) یہ عورت کسی کی باندی تھی مولا نے اس کا نکاح کسی دودھ پیتے بچے کے ساتھ کیا اس کے بعد اس کو آزاد کیا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اس کے بعد کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا پھر اس دودھ پیتے بچے کو جو کہ اس کا سابقہ شوہر ہے کو دودھ پلایا تو یہ عورت اپنے دوسرے شوہر پر حرام ہوئی کیونکہ پہلا شوہر اس شخص کا رضاعی بیٹا بن گیا جب کہ یہ عورت اسی بچے کی بیوی تھی چونکہ یہ دوسرے شوہر کے رضاعی بیٹے کی بیوی ہے اور رضاعی بیٹے کی بیوی سے بھی نکاح حرام ہے لہٰذا دونوں میں فرقت واقع ہوئی۔

۳۰۰۔ (سوال) وہ کون ہے جس کے لئے اس کی بیوی دن میں جائز اور رات کو حرام ہو جائے۔

(جواب) اس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ رات کو ظہار کیا تو رات کو اس پر حرام ہوئی واللہ اعلم۔

۳۰۱۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جس کو اس کے شوہر نے طلاق دی تو اس پر چار عدتیں گزارنا لازم ہوئیں؟

(جواب) یہ نابالغ باندی تھی کسی آزاد شخص کے نکاح میں تھی شوہر نے اس کو طلاق دی تو اس پر عدت مہینوں کے اعتبار سے ڈیڑھ مہینہ عدت لازم ہوئی جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوئی تو بالغ ہوئی حیض کے ساتھ تو اس کی عدت حیض کی طرف منتقل ہوئی کیونکہ اصل پر جو کہ حیض ہے قادر ہوئی پھر جب حیض کے ساتھ عدت ختم ہونے کے قریب ہوئی تو آزاد ہوئی تو اس پر آزاد عورتوں کی طرح تین حیض کی عدت لازم ہوئی پھر جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوئی تو شوہر کا انتقال ہوا تو عدۃ الوفات لازم ہوئی۔

۳۰۲۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دے تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہوں اور حلالہ کے بغیر اس کے لئے حلال نہ ہو حالانکہ اس نے اس

ایک طلاق پر تین طلاق کو معلق بھی نہیں کیا تھا؟

(جواب) اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ جب بھی تم پر میری طلاق واقع ہو جائے تو تجھے طلاق اس کے بعد اس کو ایک طلاق دیدی تو عورت پر تین طلاقیں واقع ہوں گی کیونکہ جب اس نے بیوی پر ایک طلاق واقع کی تو دوسری طلاق شوہر کے اس قول "کلما وقع علیک طلاقی فانت طالق" سے واقع ہوئی کیونکہ ایک طلاق عورت پر واقع ہوئی ہے تو کلما سے معلق طلاق بھی واقع ہوگی اور کلما کے تقاضے سے جب دوسری طلاق واقع ہوئی تو تیسری طلاق بھی واقع ہوگی کیونکہ تعلیق کلما سے کی ہے من الحاوی القدسی۔

۳۰۳۔ (سوال) وہ ہے جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدے، تو اس پر دو طلاق واقع ہوں، حالانکہ اس نے طلاق کو اس طلاق پر معلق نہیں کیا تھا۔

(جواب) اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا تھا، "کلما طلقتک فانت طالق" جب شوہر نے اس کو ایک طلاق دیدی، تو دوسری طلاق کلما کے ساتھ معلق ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی۔ من الحاوی القدسی۔

۳۰۴۔ (سوال) وہ کون دو بھائی ہیں؟ جنہوں نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر ہر ایک نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اب دوبارہ اس کو اس وقت تک اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا جب تک عدت نہ گزار دے اور اگر دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے تو صحیح ہو۔

(جواب) یہ واقعہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں پیش آیا تھا اور وہ اس طرح کہ دو بھائیوں کی ایک ساتھ شادی ہوئی، اور غلطی سے ہر ایک بھائی کی بیوی دوسرے کے پاس لے جائی گئی اور ہر ایک نے ہم بستری کی، صبح تک پتہ نہیں چلا، صبح امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے مسئلہ پوچھا کہ اس بارے میں کوئی حیلہ ممکن ہے؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک اپنی بیوی کو طلاق دے پھر ہر ایک اپنی موطؤۃ سے نکاح کرے کیونکہ ہر ایک نے اپنی معتدہ کے ساتھ نکاح کیا اور اگر ہر ایک نے اپنی بیوی سے نکاح کیا تو جائز نہیں کیونکہ اس کی دوسری بہن ابھی عدت میں ہے۔

۳۰۵۔ (سوال) عورتوں پر عدت دو طریقوں سے واجب ہوتی ہے' طلاق یا شوہر کی وفات سے' مردوں پر کتنے طریقوں سے عدت واجب ہوتی ہے؟

(جواب) مردوں پر نو طریقوں سے عدت واجب ہوتی ہے۔

(۱) جب اس کی چار بیویاں ہوں' اور ان میں سے ایک کو طلاق دیدے تو کسی اور عورت کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک اس مطلقہ عورت کی عدت نہ گزر جائے۔

(۲) جب اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو مطلقہ کی بہن سے اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک مطلقہ کی عدت نہ گزر جائے۔

(۳) جب باندی خریدے تو اس وقت تک اس سے قربان نہیں کر سکتا جب تک ایک حیض کے ساتھ اس کا استبراء نہ کرے۔

(۴) جب دار الحرب چلا جائے اور وہاں کسی حربیہ کے ساتھ نکاح کرے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس وقت تک اس کے لئے حلال نہ ہوگی' جب تک عورت کو ایک حیض نہ آئے۔

(۵) جب کوئی حربی عورت دار الاسلام کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اس کا شوہر دار الحرب میں ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس عورت پر عدت نہیں ہے اور وہ اسی وقت نکاح کر سکتی ہے۔ اور امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہا اللہ تعالی کے نزدیک جب تک عورت کی عدت نہ گزر جائے کسی مرد کے لئے اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(۶) جب حاملہ عورت کے ساتھ نکاح کرے تو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اس سے جماع نہیں کر سکتا۔

(۷) نفاس کی حالت میں بیوی سے جماع نہیں کر سکتا۔

(۸) حیض میں بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتا۔

(۹) اگر کسی عورت کے ساتھ زنا کرے اس کے بعد اس کے ساتھ نکاح کرے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک استبراء واجب نہیں ہے۔ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک جب تک ایک حیض عورت کو نہ آئے اس وقت تک اس کے ساتھ جماع نہیں کر سکتا۔ من الیرۃ۔

کتاب العتاق

غلام کو آزاد کرنے کے مسائل

۳۰۶۔ (سوال) مولا اور اس کا غلام راستے پر جا رہے تھے کہ غلام آزاد ہوا حالانکہ مولا نے غلام کا عتق کسی چیز پر معلق بھی نہیں کیا تھا اور اب مولا الٹا اس کا غلام بن گیا ایسا کیوں؟

(جواب) مولا حربی تھا اور غلام مسلمان تھا مولا امان لئے بغیر دار الاسلام میں داخل ہوا، غلام چونکہ مسلمان ہے اس لئے بغیر اعتاق اور بغیر ولاء کے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک آزاد ہوا اور اپنے مالک کا مالک بن گیا کیونکہ مولی حربی ہے اور امان لئے بغیر دار الاسلام میں داخل ہوا ہے۔

ر اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کا غلام ہو جائے اور غلام مولا کے آزاد کئے بغیر آزاد ہو جائے۔

جواب:۔ یوں دیا جائے گا کہ غلام مسلمان تھا اپنے حربی آقا کا مالک بن گیا اس لئے آزاد ہوا اور مولا اس کا غلام بن گیا۔ من التہذیب۔

میں کہتا ہوں کہ الحیرۃ میں ہے کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک آزاد نہ ہوگا۔ علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کو ہمارے شیخ قاضی القاضاۃ نجم الدین رحمہ اللہ علیہ نے نظم کیا ہے فرماتے ہیں۔

وما سید قدصار ملکا لعبدہ
وتم بلاریب فکیف جوابہ

میں نے نظم میں اس کا جواب یوں دیا۔

لعمرک ھذا العبد قدکان مسلما
ومولاہ حربی طویل عذابہ
علیہ قد استولی فصار محررا
ویملک مولاہ ویسمو ثوابہ

۳۰۷۔ (سوال) میاں بیوی دونوں کسی کے غلام ہیں جب دونوں کا بچہ پیدا ہوا تو بچہ بغیر آزاد کئے آزاد ہوا۔ ایسا کیوں؟

(جواب) شوہر کسی کا غلام ہے آقا نے اس کو نکاح کی اجازت دی تو اس نے اپنے باپ کی باندی کے ساتھ باپ کی اجازت سے نکاح کیا بچہ چونکہ باندی کے مالک کا ہوتا ہے اور یہ بچہ اس کے بیٹے کا بیٹا ہے لہٰذا آزاد ہو گا۔

۳۰۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کو آزاد کرے اور اس کے بعد اس کو بیچ دے تو عتق اور بیع دونوں جائز ہوں۔

(جواب) یہ غلام آزاد ہونے کے بعد مرتد ہوا اس کے بعد اس کے آقا نے اس کو قیدی بنایا اور فروخت کر دیا۔ من التہذیب۔

۳۰۹۔ (سوال) وہ کون سا مولا ہے جو اپنے غلام کے ساتھ اپنی باندی کا نکاح کرے جب بچہ پیدا ہو تو آزاد ہو حالانکہ نہ تو مولا نے اس کو آزاد کیا ہے اور نہ اس کا عتق کسی چیز پر معلق کیا ہے؟

(جواب) اس شخص نے اپنی باندی کا نکاح اپنے غلام کے ساتھ کیا جب چھ یا کچھ زیادہ مہینوں کے بعد بچہ پیدا ہوا تو آقا اور غلام دونوں نے اس کے نسب کا دعوی کیا تو بچہ آزاد ہو گا کیونکہ مولا نے اس کے نسب کا دعوی کیا ہے غلام بچے کا مالک نہیں بن سکتا من الحیرۃ

۳۱۰۔ (سوال) وہ کون سا غلام ہے جب آقا اس کے عتق کو اس کے کسی شغل پر معلق کرے اور غلام وہ کام کر بھی گزرے پھر بھی غلام آزاد نہ ہو۔

(جواب) آقا نے اس سے کہا تھا کہ اگر تم نے رکعت پڑھ لی تو آزاد اس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کے بعد باتیں کیں تو آزاد نہ ہو گا کیونکہ رکعت کا اطلاق جائز نماز پر ہوتا ہے اور صحیح اور جائز نماز یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے تو عتق کا شرط چونکہ دو رکعتیں ہیں اور وہ پائی نہیں گئیں لہٰذا آزاد نہ ہو گا کذا فی العمدۃ

۳۱۱۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے غلام کو یا حر کے ساتھ پکارے اور پھر بھی غلام

آزاد نہ ہو' نہ قضاء اور نہ دیانۃً

(جواب) اس شخص نے اس بات پر گواہ پیش کردیئے کہ اس غلام کا نام حر ہے اور اس کا نام لے کر پکارا ہے تو غلام نہ قضاء آزاد ہوگا اور نہ دیانۃً۔

۳۱۲۔ (سوال) وہ کون سا عاقل بالغ مولا ہے جو اپنے غلام کے آزاد کرنے کا اقرار کرے اور پھر بھی غلام آزاد نہ ہو؟

(جواب) اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ میں نے اس کو بچپن میں آزاد کیا تھا۔

۳۱۳۔ (سوال) وہ کون سا غلام ہے جو خود بخود آزاد ہو جائے حالانکہ آقا نے اس کا عتق کسی چیز پر معلق بھی نہیں کیا ہے نہ صراحۃً اور نہ کنایۃً

(جواب) اس مسلمان غلام کو حربی پکڑ کر دارالحرب لے گیا تو حربی اس کا مالک بن گیا اس کے بعد غلام وہاں سے بھاگ آیا تو آزاد ہوگا۔ من العمدۃ

۳۱۴۔ (سوال) وہ کون ہے کہ جو دو غلاموں میں سے جس کو چاہے آزاد کر سکتا ہو' لیکن اگر وہ دونوں کو ایک ساتھ آزاد کرے تو دونوں میں عتق نافذ نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے غلام کے بدلے غلام بیچا اس شرط پر کہ مجھے تین دن تک خیار رہے گا تو مدت خیار میں اس کو حق حاصل ہے کہ جس غلام کو چاہے آزاد کر سکتا ہے اب اگر وہ خریدے ہوئے غلام کو آزاد کرتا ہے تو یہ بیع کی اجازت ہوگی اور اگر مبیع یعنی بیچے ہوئے غلام کو آزاد کرے تو اس سے بیع فسخ ہو جائے گی۔ اب اگر دونوں غلاموں کو ایک ساتھ آزاد کرنا چاہے تو عتق نافذ نہ ہوگا اور کوئی بھی غلام آزاد نہ ہوگا کیونکہ بیع کی اجازت اور فسخ بیع اور ثمن اور مثمن دونوں جمع نہیں ہوتے۔

۳۱۵۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے غلام سے کہے انت حر واعتقتک" اور پھر بھی غلام آزاد نہ ہو۔

(جواب) اس سے مراد عتق کے بارے میں جھوٹی خبر ہے اس لئے دیانۃً آزاد نہ ہوگا اگر اس نے اس سے پہلے گواہ پیش کئے کہ اس سے مراد جھوٹی خبر ہے

تو عتق واقع نہ ہوگا یہ مسئلہ کتاب الطلاق میں تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے۔

۳۱۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس سے سفر پر جاتے وقت اس کی بیوی کہے کہ واپس لوٹنے تک آپ جو بھی جاریہ خریدیں وہ آزاد ہوگی۔ شوہر نے کہا' ہاں یعنی ٹھیک ہے۔ اس کے بعد شوہر واپس لوٹنے سے پہلے باندی خریدے بھی تو حانث نہ ہو۔

(جواب) شوہر نے جاریہ سے سفینہ یعنی کشتی مراد لی اس لئے نہ دیانۃً حانث ہوگا اور نہ قضاءً یہ مسئلہ کتاالطلاق میں ایک اور انداز سے گزر چکا ہے۔

۳۱۷۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جو مامور امر کے ساتھ کر سکتا ہے اور آمر خود اسے نہیں کر سکتا حالانکہ دونوں مسلمان اور مکلف ہیں۔

(جواب) فتاوی ظہیرالدین میں ہے کہ اگر غلام کو بیع فاسد کے ساتھ خریدا اس کے بعد بائع کو قبضہ کرنے سے قبل حکم دیا کہ اس کو آزاد کرو اور اس نے آزاد کیا تو جائز ہے اور اگر مشتری خود آزاد کرے تو جائز نہیں ہے کیونکہ مامور امر کے ذریعے اس چیز کا مالک بن گیا جس کا مشتری خود مالک ہے کیونکہ جب مشتری نے بائع کو حکم دیا کہ اس کو آزاد کرو تو اس نے بائع سے قبضہ چاہا اور جب بائع نے آزاد کر دیا مشتری کے حکم سے تو مشتری قابض ہوگیا بیع کے تقاضا کی وجہ سے' علامہ عمادی اور علامہ استروشنی رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ اسی طرح صاحب محیط کے فوائد میں مذکور ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اگر شراء فاسد کے ساتھ گندم خریدے اور قبضہ کرنے سے پہلے بائع کو کہا کہ اس کو پیس دیں اور بائع نے پیس دی تو مشتری قابض ہوگا۔

قاضی خان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مسائل اس کے برعکس ذکر کئے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام شراء فاسد کے ساتھ خریدا اور قبضہ کرنے سے پہلے بائع سے کہا کہ اس کو میری طرف سے آزاد کرو اور بائع نے مشتری کی طرف سے آزاد کیا تو غلام بائع کی طرف سے آزاد ہوگا مشتری کی طرف سے نہیں' اس کے بعد گندم کا مسئلہ ذکر کیا اور کہا کہ گندم بائع کا ہوگا اس کے بعد بکری کا مسئلہ ذکر کیا کہ اگر مشتری نے اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا اور بائع نے ذبح کیا تو بکری بائع کی ہوگی یا تو اس مسئلے

میں دو روایتیں ہیں یا بعض جگہ کاتب سے غلطی ہوئی ہے حالانکہ میں علامہ تمر تاشی رحمہ اللہ علیہ کی شرح میں یہ مسئلہ دیکھ چکا ہوں اس نے مسئلہ جیسے قاضی خان نے ذکر کیا ہے اسی طرح منتقی کی طرف امام ابو یوسف سے روایت کے طور پر منسوب کیا ہے اس کے بعد علامہ اسکاف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مشتری نے قبضہ سے پہلے بائع کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور اس نے آزاد کیا تو مشتری قابض ہو گا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ مسئلہ میں دو روائتیں ہوں اور کاتب کی غلطی نہ ہو واللہ اعلم۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے، کہ وہ کون ہے جو کسی کو عتق کا حکم دے تو صحیح ہو اور اگر وہ خود آزاد کرے تو صحیح نہ ہو۔ واللہ الموفق۔

۳۱۸۔ (سوال) وہ کون ہے جو یہ کہے کہ اگر میں نے اس غلام کو خود خریدا یا اپنے وکیل کے ذریعے خریدا تو آزاد ہو گا اس کے بعد خود خریدے بھی تو آزاد نہ ہو؟

(جواب) اس نے پہلے شراء فاسد کے ساتھ خریدا اور قبضہ نہیں کیا تو قسم ختم ہوئی اس کے بعد بیع صحیح کے ساتھ خریدا۔

اس کا جواب یوں بھی دیا جا سکتا ہے کہ اس نے خریدا اور تین دن کے لئے بائع کے لئے خیار رکھا اس کے بعد بیع کو توڑ دیا پھر دوبارہ خریدا۔ من وسیط المحیط۔

کتاب الایمان

قسم کے مسائل

۳۱۹۔ (سوال) ایک شخص کا غلام بھاگ گیا تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک غلام نہ پالوں اور کھانا کھالوں تو غلام آزاد اب وہ بھوک سے تنگ آگیا اور غلام بھی آزاد کرنا نہیں چاہتا تو کیا کرے؟

(جواب) اس کو چاہئے کہ غلام اپنے کسی چھوٹے بیٹے کو ھبہ کر دے اس کے بعد کھائے بیٹے تو حانث نہ ہو گا اگرچہ غلام کو نہ پالے کیونکہ نفس ھبہ کے ساتھ

وہ اپنے بیٹے کے لئے قابض ہو گا۔

وسیط المحیط میں اس مسئلہ کی صورت یہ بیان کی ہے اگر کوئی اپنے غلام سے کہے جب تک تجھ نہ ماروں اور کھاؤں پیؤں تو تو آزاد اور غلام بھاگ جائے۔

۳۲۰۔ (سوال) ایک عورت نے نوالہ منہ میں رکھ لیا شوہر نے کہا کہ اگر تو نے نوالہ نگل لیا تو تجھے تین طلاق اور اگر باہر نکال لیا تو بھی تین طلاق اب کیا کرے؟

(جواب) اس کے لئے حیلہ یہ ہے کہ آدھا نگل لے اور آدھا نکال لے یا کوئی انسان زبردستی اس کے منہ سے نکال لے۔

۳۲۱۔ (سوال) ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی باندی نہ تو بیچوں گا اور نہ ہبہ کروں گا اگر ایسا کروں تو میری بیوی پر طلاق غلام آزاد ار میری تمام جائیداد صدقہ اس کے لئے کیا حیلہ ہے؟

(جواب) اس کا جواب وہ ہے جو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے مجھے رات کے وقت بلایا جب میں گیا تو ہارون الرشید بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے دائیں جانب عیسیٰ بن جعفر بیٹھے ہیں ہارون نے کہا کہ عیسیٰ بن جعفر کے پاس ایک باندی ہے میں نے ان سے کہا کہ یہ مجھے ہبہ کردو تو اس نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا کہ فروخت کردو تو انکار کیا تو میں نے ان سے کہا کہ تمہارے لئے اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے عتق طلاق اور صدقہ کی قسم کھائی ہے کہ نہ تو میں اس کو فروخت کروں گا اور نہ ہبہ کروں گا' ہارون الرشید نے کہا کہ کیا اس بارے میں آپ کے پاس اس مشکل سے نکلنے کے لئے کوئی طریقہ ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہاں' ہارون نے پوچھا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ آدھا آپ کو ہبہ کردے اور آدھا آپ کے اوپر بیچ دے تو یہ نہ مکمل ہبہ ہو گا اور نہ مکمل بیع' ہارون نے کہا کہ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں' عیسیٰ نے کہا کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے آدھا ان کو ہبہ کیا اور آدھا ان پر بیچا تو ہارون نے کہا کہ ایک بات رہ گئی میں نے کہا کہ وہ کونسی؟ کہا کہ وہ باندی ہے اور اس کے لئے استبراء ضروری ہے جب کہ اس کے ساتھ مجھے جماع کرنا ضروری ہے تو میں نے کہا کہ آپ اسے آزاد کردیں اور شادی کریں اس لئے کہ

آزاد عورت کے لئے استبراء ضروری نہیں ' ہارون نے کہا کہ میں نے اسے آزاد کیا' اب اس کا نکاح کون میرے ساتھ کرے گا؟ میں نے کہا کہ میں' چنانچہ دو آدمی بلائے گئے میں نے خطبہ پڑھ کر بیس ہزار دینار مہر پر ہارون کا نکاح اس عورت سے باندھا۔ اس کے بعد میں گھر لوٹنے لگا تو میرے لئے دو لاکھ درہم اور کپڑے کے بیس تھان کا حکم دیا اس کے بعد یہ ساری چیزیں میرے گھر پہنچا دی گئیں۔

۳۲۲۔ (سوال) عورت سیڑھی چڑھ رہی ہے ہاتھ میں پانی کا پیالہ ہے شوہر نے کہا کہ اگر تو پانی اوپر لے گئی تو تجھے تین طلاق اور اگر تم نے پانی گرا دیا تو تجھے تین طلاق' یا اگر تم نے سیڑھی پر رکھ دیا تو بھی تجھے تین طلاق۔ کیا طلاق واقع ہونے سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ ہے؟

(جواب) پانی کو کسی کپڑے کے ساتھ خشک کرے اس کے بعد اوپر چڑھے یا نیچے اترے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔

۳۲۳۔ (سوال) کسی شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے یہ روٹی کھالی تو میرا غلام آزاد اور بیوی پر طلاق۔ کیا اس سے کوئی مخلص ہے؟

(جواب) یہ آدھی روٹی کھالے اور آدھی چھوڑ دے تو حانث نہ ہوگا من التہذیب۔

۳۲۴۔ (سوال) ایک شخص کے ہاتھ میں دس اخروٹ ہیں پانچ اخروٹ اپنی باندی کو دیئے اور کہا کہ اگر تم نے اسے نہیں کھایا تو تو آزاد اور باقی پانچ اپنی بیوی کو دیئے اور کہا کہ اگر تم نے یہ نہیں کھائے تو تجھے طلاق۔ اس کے بعد کھانے سے قبل اخروٹ آپس میں خلط ملط ہو گئے اب حنث سے بچنے کا کیا حیلہ ہوگا جب کہ اخروٹ جدا بھی نہیں ہو سکتے؟

(جواب) اس شخص کو چاہئے کہ باندی کسی ایسے شخص پر فروخت کردے جس پر اس کا اعتماد ہو اس کے بعد عورت تمام اخروٹ کھالے پھر باندی کو دوبارہ خریدے تو حانث نہیں ہوگا۔

۳۲۵۔ (سوال) ایک شخص کی بیوی نہر میں ہے اور اسے کہتا ہے اگر تو اس پانی

سے نکل آئی تو تجھے طلاق اب طلاق سے بچنے کا حیلہ کیا ہو گا؟

(جواب) یہ عورت پانی سے باہر نکل آئے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ وہ پانی جس میں عورت کھڑی تھی بہہ گیا ہے کذانی التھذیب میرے نزدیک یہ مسئلہ محل نظر ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۶۔ (سوال) عورت سیڑھیاں چڑھ رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو اوپر چڑھ گئی تو تجھے تین طلاق اور اگر نیچے اتری تو بھی تین طلاق۔ اب کیا کرے تاکہ طلاق واقع نہ ہو؟

(جواب) اس کو اٹھا کر اتارا جائے اور عورت کوئی حرکت نہ کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی من وسیط المحیط۔

۳۲۷۔ (سوال) ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک چھت کے اوپر ہے اور ایک نیچے ہے شوہر اوپر والی عورت کے پاس چڑھنے لگا تو نیچے والی نے کہا کہ اوپر مت چڑھو اور اوپر والی نے کہا کہ اوپر چڑھ آؤ' اس نے دونوں سے قسم کھائی کہ نہ اوپر کے پاس چڑھوں گا اور نہ نیچے والی کے پاس اتروں گا اب طلاق سے بچنے کا کیا حیلہ ہو گا؟

(جواب) اوپر والی نیچے چلی آئے اور نیچے والی اوپر چڑھ جائے تو حانث نہ ہو گا۔ حیرۃ میں اس مسئلے کی صورت یہ ذکر کی ہے کہ ایک شخص کی تین بیویاں ہیں ایک چھت کے اوپر ہے دوسری سیڑھی پر اور تیسری نیچے گھر میں' جو سیڑھی پر ہے اس سے کہا کہ اگر تو اوپر والی کی طرف چڑھی تو تجھے طلاق اور اگر نیچے والی کی طرف اتری تو تجھے طلاق اب کیا کرے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جو نیچے گھر میں ہے اس سے کہے کہ چھت کے اوپر چڑھے اور چھت والی سے کہہ کہ نیچے اترے اس کے بعد اگر سیڑھی والی چھت پر چڑھے تو یہ چڑھنا اس عورت کی طرف نہ ہو گا جو چھت پر تھی اور اگر نیچے اترے تو اس عورت کی طرف اترنا نہ ہو گا جو نیچے تھی۔

۳۲۸۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بھرا ہوا تھیلا دیا اور کہا اگر تو نے اسے خالی کیا تو تجھے طلاق اور اگر تو نے اسے تلاش کیا تو تجھے طلاق اور اس میں جو

کچھ ہے اگر تو نے وہ اس سے نکالا تو تجھے طلاق عورت تھیلے سے وہ چیز نکالے اور پھر بھی طلاق واقع نہ ہو ایسا کیوں؟

(جواب) تھیلے میں چینی یا نمک تھا عورت نے اس کو پانی میں رکھا یہاں تک کہ وہ پگھل گیا اور پانی میں حل ہو گیا۔

۳۲۹۔ (سوال) بیوی نے ریشمی لباس پہن کر بناؤ سنگار کیا شوہر نے کہا اگر اس لباس میں تیرے ساتھ جماع نہ کروں تو تجھے طلاق عورت نے لباس اتار کر پھینک دیا اب شوہر کیا حیلہ اختیار کرے؟ کہ جماع بھی کرے اور طلاق بھی واقع نہ ہو۔

(جواب) شوہر خود وہ لباس پہن کر اس کے ساتھ جمع کرے تو حانث نہ ہو گا۔ کذا فی التہذیب

لیکن میرے نزدیک یہ جواب محل نظر ہے یہ مسئلہ میں نے حیرۃ میں دیکھا اس میں حلف کے الفاظ یہ ہیں اگر میں نے تم سے اس لباس کے ساتھ جماع نہیں کیا تو تجھے طلاق اس طرح مذکورہ جواب بن سکتا ہے۔

اس طرح وسیط المحیط میں بھی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر نے بیوی سے کہا اگر میں تمہارے ساتھ آج رات تمہاری اس قمیص میں نہ گزاروں تو تجھے تین طلاق اور بیوی نے کہا اگر میں تمہارے ساتھ اس قمیض میں رات گزاروں تو میری لونڈی آزاد تو حنث سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر وہ قمیص پہن لے اور رات گزار دے تو دونوں حانث نہ ہوں گے کیونکہ عورت کا قصد یہ ہے کہ یہ قمیص پہن کر رات گزارے اور شوہر کا قصد ہے کہ اس قمیص کے ساتھ رات گزارے لیکن اس میں بحث ہے جو کہ بالکل ظاہر ہے۔ کیونکہ دونوں کے مقاصد اس کے برعکس بھی ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۳۰۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تمہیں اس معتقہ (آزاد شدہ لونڈی) کے ساتھ وطی نہ کروں تو تجھے تین طلاق اور اگر تمہیں اس معتقہ کے ساتھ وطی کروں تو بھی تجھے تین طلاق اب حنث سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب) بیوی کو بغیر معتقہ کے وطی کرے جب تک معتقہ باقی ہے اور

دونوں زندہ ہیں تو حانث نہ ہو گا کیونکہ وقوع طلاق کے لئے شرط بیوی کو معتقہ کے ساتھ ہی وطی کرنا ہے اور یہ فی الحال متحقق نہیں ہے اور عدم وطی یعنی بیوی اور معتقہ دونوں میں سے کسی ایک کی موت کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ کذافی و سیط المحیط۔

۳۳۱۔ (سوال) ایک شخص اپنے گھر کھجور لے آیا' اس کی بیوی نے بھی اس سے کھایا' اور باندی نے بھی' بیوی سے کہا' تم نے کتنی کھجوریں کھالیں؟ اگر صحیح تعداد نہیں بتائی' تو تجھے طلاق اور باندی سے کہا' تم نے کتنی کھجوریں کھالیں؟ اگر صحیح تعداد نہیں بتائی' تو تو آزاد۔ دونوں میں سے کسی کو پتہ نہیں' کہ کتنی کتنی کھجوریں کھالی ہیں۔ تو اب حنث سے بچنے کا کیا طریقہ ہو گا؟

(جواب) عورت کو چاہئے کہ کہے' میں نے ایک کھجور کھائی ہے' دو کھائی ہیں' تین کھائی ہیں' چار کھائی ہیں' پانچ کھائی ہیں' یہاں تک کہ جب اس کا دل مطمئن ہو جائے' کہ اس سے زیادہ نہیں کھائی' اس صورت میں عورت پوری تعداد کے بارے میں بتا سکے گی۔ اس طرح باندی بھی بتائے' تو حانث نہیں ہو گی۔

حیرۃ میں کہا ہے کہ اس طرح اگر دراہم تھے' اور اس سے بیوی اور باندی دونوں نے اٹھالئے' اور معلوم نہیں کہ کتنے اٹھائے تو جواب یہی ہو گا۔

۳۳۲۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا' اگر تم آج مجھ سے طلاق مانگو' اور میں تمہیں طلاق نہ دوں' تو تجھے طلاق۔ بیوی نے کہا اگر آج میں تم سے طلاق نہ مانگوں' تو میرا غلام آزاد' تو حنث سے بچنے کا کیا طریقہ ہو گا؟

(جواب) بیوی طلاق کا مطالبہ کرے' شوہر کہے' کہ ایک ہزار کے بدلے تجھے طلاق دیتا ہوں۔ اور بیوی قبول نہ کرے۔ حیرۃ میں کہا ہے کہ عورت شوہر سے طلاق مانگے۔ اور شوہر جواب دے' تو نہ عتق واقع ہو گی اور نہ طلاق۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا واقعہ ہے۔ جس کو وسیط المحیط میں نقل کیا ہے۔

۳۳۳۔ (سوال) ایک شخص نے کہا اگر فلاں عورت کو نکاح کا پیغام دوں' یا اس سے نکاح کروں' تو اسے طلاق۔ اب اگر وہ چاہے کہ نکاح کرے' تو حنث سے کیسے بچے گا؟

(جواب) پہلے نکاح کا پیغام دے' اس کے بعد نکاح کرے' کیونکہ حانث ہونے کے لئے شرط دونوں باتوں میں سے کوئی ایک ہے' جب اس نے نکاح کا پیغام دیا' اور عورت نکاح میں ہے نہیں تو یمین بغیر حنث کے ختم ہوئی۔ کذافی و سیط المحیط۔

۳۳۴۔ (سوال) دو آدمی ہیں ایک دوسرے سے کہنے لگے اگر میرا سر تمہارے سر سے بھاری نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق۔ اب فیصلہ کیسے کیا جائے؟

(جواب) اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب دونوں سو جائیں تو دونوں کو بلایا جائے جس نے جلدی جواب دیا تو دوسرے کا سر اس سے بھاری ہوگا۔ کذافی و سیط المحیط

۳۳۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی سے کہے اگر تمہارے علاوہ کسی اور عورت کو وطی کروں تو تجھے طلاق اس کے بعد اپنی دوسری بیوی کو وطی کرے بھی تو طلاق واقع نہ ہو؟

(جواب) اس نے وطی سے پاؤں سے روندنا مراد لیا تو اس کی نیت صحیح ہے کیونکہ یہ بھی اس کے کلام کا محتمل ہے جس میں دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی قضاء نہیں کذافی الو سیط المحیط۔

۳۳۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی بیوی سے کہے اگر تو اس گھر سے نکلی تو تجھے تین طلاق۔ اس کے بعد بیوی نکل بھی جائے تو طلاق واقع نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے طلاق سے طلاق من عمل مخصوص یعنی کسی خاص کام کو چھوڑنا مراد لیا ہے اور تین سے عورت کو ڈرانے کے لئے تین دن مراد لئے ہیں۔ تاکہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے تو عورت کے نکلنے سے دیانۃً طلاق واقع نہ ہوگی قضاء واقع ہوگی کذافی و سیط المحیط۔

۳۳۷۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر آج میں سماء پر نہ چڑھوں تو تجھے طلاق۔ اب کیا کرے؟

(جواب) یہ شخص سیڑھیاں لگا کر اپنے گھر کی چھت پر چڑھ جائے تو طلاق

واقع ہوگی لقولہ تعالٰی من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ فالیمدد بسبب الی السماء ای الی سماء البیت جیسا کہ تہذیب میں ہے یہ مسئلہ میں نے حیرۃ میں بھی دیکھا ہے میرے نزدیک یہ مسئلہ محل نظر ہے۔

۳۳۸۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں قسم کھائی اگر رمضان میں دن کو اس کے ساتھ جماع نہ کروں تو اسے طلاق تو عدم حنث کے لئے کیا حیلہ ہوگا؟

(جواب) کہتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے زمانے میں ایسا واقعہ پیش آیا کسی کو اس کا جواب نہیں آیا امام صاحب رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ سفر کرے اور دن میں اس کے ساتھ جماع کرے تو حانث نہ ہوگا۔

۳۳۹۔ (سوال) میاں بیوی دونوں کھجور کھا رہے تھے اور گھٹلیاں ایک جگہ پھینک رہے تھے شوہر نے کہا اگر تم اپنی گٹھلیوں کو الگ نہ کرو تو تجھے طلاق اب کیا ہوگا؟

(جواب) عورت ایک ایک گٹھلی الگ کرتی رہے اس طرح کا مسئلہ اور جواب سوال ۳۳۱ کے تحت گزر چکا۔

۳۴۰۔ (سوال) شوہر نے بیوی سے کہا جیسا تم مجھ سے کہتی ہو اگر ایسا میں تجھ سے نہ کہوں تو تجھے طلاق۔ عورت نے کہا تجھے طلاق اب اگر شوہر بیوی کی طرح کہے تو عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر نہ کہے تو بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اب کیا کرے؟

(جواب) شوہر کہے تجھے طلاق ان شاء اللہ' یا شوہر ایک ہزار کے بدلے طلاق دے اور عورت قبول نہ کرے۔ حیرہ میں ہے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ آج جو بھی بغداد میں مجھ سے ملے اگر میں اس کی حاجت پوری نہ کروں تو تجھے طلاق' تو اپنی بیوی ہی سامنے آئی اور کہا کہ میری حاجت پوری کرو تو شوہر نے کہا کہ تمہاری کیا حاجت ہے عورت نے کہا تین طلاق تو اس کا بھی یہی جواب ہے۔

۳۴۱۔ (سوال) اک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں اس کی تین بیویاں ہیں سب

سے کہا اگر تم میں سے ہر ایک نے اس مہینے میں بیس دن تک یہ کپڑا نہیں پہنا تو تم سب کو طلاق اب کیا کرے تاکہ ان پر طلاق واقع نہ ہو؟

(جواب) دو بیویاں ایک ایک کپڑا پہن لے ان میں سے ایک دس دن تک کپڑا پہن لے اور پھر اتار دے اور تیسری عورت اس کو لے کر پہن لے مہینے کے آخر تک' اس کے بعد دوسری بیوی بیس دن کے بعد کپڑا اتارے اور جس نے صرف دس دن کپڑا پہن رکھا تھا وہ مہینے کی باقی دنوں میں اسے پہن رکھے یہاں تک کہ اس کے بھی بیس دن مکمل ہو جائیں۔

۳۴۲۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تم سے نیزے کے سر پر جماع نہ کروں تو تجھے طلاق اب کیا کرے؟ تاکہ طلاق واقع نہ ہو۔

(جواب) یہ شخص گھر کے چھت پر نیزہ گاڑے اور نیزے کا سرا تھوڑا سا باہر رکھے اس کے بعد اس پر لٹا کر عورت سے جماع کرے تو حانث نہ ہو گا۔

۳۴۳۔ (سوال) ابن جماعہ رحمہ اللہ تعالیٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے طلاق کی قسم یوں کھائی ہے کہ جب تک بیوی مجھ سے پہلے نہ بولے اگر میں اس سے بولوں تو اسے طلاق اور بیوی نے یوں قسم اٹھائی ہے کہ جب تک شوہر مجھ سے پہلے نہ بولے اگر میں اس سے بولوں تو میرا تمام مال و اسباب صدقہ۔ تو اب میں کیا کروں؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ اس سے بات کرو دونوں حانث نہ ہوں گے وہ شخص سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اور امام صاحب" کا جواب اس کے گوش گزار کیا' سفیان" غصہ میں بھرے ہوئے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس تشریف لائے اور کہا کیا تم فروج (شرمگاہ) کو یوں حلال کرتے ہو؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ اس شخص نے یوں قسم کھائی ہے' تو امام صاحب نے اس شخص سے فرمایا کہ جاؤ عورت سے بات کرو دونوں حانث نہ ہوں گے' سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا یہ کیسے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ جب عورت نے مرد کی قسم کھانے کے بعد مرد سے مخاطب ہو کر قسم کھائی' تو مرد کی قسم کی شرط پوری ہوئی'

تو یمین ختم ہوئی۔ سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ایسی چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں جن سے ہم بے خبر ہیں۔

۳۴۴۔ (سوال) کہتے ہیں کہ کوئی بادشاہ پانی کے گھڑے کے قریب گیند سے کھیل رہا تھا گیند گڑھے میں گر گئی بادشاہ نے قسم کھائی کہ نہ تو خود اس کو نکالے گا اور نہ کوئی اور اس کو نکالے گا۔ پھر بادشاہ نے گیند نکالنے کا ارادہ کیا تو مفتی حضرات سے مسئلہ پوچھا کہ اب کوئی طریقہ بتائیں کہ گیند بھی نکلے اور حانث بھی نہ ہو۔

(جواب) بعض نے جواب دیا کہ گڑھے کے اندر مشکیزہ بھر پانی ڈال دیا جائے تو گیند خود بخود گڑھا بھرنے کی وجہ سے باہر آجائے گا بادشاہ کو یہ جواب بہت پسند آیا اور اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔

۳۴۵۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر آج تم نے جماع کے لئے میری بات نہیں مانی تو تجھے طلاق' اور بیوی نے کہا اگر میں تمہاری بات مانوں تو میری باندی آزاد۔ اب کیا کیا جائے؟

(جواب) عورت باندی کو فروخت کرے یا کسی اور کو ہبہ کرکے دے' پھر اسی دن اس کی بات مان لے تو کوئی حانث نہ ہو گا من الجیرۃ۔

۳۴۶۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تمہیں جماع سے سیر نہ کروں تو تجھے طلاق اب کیا کرے؟

(جواب) جیرۃ میں ہے اگر مرد کو پہلے انزال ہوا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اس کے برعکس ہوا تو طلاق واقع ہوگی کتاب العدۃ کے بحث طلاق کے ابتداء میں ہے اگر شوہر اس وقت تک عورت کے سینے پر رہے جب تک عورت کو بھی انزال نہ ہو جائے' تو گویا کہ اس نے عورت کو جماع سے سیر کیا لہٰذا طلاق واقع نہ ہوگی۔

۳۴۷۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر آج تم نے دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو تجھے تین طلاق۔ جب عورت نے تکبیر کہی تو خون آیا اب کیا کرے؟

(جواب) جیرۃ میں ہے کہ عورت وضو کرے اور بناء کرے شوہر اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ حیض کا خون ہے

یا استحاضہ کا اگر استحاضہ کا خون ہے تو نکاح برقرار رہے گا اور عورت اس کی بیوی ہے اور اگر حیض کا خون ہے تو عورت پر تین طلاق واقع ہوئیں اور نکاح سے نکل گئی یہ جواب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے اعتبار سے ہے۔

۳۴۸۔ (سوال) ایک شخص کی بیوی ہے ایک باندی ہے اور ایک بیٹی ہے ان میں سے کسی ایک کو مکان کی چھت پر دیکھا تو کہا اگر یہ میری بیوی ہے تو اسے طلاق اور اگر میری باندی ہے تو آزاد ہے اور اگر میری بیٹی ہے تو بخدا میں اس کو سو کوڑے ماروں گا جب گھر آیا تو ہر ایک نے کہا کہ یہ میں تھی تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(جواب) عورت اور باندی کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ دونوں کا اس میں فائدہ ہے عورت کو طلاق اور مہر کا اور باندی کو آزادی کا' البتہ بیٹی کی بات کی تصدیق کی جائے گی اب اس شخص کو چاہئے کہ سو تنکوں کا ایک گھٹا لے لے اور ایک مرتبہ بیٹی کو مارے تو گویا اس نے سو کوڑے مارے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک گھٹا لو جس میں سو ٹہنیاں ہوں اور ایک مرتبہ اس سے مارو اس طرح حضرت ایوب علیہ وعلیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ بھی قرآن پاک میں مذکور ہے ارشاد ربانی ہے۔
فخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث"

۳۴۹۔ (سوال) امام ابو جعفر رحمہ اللہ علیہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ اگر میں تم سے ننگی حالت میں جماع کروں تو تجھے طلاق اور اگر کپڑے پہن کر جماع کروں تو بھی تجھے طلاق' اس کے لئے کیا حیلہ ہوگا؟

(جواب) فرمایا آدھا برہنہ آدھا کپڑا پہنا ہوا ہو' اس حالت میں جماع کرے تو حانث نہ ہوگا۔ اسی طرح ایک حیلہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے جو ہارون الرشید کے زمانے میں پیش آیا تھا کہ اپنی بیوی سے کہا تھا کہ اگر میں باندی خریدوں تو تجھے طلاق تو اس میں حیلہ یہ ہے کہ پہلے آدھا حصہ خریدے پھر باقی حصہ ایک دو دن کے بعد خریدے تو حانث نہ ہوگا۔ کذا فی الحیرۃ۔ یہ واقعہ اس واقعہ کے علاوہ ہے جو ہارون کو عیسیٰ بن جعفر کے ساتھ پیش آیا تھا۔ فتاملہ واللہ اعلم

۳۵۰۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں جنتی ہوں عورت نے

اس کا انکار کیا شوہر نے کہا اگر میں جنتی نہ ہوں تو تجھے طلاق اب کیا ہو گا؟

(جواب) اگر اس شخص کے سامنے کوئی گناہ کا کام آیا اور اس نے صرف خوف خداوندی کی وجہ سے اس کا ارتکاب نہیں کیا تو یہ شخص جنتی ہو گا لقولہ تعالیٰ "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" وقولہ تعالیٰ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی" من الحیرۃ

۳۵۱۔ (سوال) ایک شخص بازار جارہا تھا بیوی نے پانچ درہم دے دیئے اور کہا کہ انہی درہم کو میری طرف سے صدقہ کردیں لیکن مجھے خوف ہے کہ تم اس میں خیانت کرو گے۔ تو شوہر کہا اگر میں اس میں خیانت کروں اور بعینہٖ انہی دراہم کو صدقہ نہ کروں تو تجھے طلاق۔ باندی نے بھی پانچ درہم دیئے اور کہا کہ اس میں میرے لئے کوئی چیز خرید لاؤ لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم اس میں خیانت کرو گے آقا نے کہا اگر میں اس میں خیانت کروں اور بعینہٖ انہی دراہم سے تمہارے لئے نہ خریدوں تو تو آزاد۔ دونوں سے دراہم لئے اور بازار میں جاکر سب دراہم کو آپس میں اپنے خلط کئے کہ تمیز کرنا مشکل ہوگیا اب کیا کرے؟ تاکہ حانث نہ ہو جائے۔

(جواب) پہلے وہ چیز خریدے اور دس کے دس دراہم دوکاندار کو دیدے تو اس چیز کو انہی دراہم سے خریدی ہوئی سمجھی جائے گی باقی پانچ دراہم دوکاندار کے پاس امانت ہوں گے اس کے بعد اس چیز کی قیمت اپنے جیب سے دے اور بعینہٖ وہی دس دراہم واپس لے کر صدقہ کرے تو انہی دراہم کو صدقہ کرنے والا سمجھا جائے گا جو عورت نے دیئے تھے۔ یہ جواب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے اعتبار سے تو درست ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے اعتبار سے درست نہ ہوگا کیونکہ جب اس نے دراہم آپس میں خلط کئے تو اس نے دراہم ختم کردیئے اور غاصب بن گیا خلط کی وجہ سے عورت پر بھی طلاق واقع ہوگی اور باندی بھی آزاد ہوگی۔

۳۵۲۔ (سوال) ایک شخص کے بٹوے سے اس کی بیوی نے درہم نکال کر اس کا گوشت خریدا شوہر نے کہا اگر تم نے بعینہٖ وہی درہم مجھے واپس نہیں کیا تو تجھے طلاق اب کیا کرے؟

(جواب) بیوی قصاب کا بٹوا اور اس میں جو کچھ ہے خرید لے اور شوہر کو

دیدے تو شوہر کی قسم پوری ہو جائے گی اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ من تلخیص الفتاوی الکبریٰ

۳۵۳۔ (سوال) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر آج فرض چہار رکعت سے زیادہ پڑھوں تو میری بیوی پر طلاق۔ اس نے ایسا ہی کیا' اس کے باوجود یہ شخص نہ حانث ہوا اور نہ گناہگار۔ یہ کیوں؟

(جواب) یہ شخص فجر کی نماز پڑھ کر سفر پر چلا گیا تو اس دن کے ظہر اور عصر دو دو رکعت پڑھ لئے۔ من الجیرۃ

۳۵۴۔ (سوال) ایک شخص قسم کھاتا ہے کہ آج بیوی کے ساتھ جماع کروں گا یہاں تک کہ غسل واجب ہو جائے لیکن غسل بھی نہیں کروں گا۔ اور تمام نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھوں گا۔ اگر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق۔ اس کے باوجود یہ شخص نہ تو حانث ہوتا ہے اور نہ گناہ گار۔ یہ کیوں؟

(جواب) اس شخص نے فجر کی نماز کے بعد قسم کھائی اور جماع نہیں کیا یہاں تک کہ اس نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھ لی تو غروب سے پہلے بیوی کے ساتھ جماع کیا چونکہ اس نے دن کی ساری نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں اور جماع بھی دن ہی کو کیا اس لئے حانث نہ ہوا۔ من الجیرۃ۔

عدۃ میں اس مسئلہ کی صورت یہ ذکر کی ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج تمام نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھوں گا اور جماع بھی کروں گا لیکن غسل نہیں کروں گا۔

اس کا جواب یہ دیا کہ فجر ظہر اور عصر کو جماعت سے پڑھے پھر جماع کرے اور وسیط المحیط میں اس کی صورت یہ ذکر کی ہے' کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر آج میں تم سے جماع نہ کروں تو تجھے طلاق اور اگر میں جنابت سے نہاؤں' تو تجھے طلاق اور اگر کوئی نماز اپنے وقت پر نہ پڑھوں تو تجھے طلاق۔ جواب گزر چکا ہے۔

۳۵۵۔ (سوال) ایک شخص نے اپنے داماد کے لئے قبا خریدی' داماد پوستین چاہ رہا تھا سسر نے کہا اگر تم نے یہ قبا نہیں پہنی تو میری بیوی کو طلاق داماد نے کہا اگر میں یہ قبا پہن لوں تو مجھ پر میری بیوی طلاق۔ اب کیا ہوگا؟

(جواب) قبا کے اوپر پوستین پہن لے' تو دونوں حانث نہ ہوں گے۔ من العدۃ۔

۳۵۶۔ (سوال) ایک شخص نے گوشت خریدا' بیوی نے کہا اگر یہ آدھا سیر ہو تو میری باندی آزاد' اور شوہر نے کہا اگر یہ آدھا سیر نہ ہو تو تجھے طلاق۔ اب کیا ہو گا؟

(جواب) پکانے سے پہلے وزن کرلے' شک کی وجہ سے دونوں حانث نہ ہوں گے۔ اس طرح اگر موذن نے آذان دی اور آسمان پر بادل تھے ایک شخص نے قسم کھائی کہ یہ ظہر کی اذان ہے دوسرے نے قسم کھائی کہ یہ عصر کی اذان ہے اور موذن نے بھی قسم کھائی کہ میں نہیں بتاؤں گا کہ یہ کس وقت کی اذان ہے تو شک کی وجہ سے دونوں حانث نہیں ہوں گے۔

۳۵۷۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر آج تم نے قرآن کریم پڑھا تو تجھے طلاق۔ اور اگر تم نے آج نماز پڑھی' تو تجھے طلاق۔ اب بیوی کیا کرے؟

(جواب) یہ عورت اپنے شوہر یا کسی عورت کی اقتدا میں نماز پڑھے' تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

۳۵۸۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر تم نے یہ روٹی کھالی تو تجھے طلاق اور اگر تم نے یہ روٹی کسی اور کو دیدی تو بھی تجھے طلاق۔ اب عورت کیا کرے؟

(جواب) روٹی کو باریک پیس کر شہد میں ڈالدے اور کھائے تو حانث نہ ہوگی۔

۳۵۹۔ (سوال) ایک شخص اپنی باندی کی آزادی اپنی بیوی کا ایک متعین مکان میں ہونے اور بیوی کی طلاق کو باندی کا اسی مکان میں ہونے پر معلق کیا' حالانکہ دونوں اسی مکان میں تھیں لیکن باندی آزاد ہو جاتی ہے اور بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ایسا کیوں؟

(جواب) اس شخص سے کسی نے کہا کہ تمہاری بیوی فلاں کے گھر میں ہے اس نے کہا کہ اگر میری بیوی اس مکان میں ہو تو میری باندی آزاد' کسی نے کہا کہ

تمہاری باندی بھی اسی مکان میں ہے' تو اس نے کہا کہ اگر میری باندی بھی اس مکان میں ہو تو میری بیوی کو طلاق' حالانکہ باندی اور بیوی دونوں اسی مکان میں ہیں تو باندی آزادی ہوگی اور بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ جس وقت اس نے کہا کہ میری بیوی کو طلاق اگر میری باندی بھی اسی مکان میں ہو تو اس وقت اس کی باندی نہیں رہی تھی بلکہ آزاد ہوئی تھی' اس لئے شرط موجود نہ ہونے کی وجہ سے بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کذا فی العدۃ۔ میرے نزدیک اس میں کلام ہے کیونکہ طلاق ایک متعین شخص کا مکان میں موجود ہونے پر معلق ہے باقی وصف حریت یا وصف آزادی سے حنث کا متعلق ہونا ظاہر نہیں ہے۔ فتامله واللہ اعلم۔

۳۶۰۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تجھے حیض آیا تو میرا غلام آزاد۔ عورت نے کہا کہ مجھے حیض آیا' اور شوہر کو خون بھی دکھایا' لیکن غلام آزاد نہیں ہوتا' ایسا کیوں؟

(جواب) عورت خون آنے کے بعد تین دن گزرنے سے پہلے انتقال کر گئی تو غلام آزاد نہ ہوگا کیونکہ یہ ممکن تھا کہ خون تین دن پورا ہونے سے پہلے بند ہو جاتا۔

۳۶۱۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر میں تم سے جماع کروں تو تو آزاد۔ اب کیا کرے؟

(جواب) باندی کو فروخت کرے پھر مشتری اس باندی کا نکاح مولا سے کرے

۳۶۲۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر آج میں تمہیں کسی اجنبی کے ہاتھوں فروخت نہ کروں تو تو آزاد۔ حالانکہ آقا کو ڈر ہے کہ اگر مشتری نے قبضہ کیا تو واپس نہیں کرے گا نہ تو اس کا کوئی چھوٹا بیٹا ہے اور نہ بڑا تاکہ اس کو ھبہ کرے۔ اب کیا کرے؟

(جواب) باندی کو خیار شرط کے ساتھ فروخت کرے' پھر ایک دن گزرنے کے بعد بیع کو توڑ دے' تو حانث نہ ہوگا۔

۳۶۳۔ (سوال) ایک شخص نے قسم کھائی اگر میں اس رمضان کے روزے رکھوں تو میری بیوی پر تین طلاق' تمام مملوکات صدقہ اور اس کے تمام غلام

آزاد۔ وہ ایسا کرتا بھی ہے مگر نہ کچھ گناہ ہوتا ہے اور نہ حانث ہوتا ہے ایسا کیوں ہے؟

(جواب) یہ شخص سفر کرکے روزہ نہیں رکھتا اس لئے نہ گناہ ہوتا ہے اور نہ حانث ہو جاتا ہے۔

۳۶۴۔ (سوال) ایک شخص نے اپنی باندی فروخت کردی اور وہ باندی سے شدید محبت ہونے کی بناء پر اسے واپس لینا چاہتا ہے بیوی نے اس کو قسم دی کہ نہ تو تو خود اس کو دوبارہ خریدو گے نہ فضولی کے ذریعے نہ اس کو ہبہ کے طور پر قبول کرو گے اور نہ وصیت میں، حالانکہ شوہر چاہتا ہے کہ باندی کو دوبارہ اپنی ملکیت میں لائے تو اب یہ شخص کیا کرے؟

(جواب) یہ شخص اپنے کسی ایسے غلام کو جو عاقل بالغ ہو، دو ہزار دینار دو قسطوں پر مکاتب بنائے اور ہر قسط کی ایک ہزار دینار دس دن کے بعد ادائیگی شرط قرار دے، اس کے بعد مکاتب یہ باندی خریدے پھر مکاتب اپنے آپ کو عاجز بنائے تو مکاتب اور باندی دونوں آقا کی ملکیت میں چلے جائیں گے اور حانث بھی نہ ہو گا۔

کتاب الحدود

اسلامی سزاؤں کا بیان

۳۶۵۔ (سوال) ایک شخص نے محفوظ مال سے سو دینار چوری کئے نہ تو مال میں شبہ ہے اور نہ چوری میں شبہ ہے پھر بھی چور پر قطع ید نہیں ہے۔

(جواب) اس شخص نے مختلف اوقات میں دس درہم سے کم کم چوری کی۔

۳۶۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے والد اور ماں سے چوری کرے اور اس پر قطع واجب ہو، حالانکہ والدین سے چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(جواب) اس شخص نے رضاعی والدین سے چوری کی تھی۔

۳۶۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایسا محفوظ مال چوری کرے جس میں قطع ید واجب ہو اور دفعتًواحدۃً چوری کرے پھر بھی قطع نہ آئے۔

(جواب) زکاۃ دہندہ نے زکاۃ کا مال الگ کر کے گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا تو اس مال کے چوری کرنے پر قطع ید نہیں ہے۔ من العدۃ

۳۶۸۔ (سوال) وہ کونسا چور ہے؟ جس کا دس دینار میں ہاتھ کاٹا جائے اور سو درہم اس پر ضمان آجائے۔

(جواب) یہ وہ چور ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میں نے فلاں سے سو درہم نہیں بلکہ دس دینار چوری کئے ہیں اور مقرلہ نے دونوں مالوں کا دعویٰ کیا' چونکہ اس نے پہلی چوری کے اقرار پر قطع ید سے بچنے کے لئے رجوع کیا اور یہ رجوع حق ضمان کے بارے میں صحیح نہیں ہے اور دس دینار کی چوری کا اقرار حق قطع کے بارے میں صحیح ہے اور جب قطع لازم ہوا تو ضمان منتفی ہوا اس لئے سو درہم کا ضمان آئے گا اور دس دینار کا ضمان لازم نہیں آئے گا۔

۳۶۹۔ (سوال) اک شخص نے کئی محفوظ دینار ایک ساتھ چوری کئے حالانکہ یہ دینار والدین میں سے بھی کسی کے نہیں پھر بھی اس پر قطع نہیں۔ ایسا کیوں؟

(جواب) اس شخص نے کپڑا چوری کیا جس کے پلو میں دینار باندھے ہوئے تھے اور چور کو اس کا علم نہیں تھا تو اس پر قطع نہیں ہے۔

بعض کتابوں میں عدم قطع اس صورت میں ہے کہ جب ایسا پیالہ چوری کرے جو دس درہم کے برابر ہو اور اس میں کئی دینار ہوں عدم قطع اس صورت میں ہے جب چور کو معلوم نہ ہو کہ اس میں دینار بھی ہیں لیکن اگر دینار کا علم ہو اور چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۳۷۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو محفوظ چاندی چوری کرے جس کی قیمت سو درہم ہو' چوری میں شبہ بھی نہ ہو' پھر بھی اس کا ہاتھ نہ کٹے۔

(جواب) اس نے چاندی کا لوٹا جو نبیذ سے بھرا ہوا تھا چوری کیا تو اس پر قطع ید نہیں ہے یا کتا چوری کیا جس کے گلے میں چاندی کا قلاوہ تھا۔ من العدۃ۔

۳۷۱۔ (سوال) وہ کون مکلف شخص ہے جو محفوظ نضار سے ایک اوقیہ کے برابر ٹکڑا چوری کرے ایسا کوئی شبہ بھی موجود نہ ہو جس سے حد دفع ہو پھر بھی اس پر قطع ید نہ ہو۔

یہ مسئلہ جناب امام زین العابدین عبد الباسط البلقینی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نظم کرکے مجھے بھیجا۔

یا ایها الموذی ویا
من اکتسٰی حلته من سندس الادب
ویامن سمی اللعلی والمجد مرتقیا
ویثاقب الفهم علیا فرقد الشهب
قطعة من نضار لوقیة
وقطع سارقها من حرزلم یجب
ولیس من شبهة للحدلرئة
ووصف تکلیفه باق بلاریب

(جواب) مذکورہ ٹکڑا لکڑی کا ہے اصحاب اللغۃ کہتے ہیں کہ نضار بضم النون لکڑی کو کہتے ہیں چونکہ یہ سرقہ کے نصاب تک نہیں پہنچتا اسلئے اگرچہ یہ محفوظ بھی ہو پھر بھی اس کی چوری پر قطع نہیں ہے۔
نوٹ: نضار بفتح النون سونے کو کہتے ہیں اشتباہ لفظ نضار میں ہے واللہ اعلم۔ مترجم غفرلہ) میں نے اس کا جواب نظم میں بھی دیا ہے۔

خذالجواب امام العلم والادب
من نسل قوم ترقوا لرفع الرتب
ان النضار الذی الغزت فیه خفی
الا عن اللغوی الوافر الادب
لکن نقول لا یقطع حیث تم بها
منها علیه لریح الصندل الرطب
اذینتظم الاطلاق ذاک وذا
کالجوز والاثل فی الاطلاق للخشب
نعم ویقطع فیها الوزن منه غدا
اقل من درهم منه بلاریب
یا حسن لغزک حسب الفهم یدرکه

کم حزت من حسب العرفان من لرب
لازلت نبلی المعالم ثم تتبعها
بکشف غامضها یا طیب الحسب

میرا یہ جواب دو مسئلوں کے جواب پر مشتمل ہے جو کہ نضار کے مدلول کے ساتھ متعلق ہیں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر چوری شدہ لکڑی گیلے صندل کا ٹکڑا تھا ایک اوقیہ کے وزن کے برابر تو اس میں قطع واجب نہیں کیونکہ یہ نصاب سرقہ کے برابر نہیں، مطلق لکڑی اس کو بھی شامل ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نضار کا اطلاق خالص سونے کے جوہر پر بھی ہوتا ہے جو کہ ایک درہم کے مقدار سے کم ہو تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ بعض جوہر ایسے ہیں جس کا ایک قیراط دس دینار کے برابر ہے پانچواں اور چھٹا بیت مختلف تصحیفات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جس میں خشب کو معمہ بنایا ہے۔ واللہ اعلم

۴۷۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو یہ کہے اگر میں اپنی خوشی اور رضامندی سے شراب پیوں تو میرا غلام آزاد، اس کے خلاف بینہ قائم ہوا کہ اس نے اپنی خوشی سے شراب پی لی ہے تو غلام تو آزاد ہو جائے مگر اس شخص کو حد نہ لگے۔

(جواب) یہ بینہ ایک مرد اور دو عورتوں پر مشتمل تھا اس لئے حد نہیں آئی۔

۴۷۳۔ (سوال) ایک شخص عاقل بالغ ہے، اس نے ایک ایسا مال چوری کیا جو کہ محفوظ بھی ہے اس کے لینے میں کوئی شبہ بھی نہیں ہے، نہ زکاۃ دہندہ نے اس کو زکاۃ کی ادائیگی کے لئے الگ کیا ہے اور نہ یہ شخص اس سے ناواقف ہے سارا مال بھی ایک ہی مرتبہ اٹھایا ہے پھر بھی اس پر ضمان تو ہے لیکن قطع ید نہیں ہے۔ ایسا کیوں؟

(جواب) اس لئے کہ اس شخص کے خلاف گواہی دینے والے ایک، مرد اور دو عورتیں ہیں اس لئے ضمان تو آئے گا لیکن حد نہیں آئے گی۔

اس سوال کو میں نے نظم بھی کیا ہے۔

ایا علماء الشرح یامن بفضلهم
یضیئی لنا وجه الزمان ویزهر

ابينوا لنا عن سارق لدراهم
من الحرزعن الف تزيد و تكثر
وقد ثبتت فى الشرع سرقته لها
ولا بشبهة فى اخذه المال تظهر
ولا ذاک مال للزکاۃ ممیز
ولا مال ذی غصب ولا جهل یذکر
ویوصف بالتکلیف هذا واخذه
لها دفعة قد کان والقطع یهدر

یہ مسئلہ میں نے مصر میں بہت سے فضلاء پر پیش کیا مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔

۳۷۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو پچھتر کوڑے مارے جاتے ہوں۔

(جواب) یہ وہ عورت ہے جو اپنے شوہر سے جدائی حاصل کرنے کی غرض سے مرتد ہوئی ہے' یہ قول امام ابو بکر الاسکاف رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو فقہاء کرام نے اختیار کیا ہے جیسا کہ مال الفتاوی میں ہے اس بارے میں ایک سوال کتاب النکاح میں بھی گزر چکا ہے۔

۳۷۵۔ (سوال) وہ کون سا مسلم عاقل بالغ صحیح اور غیر مضطر ہے جو قصداً شراب پئے اور اس پر حد واجب نہ ہو؟

(جواب) یہ حربی ہے جو دار الحرب میں مسلمان ہوا ہے اور اس نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے شراب کی حرمت کا علم نہیں تھا لیکن اگر اس نے زنا یا چوری کی اور جہل کا دعویٰ کیا تو حد اس پر آئے گی دونوں مسئلوں میں وجہ فرق یہ ہے کہ شراب کی حرمت ہماری شریعت کی خصوصیت ہے بہ خلاف زنا اور چوری کے یہ ہر شریعت میں حرام ہیں۔

۳۷۶۔ (سوال) وہ کون عاقل بالغ شخص ہے؟ جو راہزنی کرے کسی کو ناحق قتل بھی کرے اور کسی کا مال بھی ناجائز طور پر لے پھر بھی اس کے ساتھیوں کو تو قتل کیا جائے مگر اس کو قتل نہ کیا جائے۔

(جواب) یہ دس آدمیوں کے ساتھ شریک عورت ہے جنہوں نے قطع

طریق کا ارتکاب کیا، عورت نے قتل بھی کیا اور مال بھی لیا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردوں کو قتل کیا جائے گا عورت کو نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی پر بھی حد نہیں آئے گی، کیونکہ مردوں نے نہ قتل کیا ہے اور نہ مال لیا ہے، لہٰذا ان پر حد نہیں آئے گی اور عورت نے جو مال لیا ہے اور قتل کیا ہے وہ مردوں کے تعاون سے کیا ہے، اس لئے عورت پر حد میں شبہ پیدا ہوا۔ ذکر ذالک فی وسیط المحیط۔

۳۷۷۔ (سوال) اس کا سوال امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے اعتبار سے بھی بنایا جاسکتا ہے کہ وہ کون سے عاقل بالغ لوگ ہیں کہ جنہوں نے رہزنی کی ان میں سے ایک نے قتل بھی کیا اور مال بھی لیا پھر بھی کسی ایک پر بھی نہ حد آئی اور نہ قتل حالانکہ یہ لوگ توبہ کرنے سے پہلے گرفتار کئے گئے تھے۔ جواب گزر چکا ہے۔

۳۷۸۔ (سوال) وہ کون مسلم عاقل بالغ مرد ہے؟ جو کسی مسلمان عاقلہ آزاد اور بالغ عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار مرتبہ اقرار کرے رجوع بھی نہ کرے نہ تو شبہ فی العقد ثابت ہو اور نہ شبہ فی المحل پھر بھی اس پر حد نہ آئے۔ کیوں؟

(جواب) اس شخص نے گونگی عورت کے ساتھ زنا کیا اسی طرح اگر عورت اقرار کرے کہ اس نے گونگے مرد کے ساتھ زنا کیا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک پر بھی حد نہیں آئے گی۔ من المبتغی۔ واللہ اعلم۔

کتاب السیر

جہاد کے مسائل کا بیان

۳۷۹۔ (سوال) وہ کون ہے جو ہزار آدمیوں کے لئے امن طلب کرے اور قبول ہو جائے اور وہ لوگ قتل سے بچ جائیں لیکن امن طلب کرنے والا خود قتل سے نہ بچے، بلکہ قتل ہو جائے، اس سوال کو پرانے زمانے سے لوگ نظم کی صورت میں دہراتے رہے ہیں۔

اتعرف فی الوریٰ شخصا
یومن الف شخص منه یقبل
ویمنع قتلهم حقا وهذا
بغفلته بسیف الشرع یقتل

(جواب) یہ حربی ہے اس نے ہزار حربیوں کے لئے امان طلب کیا اور ان کو امان دیدی گئی جب وہ لوگ آئے تو ہزار آدمیوں کو گنا اور اپنے آپ کو ان میں شمار نہیں کیا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

کافی عرصہ پہلے طلبہ نے مجھ سے درس کے دوران یہ سوال پوچھا تھا میں نے فی البدیہہ نظم میں اس کا یوں جواب دیا۔

نعم هناک حربی اتانا
لالف منهم النامین یسئل
وجاؤا بعد تامین وزادوا
علی الالف الذی التامین حصل
نصونهم و نقتله اذا لم
یامن نفسه وسهی واغفل

۳۸۰۔ (سوال) وہ کونسا کافر ہے جس کو قید کر کے مسلمان ہونے پر مجبور کیا جائے گا اور قتل نہیں کیا جائے گا؟

(جواب) یہ لقیط ہے جب کفر کی حالت میں بالغ ہو جائے کیونکہ اس کا اسلام حکما ہے حقیقتاً نہیں ہے۔ من الحیرۃ۔

تاتارخانیہ میں ہے کہ یہ تب ہے جب مسلمانوں کے شہر میں پڑا ہوا ملے۔ سراجیہ میں ہے کہ اٹھانے والا خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ ظہیریہ میں ہے کہ یہی قول صحیح ہے۔ محیط میں ہے کہ جس شخص کے مسلمان ہونے کا تبعاً حکم دیا گیا جب وہ کفر کی حالت میں بالغ ہو جائے تو اس کو اسلام پر مجبور کیا جائے گا اور استحساناً اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۳۸۱۔ (سوال) ایک قلعہ ہے جس میں کفار کی ایک جماعت ہے مسلمانوں نے اس کو بزور شمشیر فتح کیا اور کسی کو بھی امان نہیں دی۔ پھر بھی ان کفار کا قتل جائز

نہیں۔ ایسا کیوں؟

(جواب) اس قلعہ میں اک ذمی شخص ہے جو کہ غیر معلوم ہے اس لئے سب کا قتل ناجائز ہو گا کیونکہ یقینی طور پر مانع عن القتل موجود ہے لیکن اگر بعض کو قتل کیا اور بعض کو نکال دیا تو باقی کا قتل جائز ہو گا کیونکہ مانع عن القتل میں شک پڑ گیا کہ وہ مخرجین میں سے ہے یا باقین میں نقلہافی التجنیس عن السیر الکبیر۔

۳۸۲۔ (سوال) وہ کون سا مرتد ہے جس کو مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو اس کے کفر پر برقرار رکھا جائے گا؟

(جواب) یہ ایک مسلمان کا بیٹا تھا ماں مرگئی تو باپ نے دودھ پلانے کے لئے ایک یہودی کے سپرد کیا یہودی عورت اپنے بیٹے کے ساتھ اس کو دودھ پلاتی رہی' اس کے بعد اس کا باپ کہیں گم ہوا اور یہودن مرگئی' اب کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان دونوں میں سے کون سا مسلمان کا بیٹا ہے؟ اور کسی طور پر بھی دونوں کی تمیز نہیں ہو سکتی' دونوں حالت یہودیت میں بالغ ہوئے' تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان میں سے مرتد کی تمیز مشکل ہے۔

۳۸۳۔ (سوال) وہ کون سا دودھ پیتا بچہ ہے؟ جس کا اصول میں سے کسی کے تابع ہوئے بغیر مسلمان ہونا صحیح ہو' حالانکہ اس کا باپ کافر ہے اور زندہ موجود ہے۔

(جواب) یہ لقیط ہے جو مسلمانوں کے کسی شہر یا دیہات میں پڑا ہوا ملا ہو اور کسی ذمی نے اس کے نسب کا دعویٰ کیا ہو نسب اس کا ثابت ہو گا اور یہ لڑکا استحساناً مسلمان ہو گا۔ ذکرہ ابن وھبان رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۸۴۔ (سوال) وہ کونسا نابالغ بچہ ہے جو دارالاسلام میں پیدا ہو جائے والدین دونوں ذمی ہوں پھر بھی یہ بچہ مسلمان متصور ہو؟

(جواب) یہ نصرانی ذمی کا بیٹا ہے اس نصرانی اور ایک مسلمان نے اپنے اپنے بیٹے کو ایک دایہ کے سپرد کیا دونوں بچے بالغ ہوئے اور دونوں میں یہ فرق کرنا مشکل ہے کہ ان میں سے کونسا نصرانی کا بیٹا ہے؟ اور کون سا مسلمان کا؟ تو احتیاطاً سلام کو ترجیح دیتے ہوئے دونوں مسلمان سمجھے جائیں گے۔ لقولہ صلی اللہ علیہ

ویلم الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ

کتاب اللقیط واللقطة والآبق والمفقود

لاوارث بچے گری پڑی ہوئی چیز بھاگے ہوئے غلام اور گمشدہ شخص کے مسائل کا بیان

۳۸۵۔ (سوال) ایک عاقل بالغ آزاد اور شادی شدہ عورت بچہ جنے تو اس کو وارث سمجھا جائے اور اس کی پرورش بیت المال سے ہو۔ ایسا کیوں ہے؟

(جواب) دو عورتوں نے ایک تاریک مکان میں بچے جنم دیئے دونوں نے ایک بچہ کے بارے میں دعویٰ کیا اور دوسرے بچے کی نفی کردی تو جس کا دعویٰ کیا یہ دونوں کا بیٹا ہوگا دوسرا لاوارث سمجھا جائے گا اور بیت المال سے اس کی پرورش ہوگی کذا فی العدة۔

۳۸۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالے' مال اٹھانے کے لئے کوئی شبہ بھی نہیں تاکہ اس کو اس پر معذور سمجھا جائے پھر بھی اس اٹھانے پر اس کو اجر دیا جائے گا۔ ایساکیوں ہے؟

(جواب) یہ گرا پڑا ہوا مال ہے اس کو ایک عادل شخص نے مالک تک پہنچانے کی غرض سے اٹھایا تو اس نیت سے اس مال کا اٹھانا افضل ہے اور اس پر اس کو اجر دیا جائے گا اس مسئلہ میں ہم شرح وھبانیہ میں بسط و تفصیل سے کلام کر چکے ہیں۔

۳۸۷۔ (سوال) وہ کون سا بھاگا ہوا غلام ہے جس کو پکڑنے کا حق کسی عادل اور امین شخص کو نہ ہو' اگرچہ وہ اس کو مالک تک پہنچانے کے لئے پکڑے؟

(جواب) یہ عادل اور امین کمزور آدمی ہے' بھاگے ہوئے غلام کے واپس کرنے پر قادر نہیں' ایسا ہو سکتا ہے کہ غلام اس شخص کو قتل کر کے بھاگ جائے'

چونکہ اس صورت میں خود اپنی موت مول لیتی ہے لہذا یہ شخص بھاگے ہوئے غلام کو نہ پکڑے۔ ذکرہ ابن وھبان فی منظومتہ۔

۳۸۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کو مردہ شمار کیا جاتا ہو حالانکہ وہ زندہ ہو اور کھاتا پیتا ہو۔

(جواب) یہ گمشدہ شخص ہے کافی میں ہے کہ یہ شخص اپنے مال کے حق میں زندہ تصور کیا جائے گا اور دوسروں کے مال کے حق میں مردہ' جیسا کہ ابن وھبان نے اپنی منظومہ کے شرح میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ جواب میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس سے کافر شخص مراد ہے کیونکہ کافر مردوں میں سے شمار ہوتا ہے بدلیل قولہ تعالیٰ "کیف تکفرون باللّٰہ و کنتم امواتا فاحیاکم یعنی کنتم کفارا فھداکم الی الایمان۔ میں کہتا ہوں کہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو قتل کی وجہ سے میراث سے محروم ہوا ہو۔ یہ استحقاق ارث کے حق میں مردہ سمجھا جاتا ہے اور دوسروں کو میراث سے محروم کرنے کے حق میں زندہ سمجھا جاتا ہے۔ شرح وھبانیہ میں ہم اس کو تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔

کتاب الوقف

وقف کے مسائل کا بیان

۳۸۹۔ (سوال) وہ کون سا کام ہے؟ جسے انسان خود کرے تو جائز نہ ہو اور اگر اس کا وکیل کرے تو جائز ہو۔

(جواب) یہ وقف ہے جب کوئی وقف کرے اور وکیل کے ذریعے قبضہ کرے تو جائز ہے اور اگر خود قبضہ کرے تو ناجائز کذافی وقف الھلالی۔

۳۹۰۔ (سوال) وہ کون سی زمین ہے؟ جو کسی غیر معین پر وقف ہو' اور جس کو اس کے اجارہ پر دینے کا حق حاصل ہو' وہ اسے اجارہ پر دے اور اس کی موت کے ساتھ اجارہ فسخ ہو جائے۔

(جواب) یہ وہ زمین ہے جس کو کوئی شخص وقف کرے کسی غیر معین پر

اور خود متولی بن جائے اور اس کے بعد زمین اجارہ پر دے اس کے بعد مرتد ہو جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ اور اسی حالت ردت میں مرجائے تو یہ زمین واپس میراث بنے گی اور زمین جب میراث بنی تو اجارہ بھی فسخ ہو جائے گا۔ ذکرہ ابن وھبان واللہ اعلم

کتاب البیع

خرید و فروخت کا بیان

۳۹۱۔ (سوال) وہ کون سی بیع ہے؟ جسے مالک خود کرے تو ناجائز ہو اور اگر اس کا قائم مقام کرے تو جائز ہو۔

(جواب) یہ مقروض مریض کی بیع ہے جب کسی اجنبی پر اس حالت میں فروخت کرے اور قیمت کم مقرر کرے تو ناجائز ہے اگرچہ قیمت کے اندر کمی نہایت قلیل کیوں نہ ہو۔ مشتری کو اختیار ہے کہ یا تو ثمن زیادہ دے یا بیع کو فسخ کرے اور اگر مریض کا وصی مریض کے مرنے کے بعد مریض کے قرض کی ادائیگی کے لئے اتنی غبن کے ساتھ جو کہ عام طور پر ہو جاتا ہے بیع کرے تو بیع جائز ہے اور یہ غبن معاف ہو گا۔ عمادیہ میں کہا ہے کہ عجیب مسئلہ ہے کہ مالک کو ثمن کے ساتھ بیچنے کی اجازت نہ ہو اور اس کی قائم مقام کو اجازت ہو۔

۳۹۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے باپ کو بیچے اور اس کی قیمت کھالے تو بیع بھی صحیح ہو اور قیمت بھی اس کے لئے حلال ہو۔

(جواب) ایک شخص نے اپنے غلام کو کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دی نکاح کے بعد بچہ پیدا ہوا' بچہ آزاد ہو گا اس کے بعد بچے کی ماں مرگئی اور صرف اس کا بیٹا اس کا وارث بن گیا' بچہ اپنے والد کے مولیٰ کے پاس گیا اور والدہ کا مہر طلب کیا مولیٰ نے اس کو اجازت دی کہ اپنے والد کو بیچ کر مہر وصول کرے اس نے ایسا ہی کیا' تو جائز ہے۔

علامہ ابن العزؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ قاضی القضاۃ نجم الدین الطرسوسی رحمہ اللہ علیہ نے اس مسئلے کو نظم کر کے کہا ہے۔

یامن غدا فی الفقه فی رتبة
یقصر عنها کل حبر فضیل
بین جواز البیع فی حق من
باع اباه مفصحا بالدلیل

علامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب نہیں دیا' میں نے اس کا جواب یوں دیا ہے۔

هاک جوابا عن سول حکا
فنظامه الدرالثمین الجلیل
هذا ابن عبد جاء من حرة
وخصه میراثها یا نبیل
والمهر من مولٰی ابیه اتی
یطلب والمولٰی لرتضاه الوکیل
فی بیع من امسی له والدا
لیاخذ المهر فبان الدلیل

حاوی قدسی میں اس مسئلے کو ایک اور صورت میں ذکر کیا ہے وہ یہ کہ ایک عورت نے ایک غلام کے ساتھ نکاح کیا اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا غلام نے طلاق دیدی' بیٹا جوان ہوا' اس عورت نے اپنے سابق غلام شوہر کے آقا کے ساتھ اسی غلام پر نکاح کیا عورت نے اپنے بیٹے کو اس غلام کو جو کہ اس لڑکے کا باپ ہے فروخت کرنے کے لئے وکیل بنایا۔ واللہ اعلم

۳۹۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو دارالاسلام میں اپنی ام ولد بلکہ بہن بھائی کو فروخت کرے اور بیع جائز ہو۔

(جواب) یہ مکاتب غلام ہے۔ مِنَ الحاوی القدسی

۳۹۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کو مکاتب یا مدبر بنائے اس کے بعد اس کو بیچے' تو بیع جائز ہو۔

(جواب) اس شخص نے دارالحرب میں اپنے غلام کو مکاتب یا مدبر بنایا تو کتابت اور تدبیر باطل ہے' اور بیع جائز ہے۔ من الحاوی القدسی ایضاً۔

۳۹۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی باندی کو خریدے اور اس کے ساتھ وطی

اس کے لئے جائز نہ ہو۔

(جواب) (الف) اس شخص نے اپنے باپ یا بیٹے کی باندی خریدی اور باپ نے اس کے ساتھ وطی کی۔ اب بیٹے کے لئے اس کا خریدنا اس سے خدمت لینا اور اس کے ساتھ وطی کرنا جائز نہیں ہے۔

یا

(ب) یہ باندی اس کی بیوی کی رضاعی ماں یا رضاعی بہن ہے یا یہ باندی مجوسی ہے اس لئے اس کے ساتھ اس کے لئے وطی کرنا جائز نہیں۔

یا

(ج) اس نے باندی کے ساتھ نکاح کر کے جماع کیا اس کے بعد دو طلاقیں دیں اس کے بعد اس کو خرید ا تو اب یہ اس کے لئے اس وقت تک جائز نہیں جب تک حلالہ نہ کرائے کیونکہ باندی دو طلاق سے مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے من حیرۃ الفقہاء۔

اس سوال کو ایک اور عمدہ انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

وہ کون ہے؟ جو کسی باندی کو خریدے اس باندی اور اس کے درمیان کوئی رشتہ داری بھی نہ ہو اس باندی اور کسی اور باندی کو وطی میں جمع کرنا حرام بھی نہ ہو اسی طرح یہ عورت نہ تو کسی کی موطوۃ ہو نہ ممسوسہ اور نہ مجوسی ہو پھر بھی اس کے ساتھ اس کے لئے وطی کرنا حرام ہو۔

جواب آخری وجہ (ج) کے ساتھ دیا جائے گا۔ واللہ اعلم

۳۹۶۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جس کو غائبانہ موسم گرما میں بیچے تو بیع فاسد ہو اور اگر موسم سرما میں بیچے تو بیع جائز ہو۔

(جواب) یہ جمی ہوئی چیز ہے چونکہ گرمی میں جمی ہوئی چیز پگھلتی ہے اس لئے پتہ نہیں چلتا کہ بیع کے وقت سے قبض تک کتنا پگھلے گا اور سردی میں نہیں پگھلتا اس لئے بیع جائز ہے' محمد بن سلام ابو نصر رحمہ اللہ تعالیٰ سے جمی ہوئی چیز کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بیع کو کوئی احمق ہی باطل کہے گا۔ ابو احمد العیاضی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بیع کے فاسد ہونے کا فتویٰ دیا کرتے تھے گویا ابو نصر رحمہ اللہ تعالیٰ ان پر تعریض کر رہے ہیں۔ کذا فی الحیرۃ۔

۳۹۷۔ (سوال) وہ کونسی روئی ہے جو صرف مسلمانوں کے ایک خاص گروہ پر بیچنا جائز ہو؟

(جواب) حیرۃ میں ہے کہ ابو نصر محمد بن سلام رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نصر بن یحییٰ سے سنا کہ بشر بن یحییٰ المروزی رحمہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ پانی میں چوہا یا کوئی اور نجاست گر گئی پانی کم تھا پھر بھی اس سے پانی متغیر نہیں ہوا اور اسی پانی سے آٹا گوندا گیا اور اس سے روٹی پکائی گئی فرمایا کہ یہ روٹی نصاریٰ پر بیچو لیکن میرے خیال میں اگر ان کو معلوم ہو جائے تو وہ لوگ اس کو نہیں کھائیں گے۔

اس لئے بتانا ضروری ہے۔ فرمایا یہود کے ہاتھ بیچ دو۔ میرے خیال میں اگر ان کو معلوم ہو جائے تو وہ لوگ اس کو نہیں کھائیں گے اس لئے بتانا ضروری ہے۔ فرمایا مجوس پر فروخت کرو۔ میرے خیال میں اگر ان کو معلوم ہو جائے تو وہ لوگ بھی اس کو نہیں کھائیں گے پھر فرمایا کہ ان لوگوں پر بیچ دو جو یہ کہتے ہیں کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ انتھی۔ (گویا کہ غیر مقلدین پر بیچے کیونکہ ان کے نزدیک ھر حالت میں "الماء طھور لا ینجسہ شیء" ہے۔ بڑے شوق سے کھائیں گے۔ مترجم غفرلہ)

۳۹۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کوئی چیز خریدے اس کا خریدنا جائز ہو اور ملک بھی ثابت ہو جائے پھر بھی اس کو اس کے بیچنے پر مجبور کیا جائے۔

(جواب) یہ ذمی ہے جس نے کسی مسلمان غلام کو خریدا تو خریدنا بھی جائز اور ملک بھی ثابت، مگر اس کو غلام کے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا تاکہ مسلمان کو کافر کی خدمت کی ذلت سے بچایا جاسکے۔

اس سوال کو یوں بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ وہ کون ہے؟ جو کسی غیر حیوان چیز کو خریدے اس کا خریدنا بھی جائز ہو اور خریدنے سے ملکیت بھی ثابت ہو پھر بھی اس کو اس چیز کے بیچنے پر مجبور کیا جائے۔ اس کا جواب یہ دیا جائے گا کہ یہ ذمی ہے جس نے قرآن کریم کا نسخہ خریدا تو اس کا خریدنا بھی جائز ملکیت بھی ثابت ہے لیکن اس کو قرآن کریم کے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا یہ دونوں مسئلے منتقیٰ میں ذکر کئے ہیں اس قسم کے کچھ مسائل کتاب القضاء میں بھی آئیں گے۔

۳۹۹۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے؟ جس کو بیع صحیح کے ساتھ بیچا جائے اور مبیع کے حوالہ کرنے میں تین دن کی تاخیر سے بیع ٹوٹ جائے حالانکہ کسی کو خیار بھی حاصل نہیں ہے۔

(جواب) یہ جمی ہوئی چیز ہے کیونکہ پگھلنے سے اس میں بہت زیادہ کمی آجاتی ہے ذکرہ فی العدۃ۔

۴۰۰۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے؟ جس کی بیع مرابحہ (نفع کے ساتھ) جائز نہ ہو۔

(جواب) یہ دینار ہیں جب دراہم کے ساتھ خریدے جائیں تو جائز نہیں کیونکہ دینار بعینہ مبیع نہیں ہے۔

۴۰۱۔ (سوال) وہ کونسی ایک سال کی بیع موجل ہے؟ جس میں ایک اور سال کی تاجیل واجب ہو جائے۔

(جواب) یہ وہ بیع ہے جو ایک سال کے لئے ثمن موجل کے ساتھ منعقد ہوئی اس کے بعد بائع نے مبیع کو ایک سال کے لئے روک لیا تو ثمن کا اجل آئندہ سال کے لئے ہو گا۔ ذکرہ فی العدۃ۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مذکور مذہب امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ اجل اس وقت سے شروع ہو گی جس وقت بیع منعقد ہوئی۔

۴۰۲۔ (سوال) وہ کونسا مبیع ہے؟ جس کی قیمت میں بائع اور مشتری دونوں کا اختلاف ہو جائے اور دونوں قسم کھالیں تو بیع لازم ہو جائے۔

(جواب) یہ مبیع غلام ہے جس کے ثمن میں اختلاف ہوا، اور دونوں نے غلام کے عتق کی قسم کھائی تو غلام آزاد نہ ہو گا اور بیع لازم ہو گی بیع اس لئے لازم ہے کہ بائع نے اقرار کیا کہ مشتری حانث ہوا ہے اور غلام آزاد ہے اس لئے بیع کو نہیں توڑا جا سکتا مشتری چونکہ شرط عتق کا انکار کرتا ہے اور ثمن کی ایک مقدار کا اقرار کرتا ہے اس لئے حانث نہ ہو گا اور بیع لازم ہو گی۔ من العدۃ۔

۴۰۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کو بیچے، اور غلام مشتری کی روٹی کھالے تو مشتری کے ذمے سے ثمن ساقط ہو جائے۔

(جواب) اس شخص نے اپنا غلام بعینہ اسی روٹی کے بدلے بیچا تھا اور مشتری نے ابھی غلام پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ غلام نے بعینہ وہی روٹی کھالی تو بائع اپنی قیمت کو

وصول کرنے والا سمجھا جائے گا۔

۴۰۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی شخص سے کہے کہ میں نے یہ غلام آپ پر اسی خنزیر کے بدلے فروخت کیا اور اس نے کہا کہ میں نے خرید لیا تو بیع صحیح ہو۔

(جواب) جس چیز کی طرف اشارہ کیا وہ بکری ہے اگرچہ نام خنزیر کا لیا ہے بیع صحیح ہو گی۔ کیونکہ مشار الیہ حلال چیز ہے' تسمیہ کا اعتبار نہ ہوگا' جواز امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے اعتبار سے ہے کتاب الاصل کے مسائل کو دیکھتے ہوئے بیع جائز نہ ہو گی کیونکہ مسمی اور مشار الیہ کا جنس مختلف ہے۔ من العدۃ۔

۴۰۵۔ (سوال) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں یہ کپڑا تمہارے اوپر دس درہم میں بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے ہر دن ایک درہم اور ہر دو دنوں میں دو درہم دو۔ اب وہ ثمن کیسے ادا کرے گا؟

(جواب) اس کو چاہئے کہ چھ دنوں میں ثمن ادا کرے' پہلے دن ایک درہم دے' دوسرے دن تین درہم دے' تیسرے دن ایک درہم دے چوتھے دن تین درہم دے' پانچویں دن ایک درہم اور چھٹے دن بھی ایک درہم دے۔ اس لئے کہ آج کا دن ہر دن سے بھی اور ہے اور ہر دو دنوں سے بھی ہے لہٰذا اس میں تین درہم دے اس طرح چوتھے دن بھی تین درہم دے۔

۴۰۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک جگہ بیٹھا ہو' اور اپنی جائز مملوک چیز بیچ رہا ہو' اور اس سے خرید و فروخت ناجائز ہو۔

(جواب) یہ شخص راستے میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے راستے میں بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہے۔ امام ابو قاسم الصفار فرماتے ہیں کہ اس شخص سے نہیں خریدنا چاہئے کیونکہ اس سے خریدنا تعاون علی الاثم والعدوان ہے۔

۴۰۷۔ (سوال) وہ کونسی زمین ہے؟ جس کے مالک کو اپنے شریک کے علاوہ کسی اور پر بیچنا جائز نہ ہو اور اگر اپنے شریک پر بیچے تو بیع کی صحت میں کلام ہو۔

(جواب) یہ بند گلی ہے اس گلی کے مالکوں کو اس گلی کا نہ بیچنا جائز ہے اور

نہ اس کی تقسیم۔ یہ مسئلہ کتاب القسمہ میں گزر چکا ہے ابن وھبان رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر گلی میں شرکاء میں سے بعض نے اپنا حصہ دوسرے شریک پر بیچا تو کیا بیع جائز ہو گی یا نہیں؟ اس میں کلام ہے اس کا جواب میری نظر سے نہیں گزرا۔

۴۰۸۔ (سوال) وہ کون سا ایک لفظ ہے؟ جو دو متضاد معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو' ایک معنی کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکالنے کے لئے ہو اور دوسرا معنی کسی چیز کو اپنی ملکیت میں داخل کرنے کے لئے ہو۔

(جواب) یہ لفظ شراء ہے۔ کبھی یہ خریدنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کبھی بیچنے کے معنی میں' جیسا کہ قرآن کریم میں سورۃ یوسف میں ہے وشروہ بثمن بخس" ای باعوہ۔ یہاں شراء بیچنے کے معنی میں ہے ایک معنی دوسرے معنی سے کبھی قرینہ حالیہ کے ساتھ متمیز ہوتا ہے اس طور پر کہ ایک بائع ہو یا اس کا وکیل اور دوسرا ایسا نہ ہو اور کبھی گواہی کے ذریعے۔ یہ مسئلے اسنوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الغاز میں اسی طرح کئے ہیں۔ جہاں تک مجھے اپنے مشائخ کی بات یاد پڑتی ہے تو وہ لفظ بیع ہے جو دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے یعنی اخراج عن الملک اور ادخال فی الملک واللہ اعلم

کتاب الکفالۃ

ضمانت کا بیان

۴۰۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کی طرف سے اس کی اجازت پر کفیل بنے اور کفالہ اپنے مال سے ادا بھی کرے پھر بھی اس کو مکفول عنہ پر رجوع کا حق حاصل نہ ہو۔

(جواب) یہ غلام ہے جو اپنے آقا کی اجازت سے آقا کی طرف سے کفیل بنا' اور کفالہ آزاد ہونے کے بعد ادا کیا تو کفالہ صحیح ہے اور اس کو اپنے مولیٰ پر رجوع کا حق نہیں ہو گا اس لئے کہ اس کفالہ سے مولیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہوئی

کیونکہ اعتبار کفالت کے وقت کا ہے ادائیگی کے وقت کا نہیں اور جس وقت غلام کفیل بن رہا تھا غلام کا آقا پر کچھ واجب نہیں ہو رہا تھا۔

امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفیل کو مکفول عنہ پر رجوع کا حق حاصل ہے ہم شرح وھبانیہ میں اس مسئلہ پر بسط و تفصیل سے کلام کر چکے ہیں۔

کتاب الحوالۃ

کسی پر قرض حوالہ کرنے کا بیان

۴۱۰۔ (سوال) وہ کون سا حوالہ ہے؟ جو محیل کی رضامندی کے بغیر بھی صحیح ہو۔

(جواب) یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی شخص پر قرض ہو اور دوسرا شخص مقروض کے علم میں لائے بغیر اس قرض کو قبول کرے، لیکن اس کو مقروض پر رجوع کا حق حاصل نہ ہوگا۔ وھی فی مسائل الزیادات۔

۴۱۱۔ (سوال) وہ کونسا حوالہ ہے؟ جو محتال علیہ کی رضامندی کے بغیر صحیح ہو۔

(جواب) یہ عورت کا حوالہ ہے، قاضی نے اس کے لئے شوہر پر نفقہ مقرر کیا تھا اور عورت کو قرض لینے کی اجازت دی تھی۔ تو عورت قرض لے گی اور شوہر پر حوالہ کریگی اور شوہر پر لازم ہوگا۔

۴۱۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو اور قاضی صرف اس کے بیع کو لازم قرار دے بیع کے علاوہ کسی اور چیز کی اجازت نہ دے۔

علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سوال کو شیخ بدرالدین الرضی نے نظم کر کے کہا ہے۔

یا ایها الناس عن اشکالنا فوهوا
فالعجز عن اظهاره فوه
قاضی الالزام شخص حبس سلعته
بالبیع یلزمه حقا تعلوه
ولیس یلزم غیرالبیع اخوتنا

هاكم نصور هذا الحكم حلوه

(جواب) یہ چیز غلام ہے جو ایک نابالغ کافر کے ولی کے قبضے میں ہے غلام مسلمان ہوا تو قاضی ولی کو اس غلام کے بیچنے پر مجبور کرے گا۔
علامہ ابن الغرز رحمہ اللہ تعالیٰ نظم میں اس کا جواب دے چکے ہیں فرماتے ہیں۔

الكشف يلقى صدى الاشكال يجلوه
والنظم ايضا على الانكار يحلوه
فخذ جوابا بنظم لست امدحه
والله يهدى سبيل الحق لرجوه
هذا ولي صغير كافر وله
عبد وذا العبد بالاسلام يعلوه
لن رام ابقاه قاضى الشرع يلزمه
بالبيع والحكم فيه ليس يعلوه

میں کہتا ہوں کہ یہ حکم صرف اس صورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کی اور صورت بھی ہو سکتی ہے کہ ذمی نے اپنی کافرہ باندی کے ساتھ اپنے کافر غلام کا نکاح کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا اس کے بعد غلام مسلمان ہوا تو ذمی کو اس غلام اور اس کے بیٹے کو بیچنے پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ بچہ بھی باپ کی وجہ سے مسلمان سمجھا جائے گا اسی طرح اگر کسی مسلمان غلام کے کسی حصے کا مالک بن گیا تو اس کو اس کے حصے کے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا اس قسم کے کچھ مسائل کتاب البیع میں بھی گزر چکے ہیں۔

نیز سوال میں یہ اضافہ بھی ممکن ہے، کہ کہا جائے وہ کون مسلمان مرد ہے جو دار الاسلام میں رہتا ہو اور کسی چیز کا مالک بن جائے تو اس کو اس کے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا۔

یہ مسلمان فاسق ہے جو کسی امرد (نابالغ) غلام کو خریدے اور اس شخص کی ایسے نابالغ لڑکوں کے پیچھے پڑ جانا عادت ہو، تو دفع فساد کے لئے اس فاسق شخص کو اس نابالغ غلام کے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا۔ کذا فی المبتغی۔

۴۱۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے اقرار کے باوجود قاضی اس کے خلاف

گواہی سنے۔

(جواب) یہ وارث ہے جس نے اپنے مورث پر قرض کا اقرار کیا تو اس کے خلاف گواہی سنی جائے گی اور دین باقی ورثاء پر لازم کیا جائے گا اس طرح اگر مدیون کسی شخص کے لئے وکالت بقبض الدین کا اقرار کرے تو قاضی وکالت پر بینہ سنے گا تاکہ وکالت کا انکار نہ کرے۔

۴۱۴۔ (سوال) وہ کونسا قاضی ہے؟ جس کے پاس تین گواہ گواہی دیں اور شک کی وجہ سے ان کی گواہی پر فیصلہ نہ کرے دوسرے دن ان تینوں میں سے جب دو آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی قبول کرے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے۔

(جواب) اس قاضی نے فیصلہ سے پہلے گواہوں میں سے کسی ایک گواہ کو یہ کہتے ہوئے سنا استغفر اللہ میں نے جھوٹ بولا قاضی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ کس نے کہا اور تینوں گواہ کہیں، کہ ہم اپنی گواہی پر برقرار ہیں تو قاضی شک کی وجہ سے فیصلہ نہیں کرے گا۔ دوسرے دن جب گواہ گواہی دے تو قاضی فیصلہ کرے گا اور جھوٹ تیسرے گواہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۴۱۵۔ (سوال) وہ کون لوگ ہیں جن پر قسم کھانا لازم ہو جائے اور ان میں سے ایک قسم کھالے تو باقی کے ذمے سے قسم ساقط ہو جائے۔

(جواب) ایک شخص نے گھر خریدا جس کا دروازہ کھلی گلی میں ہے جب کہ اس سے بہت پہلے اس کا دروازہ بند گلی میں تھا اب اس نے چاہا کہ بند گلی میں دروازہ کھول دے تو پڑوسیوں نے منع کیا اور اس گلی میں اس کا دروازہ ہونے سے انکار کر دیا اور اس شخص کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو ان پڑوسیوں پر قسم آئے گی اور اگر انہوں نے قسم کھانے سے انکار کیا تو اس شخص کو بند گلی میں دروازہ کھولنے کی اجازت دیدی جائے گی کیونکہ نکول بمنزلہ اقرار کے ہے اور اگر ان میں سے ایک نے قسم کھائی تو باقی لوگوں سے قسم ساقط ہو جائے گی کیونکہ قسم کا فائدہ یہ تھا کہ نکول عن الحلف یعنی قسم سے انکار کی بنا پر دروازہ کھولنے کی اجازت مل جائے اور قسم کی صورت میں یہ ممکن نہیں رہا کیونکہ قسم کھانے والے نے قسم کھا کر اس کو منع کیا نقلہ فی العمادیہ عن فتاویٰ ابی اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ۔

کتاب الشہادات

گواہی کا بیان

۴۱۶۔ (سوال) وہ کون دو گواہ ہیں جو ایسے دو شرکاء پر جو کسی چیز میں شریک ہوں گواہی دیں تو ایک شریک کے خلاف ان کی گواہی معتبر ہو اور دوسرے شریک کے خلاف معتبر نہ ہو۔

(جواب) یہ دونوں گواہ نصرانی ہیں اور انہوں نے ایک مسلمان اور ایک نصرانی کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا ہے۔

۴۱۷۔ (سوال) وہ کون سے دو معتبر عادل گواہ ہیں؟ جب کسی غلام کی آزادی کے بارے میں گواہی دیں تو ان کی گواہی نہ سنی جائے۔

(جواب) انہوں نے غلام کی آزادی کی گواہی دی اور غلام نے اس کا انکار کیا۔ من العدۃ

۴۱۸۔ (سوال) وہ کونسی صورت ہے کہ جب دو عادل آدمی دو گواہوں کو کسی کام کے بارے میں خبر دیں تو یہ گواہ اس کام پر جس پر گواہ بھی ہیں اور دیکھ بھی چکے ہیں گواہی نہ دے سکتے ہوں؟

(جواب) یہ وہ صورت ہے جب دو آدمی نکاح کے گواہ بنیں اور دو عادل آدمی ان کو خبر دے کہ شوہر نے اس عورت کو طلاق دی ہے تو اب ان گواہوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ زوجیت پر گواہی دے اور اگر ایک آدمی نے خبر دی تو پھر گواہی دے سکتے ہیں۔

۴۱۹۔ (سوال) وہ کون سے دو گواہ ہیں؟ جو کسی شخص کے خلاف گواہی دیں اور مشہود علیہ کو جانتے بھی نہ ہوں پھر بھی ان کی گواہی معتبر ہو۔

(جواب) ان دونوں نے دو اور گواہوں کی گواہی پر گواہی دی اور یہ مشہود علیہ کو جانتے نہ ہوں اور قاضی مدعی سے کہے کہ تم گواہ پیش کرو کہ مشہود علیہ یہی

ہے۔

۴۲۰۔ (سوال) وہ کون سا گواہ ہے؟ جو کسی شخص کو جانتا نہ ہو اور پھر بھی اس کے لئے اس کی گواہی معتبر ہو۔

(جواب) یہ گواہ یہ جانتا ہو کہ یہ مشہور ہے کہ یہ غلام فلاں عورت کا ہے حالانکہ نہ تو یہ اس عورت کو جانتا ہو اور نہ ہی اس کو دیکھا ہو تو یہ شخص یہ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ غلام فلاں عورت کی ملکیت ہے۔ ذکرھا الخصاف فی ادب القاضی وقد ذکرنا مبسوطا فی شرحی للوھبانیۃ

۴۲۱۔ (سوال) وہ کون عادل گواہ ہیں جو ایک وقوع پذیر کام کے بارے میں حاکم شرعی جو کہ قاضی ہے کے پاس گواہی نہیں دیتے اور ایسا کرنا ان کے لئے جائز بھی ہو اور اس پر گناہ گار بھی نہ ہوں؟

(جواب) اس کو دو صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ جب گواہوں کو خدشہ ہو کہ قاضی اپنے معتقد اور اپنے مذہب کے خلاف فیصلہ کرے گا تو ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ گواہی دینے سے رکیں۔
دوسری صورت یہ ہے کہ جب گواہوں کو خوف ہو کہ قاضی ان کی گواہی نہیں لے گا تو ان کو اپنی عزت بچانے کے لئے گواہی دینے سے رکنا جائز ہے۔ من شرح الوھبانیہ۔

۴۲۲۔ (سوال) وہ کون سے دو غلام ہیں؟ جو اپنے آقا کے خلاف یہ گواہی دیں کہ اس نے ہماری قیمت وصول کی ہے تو ان کی گواہی معتبر ہو۔

(جواب) یہ دو غلام وہ ہیں جن کو مشتری خریدنے کے بعد آزاد کرے اور بائع کے خلاف ثمن وصول کرنے کی گواہی دے۔

۴۲۳۔ (سوال) وہ کون دو عادل گواہ ہیں؟ جو کسی شخص کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے اپنا غلام آزاد کیا ہے تو ان کی گواہی معتبر نہ ہو حالانکہ وہ غلام نہ تو انکا بیٹا ہو اور نہ کوئی رشتہ دار؟

(جواب) ان دونوں نے اپنا غلام کسی شخص پر فروخت کیا اور اس نے قبضہ

کیا پھر اس کے خلاف گواہی دی کہ اس نے اس غلام کو آزاد کیا ہے تو یہ گواہی معتبر نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں اپنے آپ کو ذمہ داری سے بچانا چاہتے ہیں۔ (مثلاً خیار عیب کی وجہ سے مشتری غلام واپس کرنا چاہے واللہ اعلم، مترجم غفرلہ)

۴۲۴۔ (سوال) وہ کون دو مسلمان گواہ ہیں؟ جو کسی بات کی گواہی دیں اور دو نصرانی ان کی گواہی کے برعکس گواہی دیں تو ان مسلمان گواہوں کی نامعتبر ہو اور نصرانیوں کی گواہی معتبر ہو۔

(جواب) ایک شخص مرگیا اس کے دو مسلمان بیٹوں نے یہ گواہی دی کہ ان کا والد نصرانی ہو کر مرگیا۔ اور دو نصرانی بیٹوں نے گواہی دی کہ یہ حالت اسلام میں مرا ہے تو نصرانیوں کی گواہی مقبول ہوگی کیونکہ اس سے اسلام ثابت ہوتا ہے، من العدۃ

۴۲۵۔ (سوال) وہ کون سا گواہ ہے؟ جس کی گواہی فاسق ہونے کے باوجود معتبر ہو۔

(جواب) یہ باوقار اور بامروت آدمی ہے۔ امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی گواہی فاسق ہونے کے باوجود معتبر ہے۔ ذکرہ فی البزازیہ ووجہہ ظاہر۔ واللہ اعلم

کتاب الوکالۃ

وکالت کے مسائل کا بیان

۴۲۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کو وکیل بنائے کہ میرے لئے ایک ہزار کے بدلے غلام خریدو، اور ایک ہزار وکیل کو دیدے اور اس پر وکیل کے لئے ایک ہزار اور لازم ہو جائیں اور غلام بھی ہاتھ نہ آئے؟

(جواب) اس شخص نے جب وکیل کو ایک ہزار دیدیئے تو وہ وکیل نے گھر میں رکھے اور جا کر غلام خریدا جب دراہم لینے کے لئے گھر آیا تو دیکھا دراہم چوری ہو چکے ہیں ادھر غلام وکیل کے گھر میں مرگیا اب وکیل مزید ایک ہزار درہم کا اس

پر رجوع کرے گا کیونکہ پہلے جو ایک ہزار دیئے تھے وہ امانت تھی۔ غلام کا بھی مالک ہوا امانتہ۔ من العدۃ۔

۴۲۷۔ (سوال) ایک شخص نے کسی کو ایک معین چیز خریدنے کے لئے وکیل بنایا وکیل نے وہ چیز اپنے لئے خریدی تو بیع موکل کے لئے نہ ہوگی حالانکہ وکیل نے کسی بات میں اس کی مخالفت نہیں کی نہ مقدار ثمن میں اور نہ جنس ثمن میں' ایسا کیوں ہے؟

(جواب) موکل نے وکیل کے لئے ثمن متعین نہیں کیا تو وکیل نے ادھار یا نقد گیہوں کے بدلے وہ چیز خریدی تو وکیل اپنے لئے خریدنے والا ہوگا کیونکہ عرف یہ ہے کہ لوگ دراہم و دنانیر سے چیزیں خریدتے ہیں تو وکالتیں عرف اور عادت کے ساتھ مقید ہوں گی۔

۴۲۸۔ (سوال) وہ کون سا وکیل ہے؟ جس کو نہ کوئی معزول کر سکتا ہو اور نہ خود معزول ہوتا ہو اگرچہ وکیل یا موکل مرہی کیوں نہ جائے حالانکہ یہ وکالت نہ تو دوری ہو نہ عتاق میں اور نہ طلاق میں۔

(جواب) یہ صورت رہن میں متصور ہو سکتی ہے کہ مرہون کسی عادل یا مرتھن کے قبضے میں ہو جب ان دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو رہن کے بیع کے لئے وکیل بنائے اور عقد رہن میں وکالت یا بیع کو شرط قرار دے تو وکیل نہ تو معزول کرنے سے معزول ہوگا نہ مرتھن کی موت سے اور نہ وکیل کی موت سے بلکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ وکالت اس کے وصی کی طرف منتقل ہوگی۔ ذکرہ ابن وھبان رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۲۹۔ (سوال) وہ کونسا مسلمان ہے جو کسی ذمی کو شراب کے بیچنے کے لئے وکیل بنائے تو وکالت صحیح ہو؟

(جواب) اس مسلمان کو کسی ذمی نے وصی بنایا تھا جب ذمی مرگیا تو اس کی ملکیت میں شراب تھی اس مسلمان وصی نے کسی ذمی کو اس شراب کے بیچنے کے لئے وکیل بنایا تو یہ وکالت بالاجماع صحیح ہے کیونکہ اس صورت میں یہ ذمی کی طرف سے بطور نیابت وکیل بنا رہا ہے نہ کہ اپنی مملوک شراب کے لئے۔ اور یہ جائز

ہے۔ من وسیط المحیط

۴۳۰۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جس کو اگر انسان خود کرے تو جائز ہو اور اگر اس کے کرنے کے لئے کسی اور شخص کو وکیل بنائے تو ناجائز ہو اور اگر دو وکیل بنائے تو جائز ہو؟

(جواب) اگر باپ دو بیٹوں میں سے ایک کا مال دوسرے بیٹے پر بیچے تو جائز ہے اور اگر اس کے لئے ایک وکیل بنائے تو ناجائز اور اگر دو وکیل بنائے تو جائز۔ نقلاً فی العمادیہ عن العدۃ۔

کتاب الاقرار

اقرار کے مسائل کا بیان

۴۳۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک مرتبہ اقرار کرے تو مال اس کے ذمہ لازم نہ ہو جب تک بار بار اقرار نہ کرے۔

(جواب) یہ زنا کا اقرار کرنے والا ہے جب تک مکرر اقرار نہ کرے اس پر مزنیہ کے لئے مہر واجب نہ ہوگا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے لئے ایک ہزار درہم کا اقرار کیا اور مقرلہ نے کہا کہ میرا تمہارے اوپر کچھ بھی نہیں ہے۔ تو اقرار کنندہ بری ہوگا۔ اور مقرلہ کسی چیز کا مستحق نہ ہوگا جب تک اقرار کرنے والا دوبارہ اقرار نہ کرے اور مقرلہ تکرار کے بعد اس کی تصدیق نہ کرے۔ غیر ظاہر الروایۃ سے یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ دین کے اقرار میں زنا کے اقرار پر قیاس کرتے ہوئے تکرار شرط ہے۔

۴۳۲۔ (سوال) ایک شخص نے کہا؟ کہ فلاں کے میرے اوپر اتنے اتنے (کذا کذا) دینار ہیں تو اقرار کنندہ پر کیا لازم آئے گا؟

(جواب) گیارہ دینار لازم ہوں گے کیونکہ کذا کذا عبارت ہے دو عددوں سے اور دس کے بعد چونکہ عدد منصوب ہوتا ہے تفسیر کے لئے، اور یک اقل ہے لہٰذا گیارہ لازم ہوں گے۔ من العدۃ۔

۴۳۳۔ (سوال) اگر کوئی کہے کہ فلاں کے میرے اوپر اتنے اور اتنے (کذا و کذا) دینار ہیں تو کتنے دینار لازم ہوں گے؟

(جواب) اکیس دینار کیونکہ یہ اقل عدد ہیں جو ایک دوسرے پر معطوف ہوتے ہیں۔

کتاب الصلح

صلح کے مسائل کا بیان

۴۳۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کے ساتھ معلوم مقدار میں مال پر کسی معین چیز میں اپنا حق چھوڑنے کے لئے صلح کرے تو اس کا حق بھی ساقط ہو اور مال بھی اس کے لئے لازم نہ ہو اور اگر لیا ہو تو اس کے واپس کرنے پر مجبور بھی کیا جاتا ہو۔

(جواب) یہ شفیع ہے جس نے مشتری کے ساتھ حق شفع ترک کرنے پر صلح کی تو اس کا حق شفعہ بھی ساقط ہو گا۔ اور مال بھی اس کو نہیں ملے گا۔ اور اگر مال لیا ہے تو اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مخیرہ بیوی سے شوہر نے کہا کہ مجھے ایک ہزار کے بدلے اختیار کرو' اس نے اختیار کیا تو اختیار صحیح ہے اور اس کو ہزار میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

یہی جواب عنین کے بارے میں بھی ہے ایک جواب یہ بھی ہے کہ کفالہ بالنفس کے ساقط کرنے کے لئے مال کے بدلے صلح کیا اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں ایک روایت کے اعتبار سے ساقط ہو گا اور مال واجب نہ ہو گا اور ایک روایت اس کے برعکس ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتاب المضاربہ

مضاربت کے مسائل کا بیان

۴۳۵۔ (سوال) وہ کون سا مضاربہ ہے؟ جو ایک ایسے غلام کے کھانے پر خرچ

کرے جو اس نے مضاربت کے لئے خریدا ہو پھر بھی یہ متبرع سمجھا جائے اور اس کو رب المال پر رجوع کا حق حاصل نہ ہو۔

(جواب) یہ ایک ہزار میں مضارب تھا اس نے دو ہزار میں غلام خریدا ایک ہزار مضاربت کے اور ایک ہزار اپنی طرف سے دے کر' تو غلام کے نفقہ پر خرچ کرنے میں متطوع ہو گا کیونکہ راس المال میں سے کچھ بچا نہیں الا یہ کہ قاضی سے رجوع کرے اور قاضی اس کو غلام پر خرچ کرنے کی اجازت دے تو اس صورت میں رب المال پر رجوع کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم

کتاب الھبہ

بخشش کے مسائل کا بیان

۴۳۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے چھوٹے یا بڑے بیٹے یا بیوی کو کوئی چیز ھبہ کردے تو اس کے لئے اس ھبہ میں رجوع جائز ہو؟

(جواب) اس شخص کے بیٹے اور بیوی کسی اجنبی کے مملوک ہیں اور مملوک کو ھبہ دینا اس کے آقا کو دینا ہے (لہٰذا اس صورت میں مانع عن الرجوع پایا نہیں جاتا واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

۴۳۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کو باندی ھبہ کرے اور موھوب لہ اس سے وطی کرے جب واھب مر جائے تو ھبہ واپس کی جائے اور موھوب لہ پر عقر لازم آئے۔

(جواب) یہ مریض کا ھبہ ہے جو اسی مرض میں مر جائے اور اس پر دین مستغرق ہو۔

۴۳۸۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے؟ جو کوئی کسی کو ھبہ کرے اور وہ قبول کرے تو

موهوب لہ پر اس چیز کی قیمت واهب کو دینا لازم ہو جائے۔

(جواب) یہ مسلم فیہ ہے جو رب السلم مسلم فیہ مسلم الیہ کو ھبہ کرے اور مسلم الیہ اس کو قبول کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ راس المال رب السلم کو واپس کرے کیونکہ یہ بمنزلہ اقالہ کے ہے اور اگر رب السلم نے مسلم الیہ سے کہا کہ میں نے تم کو آدھی مسلم فیہ سے بری کر دیا۔ تو مسلم الیہ پر آدھا راس المال واپس کرنا لازم ہو گا کیونکہ سلم بیع کی ایک قسم ہے' اور بیع میں جب مشتری مبیع پر قبضہ کرنے سے قبل کہے کہ میں نے مبیع کا آدھا حصہ تمہیں ھبہ کر دیا اور بائع نے قبول کیا تو یہ آدھے بیع میں آدھی قیمت پر اقالہ ہو گا۔

کتاب الاجارۃ

کرایہ کے مسائل کا بیان

۴۳۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کو ایک معین کام کے لئے اجر معین پر اجیر بنائے جب کام ختم ہو جائے تو اس پر صرف ایک تہائی اجر لازم ہو۔

(جواب) اس شخص نے تین مزدوروں کو مزدوری پر لگایا تینوں آپس میں کام میں شریک نہیں تھے اور تینوں نے کام قبول کیا اس کے بعد ان میں سے ایک نے سارا کام اکیلے کیا تو اس کو پوری اجرت کا ایک تہائی ملے گا کیونکہ یہ تینوں آپس میں شریک نہیں تھے اور ہر ایک کے ذمے پورے کام کا ایک تہائی کام ایک تہائی اجرت پر کرنا تھا جب ایک نے سارا کام اکیلے کیا تو دو تہائی کام میں متطوع ہو گا اس لئے دو ثلث کام کی اجرت کا مستحق نہ ہو گا۔

۴۴۰۔ (سوال) ایک شخص کے پیتل کے دیگ ہیں اور کرایہ پر دینا چاہتا ہے اس شرط پر کہ مستاجر پر اس کا ضمان بھی آئے تو کیسے کرے؟

(جواب) اس کا آدھا مستاجر پر پورے دیگ کی قیمت لگا کر بیچے اور آدھا کرایہ پر دے۔

۴۴۱۔ (سوال) ایک شخص نے سواری کے لئے ایک جانور کرایہ پر لیا' سات

فرسخ سات درہم پر اس شرط پر کہ ہر فرسخ پر جانور کے مالک کو اس کا حق دے گا جب کہ اس شخص کے پاس تین قسم کے درہم ہیں ایک درہم کا وزن ایک درہم دوسرے درہم کا وزن دو درہم اور تیسرے درہم کا وزن چار درہم ہے اب کیسے کرے؟

(جواب) ایک فرسخ تک سوار ہو اور وہ درہم دے جس کا وزن ایک درہم ہے پھر دوسرے فرسخ تک سوار ہو وہ پہلا درہم واپس لے اور وہ درہم دے جس کا وزن دو درہم ہے پھر سوار ہو جب تین فرسخ پورے ہو جائیں تو وہ درہم دے جس کا وزن ایک درہم ہے جب چار فرسخ پورے ہو جائیں تو وہ دونوں درہم واپس لے اور وہ درہم دے جس کا وزن چار درہم ہے۔ جب پانچ فرسخ پورے ہو جائیں تو ایک درہم اور دے جب چھ فرسخ پورے ہو جائیں تو وہ درہم جس کا وزن دو درہم ہے دیدے اور وہ درہم جس کا وزن ایک درہم ہے واپس لے لے جب سات فرسخ پورے ہو جائیں تو واپس لیا ہوا درہم دے دے۔

۴۴۲۔ (سوال) ایک شخص نے ایک گھر چند معلوم سالوں کے لئے کرایہ پر لیا تو اسے یہ خوف ہو کہ مالک مکان اس کے ساتھ دھوکہ نہ کرے کہ مدت اجارہ گزرنے سے پہلے بہت زیادہ قراض کا اقرار کرے اور اجارہ فسخ کردے۔ اب کیا کرے؟

(جواب) ہر سال کے لئے تھوڑا سا کرایہ رکھے اور آخری سال کے لئے باقی سارا کرایہ مقرر کرے۔

۴۴۳۔ (سوال) گزشتہ سوال کے برعکس اگر گھر کے مالک کو یہ خوف ہو کہ کرایہ دار اجارہ طویل نہ کرے اور اجارہ باطل نہ ہو جائے تو کیا کرے؟

(جواب) گزشتہ جواب کے برعکس کرے کہ زیادہ سے زیادہ کرایہ پہلے سال کے لئے مقرر کرے اور باقی مدت کے لئے کچھ تھوڑا سا کرایہ مقرر کرے۔

۴۴۴۔ (سوال) اگر مالک اور کرایہ دار دونوں کو خوف ہو جیسا کہ ہم ذکر کر چکے تو دونوں کیا کریں گے؟

(جواب) پہلے سال کے لئے بہت سارا کرایہ رکھے اور اتنا ہی آخری سال

کے لئے مقرر کرے۔ کذافی وسیط المحیط

کتاب العاریۃ والودیعۃ

عاریت اور امانت کے مسائل کا بیان

۴۴۵۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جو کوئی عاریت کے طور پر لے اور جب مالک واپس مانگے تو مستعیر منع کرے اور مستعیر کے لئے ایسا کرنا جائز بھی ہو۔

(جواب) یہ گھوڑا ہے جس کو کسی نے جہاد کے لئے عاریت کے طور پر لیا مالک سے دار الشرک میں ایسی جگہ ملاقات ہوئی جہاں نہ پیسوں سے سواری ملتی ہو اور نہ کرایہ پر تو مالک کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس سے گھوڑا واپس لے۔ اسی طرح پانی کے مشکیزہ اور کشتی کا حکم ہے۔ مشکیزہ جنگل میں اور کشتی کو گرداب میں واپس لینے کا حق حاصل نہیں ہے اس طرح اگر باندی کو بچے کو دودھ پلانے کے لئے اجارہ پر لے اور بچہ اس سے اتنا مانوس ہو جائے کہ اس کے بغیر اس کو صبر نہ آئے تو اجارہ کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ جو عرف میں معروف ہو وہ ایسا ہوتا ہے جیسے شرط لگائی ہو۔ من العدۃ۔

ان تمام صورتوں میں اگر نفی کا اضافہ کیا جائے یعنی سوالوں کو مثبت کے بجائے منفی بنائے جائیں تو جواب یہ ہو گا کہ یہ زمین ہے جسے مالک نے اجارہ پر دیا اور پھر عاریت کے طور پر لی تو اجارہ فسخ ہو جائے گا جب کرایہ دار اس زمین میں بیج بوئے تو مالک کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس سے واپس لے لے کیونکہ اس صورت میں کرایہ دار پر ضرر ہے۔

۴۴۶۔ (سوال) وہ کون ہے جو کوئی جانور عاریت کے طور پر لے اگر حالت استعمال یا اس کے بعد جانور ہلاک ہو جائے تو مستعیر پر ضمان نہ ہو اور اگر استعمال سے پہلے ہلاک ہو جائے تو اس پر ضمان ہو۔

(جواب) اس شخص نے کسی کا جانور غصب کیا تھا اور پھر اس سے عاریت کے طور پر لیا جب تک استعارہ کے بعد اسکو استعمال نہ کرے تو اس کا قبضہ غاصب کا

قبضہ ہے کذافی الحاوی القدسی (لہٰذا ضمان آئے گا اور استعمال کے بعد مستعیر کا قبضہ ہے جو کہ آمین ہے۔ اور امانت میں ضمان نہیں آتا۔ واللہ اعلم ۱۲ مترجم غفرلہ)

میں کہتا ہوں کہ اس پر اشکال ہے کیونکہ یہ طے شدہ بات ہے جب دو قبضے ایک جنس کے ہوں تو ایک قبضہ دوسرے قبضے کا قائم مقام بن جاتا ہے اور جب دونوں مختلف ہوں تو وہ قبضہ جس میں ضمان آتا ہو اس قبضے کا جس میں ضمان نہ آتا ہو قائم مقام ہو جاتا ہے کیونکہ قبض مضمون اقویٰ ہے لہٰذا یہ قبض عاریت کا قائم مقام ہو گا کیونکہ یہ قبض عاریت سے سے اقوی ہے لہٰذا قبل الاستعمال وبعد الاستعمال دونوں حالتوں میں ضمان نفی نہ ہو گا۔ واللہ اعلم۔

۴۴۷۔ (سوال) وہ کون سا امین ہے؟ جس کے پاس کوئی امانت رکھے اور آمین کے پاس ہلاک ہو جائے تو اس کو امانت رکھنے والے پر رجوع کا حق حاصل ہو۔

(جواب) اس کے پاس مغصوب چیز امانت کے طور پر رکھی تھی اور وہ ہلاک ہوئی اور مالک نے امین سے ضمان لیا تو امین غاصب جو کہ امانت رکھنے والا ہے سے اس چیز کی قیمت لے گا۔

۴۴۸۔ (سوال) وہ کون سا امین ہے؟ جس کے پاس کسی نے امانت رکھی ہو اس نے اس میں کوئی تبدیلی بھی نہ کی ہو اور جیسے اس نے کہا ہو امین نے ویسے ہی کیا ہو پھر بھی امین پر امانت کا ضمان آئے۔

(جواب) اس کے پاس کسی نے مال رکھا تھا اور کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد یہ مال میرے ورثاء میں سے فلاں شخص کو دیدینا اور امین نے ایسا ہی کیا تو امین پر ضمان آئے گا۔ واللہ اعلم۔

۴۴۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی پر ودیعۃ (امانت) کا دعویٰ کرے، مدعی علیہ اور جس کی تصدیق کی ضرورت ہو وہ اس کے تصدیق کرے پھر بھی قاضی مال لے کر مدعی کو نہ دے بلکہ کسی اور کو دے۔

(جواب) یہ وہ شخص ہے جو ایک بیٹا اور ایک ہزار درہم چھوڑ کر مر گیا بیٹے نے کہا کہ یہ ایک ہزار فلاں کی امانت ہے اور فلاں بھی اس کا دعویٰ کرے اور میت

کے قرض خواہ بھی اس کی تصدیق کرے تو قاضی اس ایک ہزار کا فیصلہ قرض خواہوں کے لئے کرے گا اور مدعی کو نہیں دے گا کیونکہ بیٹے کا اقرار اور قرض خواہوں کی تصدیق صحیح نہیں ہے قرض خواہوں کی تصدیق اس لئے صحیح نہیں کہ قاضی میت کو ان کے قرضے میں رہن نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر قاضی قرض خواہوں کے لئے فیصلہ کرے تو مدعی قرض خواہوں پر رجوع کرے گا کیونکہ انہوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ مال مدعی کا ہے لہٰذا ان سے لے لے گا یہ مسئلہ الصدر الشہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ادب القاضی میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب امانت کے بارے میں جواب سمجھ میں آگیا تو یہی جواب اجارہ مضاربت عاریت اور رہن کے بارے میں بھی ہے اور فرمایا کہ یہ عجیب مسائل میں سے ہے اور صرف صاحب کتاب یعنی امام خصاف رحمہ اللہ تعالیٰ ہی سے معلوم ہوئے ہیں۔

۴۵۰۔ (سوال) وہ کون دو آدمی ہیں؟ جو کسی کے پاس ایک ہزار امانت رکھے پھر ان میں سے ایک استہلاک کا دعویٰ کرے اور دوسرا کہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔

(جواب) جس نے استہلاک کا دعویٰ کیا ہے اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا اور دوسرے کو پانصد درہم ملیں گے۔

کتاب المکاتب

مکاتب کے مسائل کا بیان

۴۵۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کے ساتھ مکاتبت کرے اور دوسرے لوگ اس کو توڑ دیں

(جواب) اس نے اپنے مقروض غلام کو مکاتب بنایا تو قرض خواہوں نے کتابت ختم کر دی۔

۴۵۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے غلام کو مکاتب یا مدبر بنائے اور پھر اس غلام کو عاجز ہوئے بغیر بیچے تو بیع صحیح ہو۔

(جواب) اس شخص نے اپنے حربی غلام کو دارالحرب میں مکاتب بنایا اس

کے بعد اس کو دارالاسلام لایا تو اس کو بیچ سکتا ہے کیونکہ دارالحرب میں جو کچھ کیا ہے وہ باطل ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مدبر مرتد ہو کر دارالحرب چلا گیا اس کے بعد اس کے مولی نے اس کو گرفتار کیا اور اس کا مالک ہوا' اس کو فروخت کیا تو بیع صحیح ہے۔ واللہ اعلم

کتاب الماذون

عبد ماذون فی التجارۃ کے مسائل کا بیان

۴۵۳۔ (سوال) وہ کون سا غلام ہے؟ جس کو اس کا مولی بیع و شراء کرتے ہوئے دیکھے اور اس کو باقی رکھے اور منع نہ کرے پھر بھی ماذون نہ ہو۔

(جواب) یہ قاضی کا غلام ہے اگر مولی اس کو بیع و شراء کرتے ہوئے دیکھے تو یہ اجازت نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

کتاب الغصب

کسی کا حق ناجائز طور پر قبضہ کرنے کے مسائل کا بیان

۴۵۱۔ (سوال) وہ کون ہے جو ہلاک ایک چیز کو کرے اور اس پر ضمان دو چیزوں کا لازم ہو۔

(جواب) اس نے دروازے کے چوکھٹ کا ایک طرف خراب کیا تو اس پر دونوں حصے لازم ہوں گے یا دو نعلوں میں سے ایک نعل ضائع کیا تو اس پر دو نعل لازم ہوں گے۔

۴۵۴۔ (سوال) وہ کون ہے جو کوئی چیز غصب کرے اور پھر اسی حالت میں مغصوب منہ کو واپس بھی کر دے تو ضمان سے بری نہ ہو۔

(جواب) اس نے ایک ایسے بچے سے غصب کیا جو لینا دینا نہیں جانتا اور پھر اس کو لوٹا دیا تو ضمان سے بری نہ ہو گا۔

۴۵۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی سے کوئی چیز غصب کرے تو مغصوب منہ کو اجازت ہو کہ وہ غاصب کے بجائے کسی اور اجنبی شخص سے ضمان لے حالانکہ اس اجنبی اور غاصب کے درمیان نہ تو کفالت ہو نہ اور کوئی وجہ۔

(جواب) اس نے کسی سے کوئی چیز غصب کی اور ایک اجنبی آدمی نے بعینہ اسی مغصوب چیز کو تلف کیا اور مغصوب منہ نے اس تلف کرنے والے اجنبی سے ضمان لینا پسند کیا تو کر سکتا ہے۔

۴۵۶۔ (سوال) وہ کون سا امین ہے؟ جس کے پاس امانت ہلاک ہو جائے حالانکہ اس میں اس کا کوئی قصور بھی نہ ہو پھر بھی امانت کا مالک اس سے ضمان لے سکے۔

(جواب) اس نے غاصب کی امانت رکھی جب مغصوب اس کے پاس ہلاک ہو جائے تو مالک جو کہ مغصوب منہ ہے اس سے ضمان لے سکتا ہے۔ اور امین غاصب پر رجوع کرے گا۔

۴۵۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی حیوان کو ہلاک کر دے تو اس حیوان کیساتھ ساتھ اس پر کسی اور چیز کا بھی ضمان آئے حالانکہ وہ چیز نہ تو زیادۃ متصلہ میں سے ہو اور نہ زیادۃ منفصلہ میں سے۔

(جواب) اس شخص نے گائے کا بچھڑا غصب کیا اور اس کو ہلاک کیا جس کی وجہ سے گائے کا دودھ خشک ہو گیا تو بچھڑے کے ساتھ گائے کے دودھ میں جو نقصان آیا ہے اس کا بھی ضمان دے گا واللہ اعلم۔

کتاب الشفعة

شفعہ کے مسائل کا بیان

۴۵۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کوئی گھر خریدے اور شفیع اس کے لئے اپنا حق شفعہ چھوڑ دے پھر بھی اس کا حق شفعہ ساقط نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے گھر کسی اور کے لئے بطور وکالت خریدا تھا اور شفیع نے اپنا حق شفعہ صرف اس کے لئے چھوڑا تھا موکل کے لئے نہیں تو شفیع کا حق شفعہ باقی رہے گا۔

۴۵۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی گھر کو خریدے تو صرف اس کے تیسرے حصے میں حق شفعہ ثابت ہو باقی میں نہیں۔

(جواب) اس شخص نے یہ گھر تین آدمیوں سے یکے بعد دیگرے خریدا تو پڑوسی کو صرف پہلے شخص کے ایک تہائی حصے میں شفعہ کا حق حاصل ہو گا باقی دو تہائی میں نہیں کیونکہ جب مشتری نے دوسرے دو حصے خریدے تو یہ ان میں شریک تھا تو ان میں شفعہ نہ ہو گا۔ من العدۃ

۴۶۰۔ (سوال) ایک شخص مکان کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کو یہ خوف ہے کہ اگر مکان کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس کا حق شفعہ باطل ہو جائے گا اور اگر حق شفعہ کا دعویٰ کرے تو ملکیت کا دعویٰ باطل ہونے کا اندیشہ ہے اب کیا کرے؟

(جواب) وہ یہ کہے کہ یہ میرا گھر ہے اور میں اس کی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہوں اگر یہ گھر مجھے نہ ملے تو میں اپنے حق شفعہ پر قائم ہوں چونکہ یہ سارا ایک ہی کلام ہے اس لئے نہ ملکیت کا دعویٰ متاثر ہو گا اور نہ حق شفعہ کا۔ کذا فی العدۃ

۴۶۱۔ سوال) ایک شخص چاہتا ہے کہ شفعہ سے بچنے کے لئے سو حصوں میں سے ایک حصہ زیادہ قیمت سے خریدے اور باقی کم قیمت سے لیکن اس کو یہ ڈر ہے کہ بائع باقی حصہ کم قیمت سے نہ بیچے تو کیا کرے؟

(جواب) ایک حصہ تین دن کے خیار سے خریدے۔

کتاب القسمة

تقسیم کے مسائل کا بیان

۴۶۲۔ (سوال) وہ کون ہیں؟ جو ایک قابل تقسیم چیز میں شریک ہوں پھر بھی اس کو نہ تو جبراً تقسیم کر سکتے ہوں اور نہ مرضی سے، اگر وہ اس کی تقسیم پر متفق بھی ہو جائیں تب بھی نا قابل قبول ہو۔

(جواب) اس مشترک ملک میں بند گلی آتی ہے نوادر ابن رستم رحمہ اللہ تعالیٰ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ان کو اس کی تقسیم کا حق حاصل نہیں ہے اگرچہ وہ اس پر متفق کیوں نہ ہو جائیں کیونکہ بڑے راستے میں جب لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو جائے تو ازدحام سے بچنے کے لئے وہ لوگ اس گلی کو عام راستے میں شامل کر سکتے ہیں۔

کتاب الاضحیة والصید والذبائح

قربانی، شکار اور ذبح کے مسائل کا بیان

۴۶۳۔ (سوال) چار آدمیوں نے چار دنبے قربانی کے لئے خریدے جن کا

رنگ جنس اور چکی ایک جیسی ہے اور ایک کمرے میں ان چاروں کو باندھ رکھا صبح جب دیکھا تو ان میں سے ایک مرا ہوا تھا اب اس کا فیصلہ کیسے ہوگا؟

(جواب) ان باقی تینوں دنبوں کو فروخت کیا جائے اس کے بعد مرے ہوئے دنبے کی قیمت اس کے ساتھ ملائی جائے اور اس سے چار دنبے خریدے جائیں پھر چاروں میں سے ہر ایک دوسرے کو ایک قربانی ذبح کرنے کے لئے وکیل بنائے اب اگر یہ جانور اسی کا ہو تو اس نے اپنا جانور ذبح کیا اور اگر دوسرے ساتھی کا ہو تو وکالت کے طور پر ذبح کیا اس طرح سب کی قربانی صحیح ہو جائے گی۔ من حیرۃ الفقہاء۔

مردار جانور کی قیمت ملانے کی صورت محل نظر ہے البتہ عدہ میں میں نے دیکھا کہ ان تینوں دنبوں کو فروخت کیا جائے گا اور ان کی قیمت سے چار دنبے خریدے جائیں گے پھر ہر ایک دوسرے کو ایک ایک قربانی ذبح کرنے کے لئے وکیل بنائے' یہ جواب درست بھی ہے اور اچھا بھی ہے۔

۴۶۴۔ (سوال) وہ کون تین آدمی ہیں؟ جو ذبح کے لئے تین بکریوں کے مالک بنیں تو ان میں سے بعض بیت المال کا ہو جائے اور باقی کا صدقہ کرنا واجب ہو جائے۔

(جواب) ان تینوں نے مل کر تین بکریاں قربانی کے لئے خریدیں پھر ان میں آپس میں اختلاف ہوا اور کہا کہ یہ دو بکریاں ہماری نہیں ہے اور تیسری بکری کے بارے میں تینوں نے دعویٰ کیا امام شیخ محمد بن الفضل فرماتے ہیں کہ دو بکریاں بیت المال میں دی جائیں گی اور تیسری بکری بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کی جائے گی۔ کذا فی الظہیریہ

۴۶۵۔ (سوال) وہ کونسا مالدار آدمی ہے؟ جس پر قربانی میں صرف ایک بکری لازم ہو اور وہ کونسا غریب آدمی ہے؟ جس پر دو بکریاں لازم ہوں۔

(جواب) اس غریب آدمی نے قربانی کے لئے ایک بکری خریدی تو وہ گم ہوئی یا چوری ہوئی اس نے اس کے بدلے دوسری بکری خریدی اس کے بعد گم شدہ یا چوری شدہ بکری ایام قربانی میں مل گئی۔ تو اس کو دونوں بکریاں ذبح کرنی

ہوں گی کیونکہ قربانی کی نیت سے خریدنے کی وجہ سے قربانی کے لئے متعین ہوئی اور اس کا ذبح لازم ہوا۔ اور مالدار آدمی پر ابتداء ہی بطور تبرع واجب ہے خریدنے کی وجہ سے نہیں' اس لئے متعین نہ ہوا' اس لئے اگر مالدار آدمی کو یہ صورت پیش آئے تو اس پر دونوں کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے۔

۴۶۶۔ (سوال) وہ کون سا ذبیحہ ہے؟ جسے کوئی عاقل مسلمان بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے اور اس کا کھانا جائز نہ ہو۔

(جواب) اس شخص نے تسمیہ سے ذبح کا تسمیہ مراد نہیں لیا اس لئے اس کا ذبیحہ ترک تسمیہ کی وجہ سے حلال نہ ہوگا جیسے اگر کوئی اللہ اکبر کہے اور افتتاح نماز کی نیت سے نہ ہو تو اس تکبیر سے نماز شروع نہ ہوگی اگرچہ باوضوء اور قبلہ رخ کیوں نہ ہو۔ یہ مسئلہ پہلے گزر چکا ہے۔

۴۶۷۔ (سوال) وہ کون سی ہرن ہے؟ جس کو کوئی تیر مار کر شکار کرنا چاہے تو تیر جب تک ذبح کی جگہ پر نہ لگے ہرن حلال نہ ہو۔

(جواب) یہ گھر کے اندر پلی ہوئی ہرن ہے اور جنگل میں چلی گئی اب جب تک تیر اس کے ذبح کی جگہ پر نہ لگے حلال نہ ہوگی (یعنی اس میں ذبح اختیار کا اعتبار ہوگا ذبح اضطراری کا نہیں' واللہ اعلم مترجم غفرلہ)

۴۶۸۔ (سوال) وہ کون ہے جو کسی کی بکری کو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کرے' بکری نہ تو بیمار ہو نہ قریب الموت ہو پھر بھی اس پر ضمان نہ آئے؟

(جواب) اس نے کسی کی قربانی کا جانور ایام قربانی میں بغیر اجازت کے ذبح کیا' استحساناً اس پر ضمان نہیں آئے گا اور قربانی جائز ہو جائے گی۔

اس کا ایک جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے کہ یہ قصاب کی بکری ہے قصاب نے اس کے پاؤں ذبح کرنے کے لئے باندھے تھے کسی اور آدمی نے آکر قصاب کی اجازت کے بغیر ذبح کیا تو ذابح پر ضمان نہیں آئے گا۔

کتاب الکراھیۃ

ناجائز کاموں کے مسائل کا بیان

۴۶۹۔ (سوال) وہ کون سا پاک برتن ہے؟ جو نہ تو سونے چاندی سے بنایا گیا ہو نہ غصب شدہ ہو نہ کسی اور کا مملوک ہو پھر بھی اس کا استعمال جائز نہ ہو۔

(جواب) یہ برتن انسان کے اجزاء مثلاً بال وغیرہ سے بنایا گیا ہے اس برتن کا استعمال انسان کے محترم و معظم ہونے کی وجہ سے حرام ہے، نجاست کی وجہ سے نہیں۔

۴۷۰۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے جس کا استعمال مساجد میں منع ہو کیونکہ اس سے مسجد کی تعظیم میں خلل آتا ہے حالانکہ اس کا فعل مسجد حرام میں بھی جائز ہو۔

(جواب) یہ لقطہ کی تعریف ہے یعنی گمشدہ چیز کے بارے میں اعلان کرنا ہے۔

۴۷۱۔ (سوال) وہ کون سا ماکول اللحم جانور ہے جس کا کوئی مسلمان صحیح ملک کے ساتھ مالک ہو اور صحیح طریقے سے اس کو ذبح کرے پھر بھی اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہو اور نہ کوئی اور۔

(جواب) یہ وہ حلال جانور ہے جس کا گوشت نجاست کھانے سے متغیر ہوا ہو۔

۴۷۲۔ (سوال) وہ کون سا جائز الاستعمال برتن ہے کہ پاک ہونے کے باوجود اس سے وضو کرنا مکروہ ہو؟

(جواب) یہ وہ برتن ہے جس کو کسی نے صرف اپنے لئے خاص کیا ہو، وہی اس سے وضو کرتا ہو۔ من البزازیۃ

۴۷۳۔ (سوال) بڑے حوض میں وہ پاک پانی کون سا ہے جس سے پینا جائز نہ ہو حالانکہ یہ راستے میں صرف وضو کرنے کے لئے رکھا ہوا پانی بھی نہ ہو اور نہ ہی یہ کسی کے لئے خاص ہو۔

(جواب) علماء کرام نے حاوی کے حوالے سے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ بچے نے حوض سے پانی بھرا اور پھر اس کو حوض میں بہا دیا تو کسی کے لئے اس پانی سے پینا جائز نہیں اس مسئلے کو احکام صغار کی طرف منسوب کیا ہے۔

۴۷۵۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو پانی کا بھرا ہوا پیالہ لے اور اس سے آدھا پی لے تو باقی آدھے کا پینا حرام ہو؟

(جواب) جب اس نے آدھا پانی پی لیا تو باقی میں نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے خون گر گیا اور ناپاک ہو گیا اس لئے حرام ہوا' واللہ اعلم۔

کتاب الضمان

ضمانت کے مسائل کا بیان

۴۷۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنی کتاب دس آدمیوں کے پاس چھوڑ کر چلا جائے اس کے بعد کتاب گم ہو جائے تو ضمان صرف ایک آدمی پر لازم ہو حالانکہ کتاب کے ضائع ہونے میں اس کا کوئی دخل نہ ہو۔

(جواب) جب اس نے کتاب دس آدمیوں کے درمیان چھوڑ دی تو سب اس کے ضامن ہوئے اس کے بعد جب یکے بعد دیگرے اٹھ کر چلے گئے تو ضمان اخیر میں اٹھنے والے پر متعین ہوا' کیونکہ اب یہ کتاب کی حفاظت کے لئے متعین ہوا۔

۴۷۷۔ (سوال) ایک شخص نے دوسرے کو دس درہم دیئے اور کہا کہ ان میں سے پانچ درہم تیرے ہیں بطور ہبہ کے اور باقی پانچ تیرے پاس امانت ہوں گے پھر ان میں پانچ درہم ضائع کر دیئے تو کتنا ضمان آئے گا۔

(جواب) ساڑھے سات درہم ضمان آئے گا کیونکہ جو پانچ ہبہ ہیں ان میں ہبہ فاسد ہے اور مضمون ہوں گے یعنی ان کا ضمان آئے گا اور باقی نصف پانچ کے آدھے امانت ہیں تو کل ساڑھے سات درہم ضمان آئے گا۔

۴۷۸۔ (سوال) اگر کوئی شخص کسی کا گھر یا دیوار اس کی اجازت کے بغیر گرا دے حالانکہ گھر یا دیوار بالکل صحیح ہو اور اس کے گرنے کا خطرہ بھی نہ ہو پھر بھی گرانے والے پر ضمان نہ آئے ایسا کیوں؟

(جواب) یہ گھر یا دیوار ایسے محلہ میں ہے جہاں آگ لگی ہوئی تھی تو کسی نے بادشاہ کی اجازت سے یہ گھر یا دیوار گرا دی تاکہ آگ آگے نہ پھیلے، اس لئے اس پر ضمان نہیں آئے گا۔

۴۷۹۔ (سوال) وہ کیا چیز ہے؟ جس کو نقصان دو آدمی پہنچائے اور ضمان صرف ایک پر آئے۔

(جواب) یہ چاندی کا پیالہ ہے جسے ایک نے تھوڑا سا توڑ دیا اور پھر دوسرے نے اس کو زیادہ توڑ دیا تو پہلے والا ضمان سے بری ہوگا اور دوسرے پر ضمان آئے گا۔

اسی طرح اگر کسی کے گندم میں کسی نے پانی ڈال دیا دوسرے نے آکر اس میں اتنا پانی ڈال دیا جس سے نقصان میں اضافہ ہوا تو ضمان دوسرے شخص پر آئے گا۔

کتاب الجنایات

جنایت کے مسائل کا بیان

۴۸۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی پر جنایت کرے اب اگر مجنی علیہ (جس پر جنایت کی ہے) مرجائے تو جانی (جنایت کرنے والا) پر نصف دیت آئے اور اگر زندہ رہے تو پوری دیت آئے، علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے شیخ طرسوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کو بحر خفیف میں نظم کرکے کہا ہے۔

ماجوابی یا معشر الاعیان

وحماة لمذهب النعمان
هذه نكتة يسأل عنها
أذكياء الشيوخ والشبان
رجل قدهفا بغير اختيار
منه فيما مضى من العدوان
فجعلتم جزاء ذالک ان ما
ت و ان عاش ماهما شيئان
بل جعلتم ضعف الذى قدروه
بعد موت له بلا نكران
لحياة لها اذا عاش فيها
فاعجبوا منه يا اولى الاتقان
وازكروا وجهه حما كم الله
يوم عرض الورى على النيران

(جواب) اس شخص نے بچے کے والد کی اجازت سے بچے کا ختنہ کیا اور بچے کا حشفہ کاٹ دیا اب اگر بچہ مرگیا تو ختنہ کرنے والے پر آدھی دیت آئے گی اور اگر زندہ رہا تو پوری دیت آئے گی کذا فی المحیط۔ میں نے نظم میں بھی اس کا جواب دیا ہے۔

خذ جوابا یا اوحد الاعیان
فاق نظما قلائد الیقعان
خاتن قاطع لکمرة طفل
خطاء منه عند قصد الختان
فاذا مات بعد اذن ابیه
حط نصف الدیات هذا الجانی
واذا عاش ذلک کان علیه
کلها کاملا بلا نقصان

۴۸۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی انسان پر کوئی جنایت کرے اگر وہ انسان

اس سے مر جائے تو اس جانی پر ایک دیت واجب ہو اور اگر زندہ بچے تو چار دیت واجب ہوں۔

(جواب) اس شخص نے کسی پر گرم پانی پھینکا جس سے اس کی شنوائی بینائی آنکھیں بال اور عقل چلی گئی اب اگر زندہ بچے تو چار دیت اور اگر مر جائے تو ایک دیت واجب ہوگی۔

۴۸۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی کا کان کاٹ دے تو اس پر پانچ سو دینار لازم ہوں اور اگر سر کاٹ دے تو پچاس دینار۔ علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسئلے کو یوں نظم کیا ہے۔

یا یھا الاعلام یا من قد حووا
حسن البراعة مع کمال بیان
ما قولکم فی قاطع اذن امرئی
وعلیہ فیہ یا اولی الاتقان
نصف الذی سموہ بالدیة اسمعوا
وعلیہ نصف العشر یا اخوانی
فی قتلہ حقا یقینا فانعموا
بجوابہ مع صحة البرھان

(جواب) اس نے ایک بچے کا کان اس وقت کاٹ دیا جب اس کا سر ولادت کے وقت باہر نکلا تھا اب اگر بچہ زندہ بچے تو نصف دیت جو کہ پانچ سو دینار ہے واجب ہوگی اور اگر اس حالت میں اس نے بچے کا سر کاٹ دیا تو اس میں غرہ واجب ہوگا۔ جو کہ باندی یا غلام جو پچاس دینار کے برابر ہو کی صورت میں آئے گا کیونکہ جنین کی دیت مولود کی دیت کا نصف عشر (پوری دیت کے دسویں حصے کا آدھا) ہوتی ہے۔ میں نے اس کا جواب نظم میں فی البدیہ یوں دیا۔

ھاک الجواب مبین البرھان
یا اوحد العلماء فی الاتقان

فلقاطع اذن الصبی وراسه
عند الولادة قد بدت لعیان
ان عاش بعد ولادة فالنصف من
دیة تغرمه ھذا الجانی
وعلیه ان یک قاطعا راساله
اذا ذاک غرة اسمعوا تبیانی
من عبدا او امة یساوی سیدی
خمسین دینارا من الاثمان
ھی عشرما لوجبته من قبل ذا
فی قطعه اذنا من الآذان

۴۸۳۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو ایک جنایت کرنے کے بعد دوسری جنایت کرے تو دوسری جنایت اس کی سزا میں تخفیف پیدا کرے۔

(جواب) اس نے راہزنی کی اور کسی کو قتل کیا تو اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے گا اور اولیاء مقتول اگر معاف بھی کریں تب بھی معاف نہ ہو گا لیکن اگر اس نے قتل کے ساتھ مال بھی لیا ہو جو کہ دس درہم سے کم ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا دوسری جنایت نے مل کر سزا میں تخفیف پیدا کی کیونکہ اس صورت میں اولیاء مقتول کا معاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ کذا ذکرہ فی النہایہ۔

۴۸۴۔ (سوال) انسان کے اعضاء میں سے وہ کون سا عضو ہے جس کے تلف کرنے پر ایک مکمل دیت اور دیت کا تین خمس لازم ہو۔

(جواب) یہ دانت ہیں جس کے تلف کرنے پر سولہ ہزار درہم لازم آتے ہیں۔ ذکرہ فی المحیط والنہایۃ

۴۸۵۔ (سوال) وہ کون سا عضو ہے؟ جس کے تلف کرنے پر کبھی دو دیت آتی ہوں اور کبھی ایک دیت اور حکومت عدل۔

(جواب) یہ ذکر اور خصیتین ہیں اگر پہلے ذکر کاٹا اور پھر خصیتین' تو کاٹنے والے پر دو دیت آئیں گی اور اگر پہلے خصیتین کاٹے پھر ذکر تو خصیتین میں ایک

دیت آئے گی اور ذکر میں حکومت عدل۔

۴۸۶۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو کسی انسان کو قتل کرے تو اس کے قتل پر کچھ بھی اس پر لازم نہ ہو اور اگر یہ اس پر جنایت کر کے اس کا کوئی عضو کاٹے تو اس پر ضمان لازم ہو۔

(جواب) اس شخص نے اپنے مکاتب کو قتل کیا تو قتل میں اس پر کچھ بھی لازم نہیں لیکن اگر کوئی عضو کاٹا تو اس میں ضمان آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الوصایا

وصیت کے مسائل کا بیان

۴۸۷۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو اپنے کسی قریب کے لئے وصیت کرے تو جائز ہو اور موقوف نہ ہو اور اگر کسی اجنبی کے لئے وصیت کرے تو ناجائز ہو۔

(جواب) اس نے ایسے قریب کے لئے وصیت کی ہے جو اس کے میراث کا مستحق نہیں ہے اس لئے وصیت جائز ہے اور دوسرے ورثاء کی اجازت پر موقوف نہیں ہے کیونکہ یہ ثلث سے کم ہے اور اجنبی کے لئے اس لئے ناجائز ہے کہ اس اجنبی نے بعد میں موصی کو قتل کیا من الحاوی القدسی۔

۴۸۸۔ (سوال) وہ کون آزاد مرد ہے؟ جو اپنے بیٹے اور باپ کے لئے وصیت کرے تو جائز ہو اور وصیت کے مستحق ہوں دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیر۔

(جواب) یہ شخص حربی ہے اور دارالحرب سے دارالاسلام میں امن لے کر آیا ہے اور اپنے مسلمان باپ اور ذمی بیٹے کے لئے وصیت کی۔

۴۸۹۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو زید کے لئے ثلث مال سے ایک خاص مقدار کی وصیت کرے اب اگر زید مالدار ہو تو اس کو وصیت کے مطابق پورا دیا جائے گا اور اگر فقیر ہے تو نہیں دیا جائے گا میں نے دیکھا کہ ابن فرحون رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ الدیباج المذھب میں عبدالوحد بن المنیر ابن اخی ناصرالدین الملقب بعز

القضاء کی طرف منسوب کرکے ذکر کیا ہے جو کہ نظم میں ہے۔

الا فاسئلوا من کان فی العلم بارعا
و فی العلم افنی عمرہ فی اشتغاله
عن المرء یوصی قاصدا وجه ربه
لزید بما سماه من ثلث ماله
فان یکن الموصی له متمولا
دفعناله الموصی بکماله
ولن کان ذافقر وقل و فاقة
حرمناه ذاک المال فارث لحاله
یحرم ذو فقر و یعطاه ذوغنی
لعمرک ما رزق الفتی باحتیاله
فلا تعتمد الا الی الله وحده
ولا تستند الا لعز جلاله

نوٹ :۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ سوال تو ذکر کیا ہے مگر اس کا جواب ذکر نہیں فرمایا ہو سکتا ہے کاتب کی سہو ہو' واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مترجم ابو یوسف غفرلہ۔

کتاب الفرایض

میراث کے مسائل کا بیان

جان لینا چاہئے کہ میراث میں الغاز اور معمہ جات بہت زیادہ ہیں اگر ہم تمام کے تمام یہاں ذکر کرنا چاہیں تو ہماری اس کتاب جتنی ایک اور کتاب اس سے مرتب ہو جائے گی اس لئے ہم نے یہاں کچھ ایسے مسائل ذکر کئے جو نہایت لطیف اور عمدہ ہیں تاکہ ہماری کتاب میراث کے مسائل سے خالی نہ ہو۔ ورنہ میراث ایک مستقل علم ہے اسی وجہ سے صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب میں میراث کو ذکر نہیں فرمایا۔

۴۹۰۔ (سوال) اسلام میں سب سے پہلے کونسی میراث تقسیم ہوئی؟

(جواب) سعد بن ربیع کی۔ کذافی المحیط

۴۹۱۔ (سوال) وہ کون صحیح تندرست آدمی ہے؟ جو کسی مریض سے کہے کہ تم وصیت کرو، تو مریض کہے کہ میں کس چیز کی وصیت کروں جب کہ تمہاری دو پھوپھیاں، دو خالائیں، دو دادیاں دو بہنیں اور آپ کی دو بیویاں میری وارث بن رہی ہیں بعض نے اس مسئلے کو یوں نظم کر کے کہا ہے۔

اتیت مریضا اعود بنصح
وقد خا مرالقلب منه مقاما
فقلت له اوص بما قد ترکت
فقال الا قد کفیت الملاما
ففی عمتیک وخالتیک
وی فی جدتیک ترکت السواما
واختاک حقهما ثابت
وزوجاک یحرزن منه التماما
اولئک یابن ابی خالد
مراتب عشر حوین السهاما

(جواب) اس صحیح آدمی نے مریض کی دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کیا اور مریض نے صحیح کی دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کیا مریض سے صحیح کی دادی اور نانی کی دو دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ وہ صحیح کے خالائیں ہوئیں۔ اور مریض کے والد نے صحیح کے بیوہ ماں کے ساتھ نکاح کیا تھا اس سے بھی دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو یہ صحیح کی ماں شریک اور مریض کی باپ شریک بہنیں ہوئیں جب مریض مرجائے تو اس کی دونوں بیویوں کو جو کہ صحیح کی دادی اور نانی ہے پورے مال کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور بیٹیوں کو جو کہ صحیح کی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں دو تہائی ملے گا۔ اور اس کی دادی اور نانی جو کہ صحیح کی بیویاں ہیں چھٹا حصہ ملے گا اور ما بقی اس کی دو باپ شریک بہنوں جو کہ صحیح کی ماں شریک بہنیں ہیں کو ملے گا یہ مسئلہ اڑتالیس سے بنے

گا میں نے اس مسئلے کا جواب نظم میں بھی دیا ہے۔

لری زوجتا ابن ابی خالد
هما جدتا من اصاب اسقاما
وزو جا الولیدهما جدتان
لذالک ایضا ولیسا حراما
وکل انت یا اخی با بنتین
لهذا السقیم کفیت الملاما
هماعمتان لذاک الصحیح
کذا خالتان بحر زن السهاما
واختان کانا لهذا المریض
من ام صحیح و کل اقاما
ومات الولید فمیراثه
حوین لعمری منه التماما

۴۹۳۔ (سوال) وہ کون ہے جو مر جائے اور اس کے بیٹے اور بیٹیاں اس کی میراث کو برابر برابر تقسیم کریں اور بیٹوں کو جتنا حصہ ملتا ہو اتنا ہی بیٹیوں کو بھی ملے اور کسی بھی بیٹے کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ جو حصہ بیٹیوں نے لیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لے؟

(جواب) نہایہ میں فوائد صدر الاسلام طاہر بن محمود رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے کہا ہے کہ ایک مریض ہے اس کے بیٹے بھی ہیں اور بیٹیاں بھی، باپ نے ان سب سے کہا کہ میرا ترکہ آپس میں برابر برابر تقسیم کرلو اور وہ تقسیم کر کے ہر ایک اپنا اپنا حصہ قبضہ کرے اس کے بعد ایک بیٹا تقسیم کو توڑنا چاہے تو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ اس کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ جب مریض کا یہ کہنا کہ میرے ترکہ کو برابر برابر تقسیم کرلو اپنی بیٹیوں کے لئے بعض مال میں وصیت ہے اور بیٹوں کا برابر برابر تقسیم کرنا اس وصیت کا نفاذ ہے تو وصیت نافذ ہوئی لہٰذا اس کے بعد کسی کو اس کے توڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۹۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو مر جائے اور پیچھے ایک حقیقی بھائی، بیوہ اور بیوہ

کا بھائی چھوڑے تو بیوہ اپنا حصہ لینے کے بعد باقی سب بیوہ کا بھائی لے لے۔ اور مرنے والے کے بھائی کے لئے کچھ بھی نہ بچے۔ اس سوال کو حریری نے اپنے مقامات میں یوں نظم کرکے کہا ہے کہ۔

ایها العالم الفقیه الذی فا
ق ذکاء فماله من شبیه
افتنا فی قضیة حاد عنها
کل قاض وحار کل فقیه
رجل مات عن اخ مسلم
حرتقی من امه وابیه
وله زوجة ایها الحبر
اخ خالص بلا تمویه
فحوت فرضها وحاز اخوها
ماتبقی بالارث دون اخیه
فاشفنا بالجواب عما سالنا
فهو نص لاخلف یوجد فیه

(جواب) اس شخص نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا' اور بیٹے کا انتقال ہوا' تو یہ لڑکا اپنے باپ کی بیوی کا ماں شریک بھائی بن گیا۔ اس کے بعد دادا کا انتقال ہوا' تو اس کی میراث بیوی اور بیوی کے بھائی جو کہ میت کے بیٹے کا بیٹا ہے کو ملے گا۔ کیونکہ پوتا عینی بھائی پر مقدم ہوتا ہے۔

سوال کو نظم کرنے والے نے اس کا جواب بھی نظم کیا ہے۔

قل لمن یلغز المسائل انی
کاشف سرها الذی تخفیه
ان ذالمیت الذی قدم الشر
ع اخاعرسه علی ابن ابیه
رجل زوج ابنه عن رضاه

بحماة له ولاغرو فيه
ثم مات ابنه فقد علقت
منه فجائت بابن يسرذويه
فهو ابن ابنه بغير مراء
واخو عرسه بلا تمويه
وابن الابن الصريح ادنى
الیٰ الجد اولیٰ بارثه من اخيه
فلذاحين مات اوجب لذو
ج ثمن التراث نستوفيه
وحوى ابن ابنه الذى هوفى
الاصل اخوها من امها باقيه
وتخلى الاخ الشقيق من الار
ث وقلنايكفيك ان تبكيه
هاک منى الفيناالتى يحتزيها
كل قاض يقضى وكل فقيه

۵۹۵۔ (سوال) وہ کون سا باپ ہے؟ جو اپنے بیٹے سے صرف نصف میراث لیتا ہو حالانکہ اس کے علاوہ بیٹے کا کوئی وارث ہو بھی نہیں۔

(جواب) اس شخص نے اور ایک اور آدمی نے ایک عورت کے نکاح کا دعویٰ کیا۔ اور دونوں نے اس پر گواہ پیش کئے تو قاضی دونوں کے لئے فیصلہ کرے گا حالانکہ عورت مرچکی ہے اور اس کا ایک بیٹا باقی ہے تو یہ لڑکا دونوں کا بیٹا سمجھا جائے گا اور دونوں کو اس سے ایک باپ کا میراث ملے گا جب اس لڑکے کا انتقال ہو جائے اور کوئی اور وارث نہ چھوڑے سوائے ان دونوں کے تو باپ کو صرف آدھا ملے گا واصل المسئلہ من قاضی خان رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(سوال) وہ کون سا شوہر ہے جو اپنی بیوی سے صرف چوتھا حصہ میراث لے حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور اگر عورت کا بیٹا بھی ہو تو پھر اس شوہر کو سوائے

آٹھویں حصے کے اور کچھ نہ ملے۔

(جواب) یہ گزشتہ مسئلہ یعنی اس مسئلے سے پہلے ذکر شدہ مسئلے میں ذکر شدہ عورت کا شوہر ہے واللہ اعلم۔

۴۹۶۔ (سوال) وہ کون ہے جس کا باپ مرجائے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور بیٹا بھی نہ ہو پھر بھی اس کو اپنے باپ کے میراث میں سے کچھ بھی نہ ملے اگرچہ دونوں مسلمان ہوں آزاد ہوں اور دارالاسلام میں رہتے ہوں اور دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا قاتل بھی نہ ہو۔

(جواب) مولی اور اس کے غلام نے اپنے اپنے بیٹے کے لئے اجرت پر دایہ مقرر کر کے دایہ کے حوالے کئے اب یہ معلوم نہیں کہ ان میں مولی کا بیٹا کون سا ہے؟ اور غلام کا بیٹا کون سا ہے؟ تو یہ دونوں لڑکے آزاد ہوں گے اور ہر ایک اپنی آدھی قیمت میں سعی کرے گا اور کوئی بھی وارث نہیں بنے گا کیونکہ شک کی وجہ سے مال کا مستحق نہیں بنتا۔

اور اگر سوال میں یہ اضافہ کیا جائے کہ دونوں پر سعی بھی لازم نہ ہو تو جواب یہ ہو گا کہ ذمی اور مسلمان نے اپنے اپنے بیٹے کو دایہ کے سپرد کیا بعد میں دونوں میں یہ تمیز کرنا مشکل ہو گیا کہ کونسا ذمی کا بیٹا ہے؟ اور کون سا مسلمان کا؟ تو یہ دونوں مسلمان سمجھے جائیں گے آزاد ہوں گے اور کوئی بھی اپنے والد کے میراث کا مستحق نہ ہو گا فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت ہے جب دونوں آپس میں صلح نہیں کر لیتے لیکن اگر آپس میں صلح کر لیتے ہیں تو دونوں کو میراث ملے گا کیونکہ حق ان دونوں کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہے اسی طرح اگر مسلمان اور نصرانی کے بیٹوں میں یہ صورت پیش آئے تو اس میں بھی یہ جواب ہو گا۔

۴۹۷۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جس کا بھائی مرجائے اور چھ سو دینار ترکہ چھوڑے تو اس کو ان چھ سو دیناروں میں سے صرف ایک دینار میراث میں ملے۔

(جواب) کہتے ہیں کہ ایک عورت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا بھائی مر گیا اور چھ سو دینار چھوڑے تو مجھے ان میں سے صرف

ایک دینار دیا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے درمیان میراث کس نے تقسیم کی؟ اس عورت نے کہا کہ داؤد الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارا اتنا ہی حصہ بنتا ہے اور فرمایا کہ تیرے بھائی نے ایک بیوہ ایک ماں دو بیٹیاں بارہ بھائی اور ایک تم کو چھوڑ کر وفات نہیں پائی؟ عورت نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا بیوہ کو آٹھواں حصہ جو کہ چھ سو میں پچھتر دینار ہیں ملا' ماں کو چھٹا حصہ جو کہ دو دینار ہیں' بیٹیوں کو دو ثلث جو کہ چار سو دینار ہیں' بارہ بھائیوں کو چوبیس دینار اور بہن کو ایک دینار ملا۔ یہ جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے اسی طرح قاضی شریح رحمہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مروان اور مامون سے بھی روایت آتی ہے۔ قاضی القضاۃ عبداللہ بن الحسین الناصحی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ بہن کی جگہ پوتی اور بارہ بھائیوں کی جگہ پوتا رکھا ہے۔ واللہ الموفق۔

۴۹۸۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو ایسے تین مردوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کرے جو آپس میں بھائی ہوں اور ان کے مال کے ثلث یعنی ایک تہائی کی وارث ہو۔

(جواب) ان تینوں بھائیوں کے پاس مجموعی طور پر ستائیس دینار تھے پہلے کے پاس آٹھ دینار' دوسرے کے پاس ایک دینار اور تیسرے کے پاس اٹھارہ دینار تھے پہلے سے نکاح کیا اور مر گیا تو اس کے مال کا چوتھا حصہ ملا جو کہ دو دینار ہیں باقی چھ دینار بھائیوں کو ملے' تین ایک کو ملے اور تین دوسرے کو' اس کے بعد دوسرے سے شادی کی تو اس کے مال سے بھی چوتھا حصہ جو کہ ایک دینار ہے ملا اور باقی تین دینار اس کے بھائی کو ملے پھر تیسرے کے ساتھ نکاح کیا اور مر گیا اس کو پہلے بھائی سے بھی تین دینار میراث میں ملے تھے اور دوسرے سے بھی' اور اٹھارہ دینار اس کے پاس اپنے تھے اس طرح اس کے پاس کل چوبیس دینار جمع ہوئے تھے جس سے عورت کو ۱/۴ کے حساب سے چھ دینار ملے اب اس کے پاس پہلے شوہر سے دو دینار دوسرے سے ایک دینار اور تیسرے سے چھ دینار ملے تو کل نو دینار ہوئے اور نو ستائیس کا ثلث ہے یعنی ایک تہائی ہے جو کہ ان تینوں کا مال ہے۔

۴۹۹۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے جو ایسے مردوں سے یکے بعد دیگرے

نکاح کرے جو آپس میں بھائی ہوں اور ان سب کے نصف مال کا وارث بنے بعض نے اس صورت کو نظم میں پیش کیا ہے۔

وولرثة بعلا و بعلين بعده
وبعلا اخاهم فوالجنا حين جعفر
فكان لها من قسمة المال نصفه
كذلك يقضي الحاكم المتفكر
وما جاوزت في مال بعل سهامه
اذا مات بعل في الوراثة يزهر

(جواب) ایک بھائی کے پاس آٹھ دینار تھے دوسرے کے پاس چھ دینار تیسرے کے پاس تین دینار اور چوتھے کے پاس ایک دینار تھا تو کل اٹھارہ دینار ہوئے جب پہلا شوہر مرگیا تو عورت کو ۱/۴ ملنا تھا جو کہ دو دینار ہیں اور باقی مال تین بھائیوں کو ملا ہر ایک کو دو دینار پھر دوسرے سے شادی کی اس کے پاس چھ دینار اپنے تھے اور دو دینار بھائی سے میراث میں ملے تھے اس کے بعد مرگیا' تو عورت کو ۱/۴ کے حساب سے دو دینار ملے اور باقی تین تین دینار ہر ایک بھائی کو ملے پھر تیسرے سے شادی کی اور مرگیا اس کے پاس تین دینار اپنے تھے دو دینار پہلے بھائی کی میراث سے اور تین دینار دوسرے بھائی کی میراث سے ملے تھے یہ کل آٹھ دینار ہوئے عورت کو ۱/۴ کے حساب سے دو دینار ملے اور باقی چھ دینار چوتھے بھائی کو ملے اس کے بعد چوتھے سے نکاح کیا اور مرگیا اس کے پاس ایک دینار اپنا تھا دو دینار پہلے بھائی سے تین دینار دوسرے بھائی سے اور چھ دینار تیسرے بھائی سے ملے تو یہ کل بارہ دینار ہوئے عورت کو ربع یعنی ۱/۴ کے حساب سے تین دینار ملے اس کے پاس پہلے شوہر سے دو دینار' دوسرے سے بھی دو دینار تیسرے سے بھی دو دینار اور چوتھے سے تین دینار ملے جو کہ کل نو دینار ہوئے اور یہ ان چاروں کے پورے مال کا نصف ہے۔

میں نے اس مسئلے کا جواب نظم میں بھی دیا ہے۔

الاول منهم كان يحوى ثمانيا
وستا حوى الثاني وما ذاك يكثر

و ثالثهم یحوی ثلاثا ورابع
له واحد فالنصف بالا رث یحصر
اذا موتهم قد کان بعد نکاحها
ولاء علی ترتیبهم فتد بروا

اور اگر پانچ بھائیوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کرے اور ان کے کل مال کا نصف حصہ میراث میں ملے تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ ان سب کے پاس اڑتالیس دینار ہیں پہلے کے پاس سولہ دینار' دوسرے کے پاس تیرہ دینار' تیسرے کے پاس نو' چوتھے کے پاس تین اور پانچویں کے پاس سات دینار تھے اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرے کے ساتھ نکاح کیا تو حساب اسی طرح ہوگا جیسے گزر چکا۔

۵۰۰۔ (سوال) وہ کونسی عورت اور اس کا بیٹا ہے؟ جو وارث بنے اور دونوں کو آدھا آدھا ملے۔

(جواب) ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا اور ان دونوں سے ایک لڑکا پیدا ہوا' اس کے بعد بھتیجا جو کہ داماد بھی ہے مرگیا پھر یہ شخص خود مرگیا اور اس بیٹی اور نواسے کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں تو آدھا مال بیٹی کو ملے گا اور باقی جو کہ نصف ہے نواسے کو ملے گا۔ جو کہ اس عورت کا بیٹا ہے۔

۵۰۱۔ (سوال) وہ کون ہے جو اپنے پیچھے ایک ماموں اور ایک چچا چھوڑ کر مرجائے اور سارا مال ماموں کو ملے اور چچا محروم رہے علامہ ابن العزر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس صورت کو دو بیتوں میں نظم بھی کیا ہے۔

رجل مات و خلی خاله
وله عم تقی ورع
لم یرث شیئا و یحظی خاله
بجمیع المال یا مستمع

(جواب) دو علاتی یعنی باپ شریک بھائی تھے ایک نے دوسرے کی نانی سے نکاح کیا اور اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اس کے بعد یہ بھائی جس نے دوسرے بھائی کی نانی سے نکاح کیا تھا مرگیا اس کے بعد دوسرا بھائی مرگیا اور اس نے اپنے پیچھے چچا

اور یہ بھتیجا جو کہ اس کا ماموں لگتا ہے چھوڑ دیا تو یہ ماموں چچا سے زیادہ حقدار ہوگا میراث کا کیونکہ یہ اس کے علاتی یعنی باپ شریک بھائی کا بیٹا ہے میں نے اس کا جواب نظم بھی کیا ہے۔

خال ذا ابن اخ من جدة
ام ام المیت یا مستمع
فھو بالارث حقیق دون من
ھو عم عمه مجتمع

۵۰۲۔ (سوال) وہ کونسی عورت ہے؟ جس کا شوہر مرجائے اور آکر کہے کہ میں حاملہ ہوں اگر میرا لڑکا پیدا ہوا تو شوہر کے پورے، مال کا آٹھواں حصہ میرا ہوگا اور باقی بیٹے کا اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو سارا ہمارے درمیان آدھا آدھا ہوگا اور اگر مردہ بچہ پیدا ہوا تو سارا مال میرا ہوگا۔

(جواب) اس عورت نے اپنے غلام شوہر کو خرید کر آزاد کیا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے حاملہ ہوئی اب اگر لڑکا پیدا ہو جائے تو اس کو اس کا حصہ جو کہ آٹھواں ہے ملے گا اور باقی لڑکے کو ملے گا اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو آٹھواں حصہ بیوی ہونے کی وجہ سے اور لڑکی کا اپنا حصہ جو کہ آدھا ہے لینے کے بعد باقی بطور ولاء کے لے گی اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو ۱/۴ حصہ زوجیت کی بناء پر اور باقی ولاء کے طور پر لے گی۔

۵۰۳۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جو اپنے شوہر کے مال سے آدھا حصہ بطور میراث لے بعض نے اس مسئلے کو نظم کیا ہے۔

الا ایها القاضی المصیب قضاء ہ
اعندک من علم فتخبرنا وصفا
لوارثة من زوجها نصف ماله
به نطق القرآن ماکذبت حرفا

(جواب) ایک شخص مرگیا اور اپنے پیچھے ایک بیٹا ایک بیٹی اور ایک غلام چھوڑا دونوں نے غلام کو آزاد کیا اور لڑکی نے اس کے ساتھ نکاح کیا اس کے بعد

مرگیا تو لڑکی کو ۴/۱ حصہ زوجیت کی بناء پر ملے گا اور باقی دونوں پر عصبہ ہونے کی بناء پر تقسیم ہو گا اور اس میں سے بھی اس کو ۲/۱ جو کہ باقی کا ایک ثلث ہے ملے گا میں نے لکھتے وقت اس کا جواب نظم میں بھی کیا۔

الا ان ذاعبد حواه ولرثه من الميت
بنت وابنه فاعرف الوصفا
ومن بعد هذا اعتقاه و زوجت
به البنت ثم الموت صادفه حتفا
فميراثها ربع بفرض و ثلث ما
تبقى بتعصيب فقد حوت النصفا

۵۰۴۔ (سوال) ایک شخص مرگیا اس کی تین بیٹیاں رہ گئیں ان میں سے ایک کو والد کے مال میں سے دو ثلث یعنی دو تہائی ملے دوسری کو ایک تہائی اور تیسری کو کچھ نہیں ملا ایسا کیوں ہے؟

(جواب) یہ شخص غلام تھا اس کی تین بیٹیاں تھیں دو آزاد اور ایک غلام۔ آزاد بیٹیوں میں سے ایک نے اپنے والد کو خریدا تو وہ آزاد ہوا' اس کے بعد اس نے مال کمایا اور مرگیا تو مال دونوں آزاد بیٹیوں کو ملے گا آزاد کرنے والی کو ایک ثلث یعنی ایک تہائی بیٹی ہونے کے بناء پر اور ایک ثلث بطور ولاء کے ملے گا اور ایک ثلث دوسری آزاد بیٹی کو ملے گا تیسری بیٹی جو غلام ہے اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۵۰۵۔ (سوال) ایک شخص مرگیا اور اس نے بیس دینار اور بیس درہم ترکہ چھوڑا تو اس کی بیوی کو صرف ایک دینار اور ایک درہم حصے میں مل گیا ایسا کیوں؟ بعض نے اس سوال کو نظم کیا ہے۔

وولرثة بعلا ، فكان نصيبها
من المال دينارا عتيقا ودرهما
وكان جميع المال عشرين درهما
وعشرين دينارا على ذاك قسما

(جواب) اس شخص کے ورثاء میں دو باپ شریک بہنیں' دو ماں شریک بہنیں اور چار بیویاں ہیں تو باپ بشریک بہنوں کو دو ثلث ماں شریک بہنوں کو ایک ثلث اور بیویوں کو ربع یعنی چوتھا حصہ ملے گا مسئلہ بارہ سے بنے گا اور پندرہ کی طرف عول کرے گا لیکن تین چونکہ چار عورتوں پر تقسیم نہیں ہوتا اس لئے چار کو پندرہ میں ضرب دیا جائے گا تو ساٹھ بن جائیں گے اب عورتوں کے تین سہام کو چار میں ضرب دیا جائے گا تو بارہ بن جائیں گے اس طرح ہر عورت کو تین حصے مل جائیں گے جو کہ بیس کا ایک ہے اس کو پھیلا کر ساٹھ بنائے گئے تو ہر عورت کے حصے میں ایک دینار اور درہم آیا۔

میں نے لکھتے وقت اس جواب کو نظم بھی کیا ہے۔

لقد مات ذاعنهن لربع نسوة

واختين من ام واختين فافهما

لهامن اب فالا صل فى الارث عائل

بخمسة عشر ثم للكسر حتما

لها الضرب حتى صار ستين عدها

فللز وجة الدينار تعطى ودرهما

فمن بسط ذى العشرين ستين حقها

ثلاث، بدينار فلم تبق مبهما

۵۰۶۔ (سوال) ایک شخص لوگوں کے پاس آیا جو کہ میراث تقسیم کر رہے تھے اور ان سے کہا کہ لوگوں تم میراث کی تقسیم میں جلدی مت کرو میری ایک بیوی جو کہ اس وقت موجود نہیں اگر زندہ ہو تو وہی وارث ہوگی میں وارث نہیں ہوں گا اور اگر مرگئی ہو تو میں وارث بنوں گا یہ کیسے ہوگا؟

(جواب) یہ عورت مرگئی اور اپنے پیچھے والدہ' دو حقیقی بہنیں اور باپ شریک بھائی جس نے مرحومہ کی ماں شریک بہن کے ساتھ نکاح کیا ہے چھوڑ دیئے تو حقیقی بہنوں کو دو ثلث اور ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اگر ماں شریک بہن زندہ ہو تو اس کو باقی چھٹا حصہ ملے گا اور اگر مرچکی ہو تو باقی باپ شریک بھائی کو ملے گا کیونکہ

وہ عصبہ ہے۔

۷ معمہ۔ (سوال) ایک شخص مرگیا اور چچا کا لڑکا اور باپ شریک بھائی پیچھے رہ گئے تو چچا کا لڑکا وارث بنا اور باپ شریک بھائی وارث نہیں بنا' یہ کیسے ہوا؟
اس مسئلے کو علامہ ابن المعتز رحمہ اللہ تعالیٰ دو بیتوں میں نظم بھی کر چکے ہیں۔

رجل مات عن اخ وابن عم
فتخلی اخوہ من کل مالہ
وحوی نجل عمہ الکل حقا
کیف ھذا فخبرونا بحالہ

(جواب) دو بھائی تھے ان میں سے ایک کا بیٹا تھا دونوں بھائیوں نے ایک باندی خریدی اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو دونوں نے اس کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا تو دونوں کا بیٹا بن گیا اس کے بعد دونوں نے باندی کو آزاد کیا اور جس بھائی کا پہلے سے بیٹا تھا اس نے اس کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا' اس کے بعد دونوں بھائی مرگئے پھر وہ بیٹا جو کہ نکاح کے بعد پیدا ہوا تھا مرگیا اور ایک حقیقی بھائی جو کہ اس کے چچا کا بیٹا بھی ہے اور ایک باپ شریک بھائی جو کہ باندی کے خریدنے سے پہلے موجود تھا پیچھے چھوڑا تو سارا میراث چچا کے بیٹے جو کہ اس کا حقیقی بھائی بھی ہے کو ملے گا اور باپ شریک بھائی کو کچھ نہیں ملے گا میں نے اس کا جواب نظم بھی کیا ہے۔

امۃ من فتاۃ شرک اداھا
مالکاھا کل لا مربھالہ
وادعا کل وکلاھا جمیعا
ولدی واحد حلیفی نوالہ
اعتقاھا وحازھا بنکاح
واحد منھم لفرط ابتھالہ
ولہ ابن من قبل ذامن سواھا
ولدت منہ مبدعا فی جمالہ
ثم ماتوا ومات الابن الاخیر

عن اخ من ابیه قبل لرتحاله
وابن عم اخ له من ابیه
ومن الام محرز کل مالۃ

۵۰۸۔ (سوال) تین حقیقی بھائی ہیں ان میں سے ایک کو پورے مال کے دو ثلث ملے بعض نے اس مسئلے کو یوں نظم کیا۔

ثلاثۃ اخوۃ لاب وام
وکلھم الی خیر فقیر
افادتھم صروف الدھرلرثا
وکان لمینھم مال کثیر
فحاز الاکبران الثلث منہ
وباقی المال احرزہ الصغیر

(جواب) ایک عورت کے تین چچا زاد بھائی تھے ان میں سے ایک اس کا شوہر تھا عورت مرگئی تو میراث یوں تقسیم ہو گا کہ مسئلہ چھ سے بنایا جائے گا شوہر کو آدھا ملے گا جو کہ تین ہیں اور باقی نصف جو کہ تین ہیں تینوں پر ثلاثا تقسیم ہوں گے اور ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا میں نے کتاب لکھتے وقت اس کا جواب نظم کیا۔

مقید الارث کانت بنت عم
لکلھم تزوجھا الصغیر
فحاز النصف من ست بفرض
وبالتسیر سھمایا امیر

۵۰۹۔ (سوال) دو حقیقی بھائی ہیں ایک کو میراث میں پورے مال کے تین ربع ملے اور دوسرے کو صرف ایک ربع۔ ایسا کیوں؟

(جواب) مرنے والی عورت ہے اور ان کے چچا کی لڑکی ہے اور ان میں سے ایک اس کا شوہر ہے جیسے گزشتہ مسئلے میں گزرا۔

۵۱۰۔ (سوال) دو باپ شریک بھائی ہیں ایک کو پورے مال کا ایک ثلث ملا اور

دوسرے کو دو ثلث۔

(جواب) مسئلہ وہی ہے ان میں سے ایک عورت کا ماں شریک بھائی ہے تو شوہر کو نصف، ماں شریک بھائی کو چھٹا اور باقی جو کہ صرف دو ہیں دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

مسائل الانسان

لوگوں کے مسائل

۵۱۱۔ (سوال) ایک شخص ہے اس کا چچا اس کے ماموں کا بیٹا ہے اور اس کا بیٹا اس کے ماموں کا ماموں ہے بعض نے اس کو یوں نظم کیا ہے۔

عمه نجل خاله وابنه ابن خاله
کیف باللّٰه ذاکر اخبرونا بحاله

(جواب) اس شخص کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے دو بیویوں سے، بیٹی کا نکاح کسی شخص کے ساتھ کردیا اور بیٹے نے اپنی بہن کے شوہر کی ماں کے ساتھ نکاح کیا، لڑکی کا بھی بیٹا پیدا ہوا اور لڑکے کا بھی، پھر بیٹی کے بیٹے نے اس کے بیٹے کی نانی کے ساتھ نکاح کیا اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا تو شعر میں مذکور لڑکا اس کا پوتا ہے۔

۵۱۳۔ (سوال) وہ کون سے دو لڑکے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کا چچا بھی ہو اور ماموں بھی۔

(جواب) ایک شخص نے اپنی باپ شریک بہن کا نکاح اپنی ماں شریک بھائی کے ساتھ کیا اور ان سے بچہ پیدا ہوا تو بچہ اس شخص کو چچا اور ماموں کہے گا۔

یا یوں کہا جائے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ اور اس شخص کے بیٹے نے اس عورت کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا اور دونوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے تو باپ کا بیٹا بیٹے کے بیٹے کا چچا بھی ہوگا اور ماموں بھی یا یوں کہ دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نے دوسرے کی بیٹی اور دوسرے نے پہلے کی ماں کے ساتھ نکاح کیا اور

دونوں کے ہاں بچے پیدا ہوئے تو لڑکی کا بیٹا ماں کے بیٹے کو چچا اور ماموں کہے گا۔

۵۱۴۔ (سوال) وہ کون دو لڑکے ہیں؟ جن میں سے ایک دوسرے کا چچا اور دوسرا پہلے کا ماموں ہو۔

(جواب) ایک شخص نے ایک عورت اور اس شخص کے بیٹے نے اس عورت کی بیٹی سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے تو باپ کا بیٹا بیٹے کے بیٹے کا چچا اور بیٹے کا بیٹا باپ کے بیٹے کا ماموں ہو گا۔

۵۱۵۔ (سوال) دو لڑکے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کے ماموں کا لڑکا بھی لگتا ہے اور پھوپھی کا بھی یہ کیسے؟

(جواب) دو آدمیوں نے ایک دوسرے کے بہن سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔

۵۱۶۔ (سوال) دو لڑکے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ماموں اور دوسرا پہلے کی ماں کا چچا لگتا ہے یہ کیسے؟

(جواب) دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نے دوسرے کی بیٹی سے اور دوسرے نے پہلے کی پوتی سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں بچے پیدا ہوئے۔

۵۱۷۔ (سوال) دو لڑکے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا چچا اور دوسرا پہلے کے باپ کا چچا لگتا ہے یہ کیسے؟

(جواب) دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نے دوسرے کی ماں سے اور دوسرے نے پہلے کی نانی سے نکاح کیا اور ان دونوں سے بچے پیدا ہوئے۔

۵۱۸۔ (سوال) وہ کون سے دو لڑکے ہیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کے باپ کا چچا ہو۔

(جواب) دو آدمی ہیں ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی نانی سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔

۵۱۹۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جو کسی مرد کے ساتھ دیکھی گئی لوگوں نے

اس پر نکیر کیا تو عورت نے کہا کہ مجھ پر نکیر مت کرو اس لئے کہ میری نانی نے اس کی ماں کو جنا ہے۔

(جواب) یہ دونوں لڑکیاں اس آدمی کی بہنیں ہیں۔

۵۲۰۔ (سوال) دو عورتیں ہیں ان کے پاس دو آدمی آئے تو عورتوں نے کہا کہ خوش آمدید ہمارے بیٹوں ہماری شوہر کے بیٹوں اور ہمارے شوہروں۔

(جواب) ان دونوں عورتوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے بیٹے سے نکاح کیا ہے۔

۵۲۱۔ (سوال) وہ کون سا مسلمان مرد ہے؟ جس کے دو بیٹے ہوں اور وہ دونوں اس کے چچا لگتے ہوں۔

(جواب) یہ شخص مجوسی تھا اس نے اپنے باپ کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے تو یہ دونوں اس کے باپ کے ماں شریک بھائی ہیں اس کے بعد سب مسلمان ہوئے۔ من الخیرۃ

۵۲۲۔ (سوال) ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک بچہ باہر نکلا اس شخص نے اس بچے سے کہا کہ مرحبا میرے بھائی 'میری بیوی کے بیٹے اپنے والد جو کہ میرا بھی والد ہے سے کہو کہ تمہاری ماں کا شوہر دروازے پر کھڑا ہے حالانکہ یہ بطور رضاع یا حرمت مصاہرت کے بھی نہیں تو یہ آپس میں کیا لگتے ہیں؟

(جواب) اس شخص نے گھر کے مالک کی ماں کے ساتھ نکاح کیا اور گھر کے مالک نے اس شخص کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا اور اس سے یہ لڑکا جس کو یہ شخص مخاطب کر رہا ہے پیدا ہوا اس سے پہلے گھر کے مالک نے اس شخص کے نسب کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس شخص نے اس کی تصدیق کی تھی اور اس کا باپ چونکہ معلوم نہ تھا اس لئے اس شخص کا نسب گھر کے مالک سے ثابت ہوا تھا۔

۵۲۳۔ (سوال) ایک مریض نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے بڑے بیٹے کو ایک دینار اور باقی کا پانچواں حصہ دوسرے بیٹے کو دو دینار اور باقی کا خمس تیسرے بیٹے کو تین دینار اور باقی کا خمس اور چوتھے کو باقی جو رہ جائے دیا جائے ہر

ایک کو میراث سے جتنا حصہ ملتا تھا پورا پورا مل گیا بتاؤ کل ترکہ کتنا تھا۔

(جواب) کل ترکہ سولہ دینار تھا بڑے کو ایک دینار اور باقی کا خمس جو کہ تین دینار ہیں ملے تو اسکو کل چار دینا ملے دوسرے کو دو دینار اور باقی کا خمس جو کہ دو دینار ہیں ملے تو اس کو بھی کل چار دینا ملے تیسرے کو تین دینار اور باقی کا خمس جو کہ ایک دینار ہے ملا تو اس کو بھی کل چار دینار ملے اور چوتھے کو باقی ملا جو کہ چار دینار ہیں۔

۵۲۴۔ (سوال) ایک مریض نے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو میرے ایک بیٹے کو ایک دینار اور باقی کا سدس یعنی چھٹا حصہ دوسرے کو دو دینار اور باقی کا سدس تیسرے کو تین دینار اور باقی کا سدس چوتھے کو چار دینار اور باقی کا سدس اور پانچویں کو جو باقی رہ جائے دیدیں اور ہر ایک کو جتنا حصہ میراث میں ملتا تھا پورا پورا مل گیا بتاؤ کل ترکہ کتنا تھا؟

(جواب) کل ترکہ پچیس دینار تھا پہلے کو ایک دینار اور باقی کا سدس جو کہ چار دینار ہیں ملا۔ تو کل پانچ دینار ملے دوسرے کو دو دینار اور باقی کا سدس جو کہ تین دینار ہیں ملا اس کو بھی کل پانچ دینار ملے تیسرے کو تین دینار اور باقی کا سدس جو کہ دو دینار ہیں ملا اس کو بھی پانچ دینار ملے چوتھے کو چار دینار اور باقی کا سدس جو کہ ایک دینار ہے ملا اس کو بھی پانچ دینار ملے اور باقی رہ گئے پانچ دینار تو وہ پانچویں بیٹے کو ملے اس طرح سب کو برابر حصہ ملا۔

۵۲۵۔ (سوال) وہ کون مسلمان باپ اور مسلمان بیٹا ہے؟ جب باپ اپنی موت مرجائے تو بیٹے کو میراث میں کچھ بھی نہ ملے۔

(جواب) ایک عورت نے دو بچوں کو دودھ پلایا ایک بچہ مسلمان تھا اور دوسرا کافر۔ بعد میں نہ بچوں کو اپنے والدین کا پتہ چلا اور نہ ان کے والدین کو کہ ان میں سے ان کا بیٹا کون سا ہے؟ یعنی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان دونوں میں سے کون سا مسلمان ہے کون سا کافر؟ تو یہ دونوں لڑکے مسلمان ہوں گے لیکن اپنے والدین سے میراث کے مستحق نہیں ہوں گے کیونکہ جب کفر اور اسلام دونوں جمع ہو جائیں تو غلبہ اسلام کو ہو گا لیکن شک اور احتمال کی وجہ سے وارث نہ ہوں گے۔

من الحیرة

۵۲۶۔ (سوال) وہ کونسی عورت ہے؟ جس نے کسی مرد سے نکاح کیا اور مرگئی تو پہلا شوہر وارث ہو' دوسرا شوہر نہیں۔

(جواب) اس عورت کو اپنے شوہر نے دخول سے قبل کہا تھا اگر تجھے حیض آیا تو تجھے طلاق عورت نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور خون شروع ہوا' اور اس کے متصل کسی اور شخص سے نکاح کیا اور مرگئی تو پہلا شوہر وارث ہو گا دوسرا نہیں کیونکہ یہ احتمال موجود تھا کہ خون تین دن سے پہلے منقطع ہو جائے۔ من العدة

۵۲۷۔ (سوال) وہ کون سے دو آزاد اور مسلمان لڑکے یا لڑکیاں ہیں جن کی مائیں آزاد بھی ہوں اور مسلمان بھی ہوں اور ان دونوں لڑکوں یا لڑکیوں کی مائیں مرجائیں تو ان کو اپنی اپنی ماں سے میراث نہ ملے۔

(جواب) یہ دونوں ایسی عورتوں کے بیٹے ہیں جنہوں نے ان کو ایک تاریک کمرے میں جنا اور دونوں نے ان میں سے ایک کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسرے کو نفی کیا تو جس بچے کا دعویٰ کیا ہے وہ دونوں کا بیٹا ہو گا اور یہ دونوں آزاد ہوں گے لیکن ایک بھی اپنی ماں سے میراث نہیں پائے گا اشتباہ کی وجہ سے۔ کذا فی العدة

۵۲۸۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو مرجائے اور چار بیٹے چھوڑے ان میں سے دو مسلمان ہوں' اور دو نصرانی' سب دارالاسلام میں ہوں' لیکن پھر بھی نہ مسلمان بیٹے اس کے وارث ہوں اور نہ نصرانی۔ ایسا کیوں؟

(جواب) مسلمان بیٹوں نے گواہی دی کہ والد نصرانی ہو کر مرا ہے اور نصرانی بیٹوں نے گواہی دی کہ باپ حالت اسلام میں مرا ہے تو نصرانیوں کی گواہی معتبر ہوگی اور دونوں طائفے باپ کی میراث سے محروم ہوں گے کیونکہ ہر گروہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ والد ان کے دین کے خلاف مرا ہے۔ من العدة

۵۲۹۔ (سوال) وہ کون بھائی اور بہن ہے کہ بہن کو ثمن یعنی آٹھواں حصہ اور بھائی کو سبعة اثمان یعنی آٹھ میں سے سات حصے ملے۔

(جواب) ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی کی ماں یعنی ساس سے نکاح کیا اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا مثلاً زید نے اپنے والد بکر کی بیوی ہندہ کی ماں زینب سے نکاح کیا اور ان سے خالد پیدا ہوا اس کے بعد زید مرگیا پھر باپ یعنی بکر مرگیا اور اپنے پیچھے ایک بیوی ہندہ جو کہ اس کے پوتے یعنی خالد کی ماں شریک بہن ہے اور اپنی بیوہ کا بھائی یعنی خالد کی ماں شریک بہن ہے اور اپنی بیوی کا بھائی یعنی خالد کو چھوڑا تو بیوہ زینب تو زوجیت کی بنا پر ثمن یعنی ۸/ا حصہ اور بیوی کے ماں شریک بھائی خالد کو باقی سات حصے ملیں گے کیونکہ یہ اس کا پوتا ہے۔

۵۳۰۔ (سوال) وہ کون باپ بیٹا ہے جن کے درمیان میراث آدھا آدھا تقسیم ہو؟

(جواب) ایک عورت نے اپنے چچا کے لڑکے سے نکاح کیا اور مرگئی پیچھے ایک شوہر اور چچا جو کہ اس کے شوہر کا باپ ہے رہ گیا تو شوہر کو آدھا زوج ہونے کی بناء پر اور باقی چچا کو ملے گا جو کہ آدھا ہے۔

۵۳۱۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس کے وارث سات بھائی اور ایک بہن ہو اور مال ان میں برابر تقسیم ہو۔

(جواب) اس شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے بیٹے نے اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے سات بیٹے پیدا ہوئے اس کے بعد بیٹا مرگیا اور پھر باپ مرگیا تو پیچھے سات پوتے اور ایک ان پوتوں کی بہن جو کہ اس شخص کی بیوی ہے رہ گئے تو بیوی کو ثمن ۸/ا ملے گا اور باقی سات سب پر برابر تقسیم ہوں گے اس طرح سب کو ۸/ا ملا۔

۵۳۲۔ (سوال) دو حقیقی بھائی ہیں ان میں سے ایک کو ایک میت سے میراث ملا اور دوسرے کو نہیں ملا یہ کیوں؟

(جواب) مرنے والا ان میں سے ایک کا باپ تھا۔

۵۳۳۔ (سوال) ایک عورت ایک قوم کے پاس آئی جو کہ میراث تقسیم کر رہی تھی اور کہا کہ میراث کی تقسیم میں جلدی نہ کرو کیونکہ میں حاملہ ہوں اگر لڑکا پیدا

ہوا تو وہ وارث ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی تو وارث نہ ہوگی یہ کون ہے؟

(جواب) ایک شخص مرگیا اور اس کے پیچھے اس کی دو بیٹیاں اور ایک اپنے بھائی کی حاملہ باندی رہ گئی اب بیٹیوں کو دو ثلث ملیں گے اور بھائی کی باندی نے اگر لڑکا جنا تو یہ اس کا بھتیجا ہوگا اور عصبہ ہوگا اور اس شخص کے چچا سے مقدم ہوگا اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو چونکہ وہ ذوی الارحام میں سے ہے اس لئے چچا کے ہوتے ہوئے وہ وارث نہ ہوگی بلکہ باقی چچا کو ملے گا۔

۵۳۴۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو مرجائے اگر پیچھے ابن العم رہ جائے تو اس کو دس ہزار درہم ملیں اور اگر بیٹا رہ جائے تو اس کو صرف دو ہزار درہم ایسا کیوں ہے؟

(جواب) اس شخص نے تیس ہزار درہم ترکہ چھوڑا ہے اور اٹھائیس بیٹیاں اور ایک ابن العم، تو بیٹیوں کو دو ثلث جو کہ بیس ہزار ہیں ملے اور باقی دس ہزار ابن العم کو ملے اور اگر ابن العم کی جگہ بیٹا ہو تو اس کو صرف دو ہزار ملیں گے۔ کذا فی العدۃ

۵۳۵۔ (سوال) ایک عورت ایک قوم کے پاس جو کہ میراث تقسیم کررہی تھی آئی اور کہا کہ میراث کی تقسیم مین جلدی مت کرو کیونکہ میں حاملہ ہوں اگر میرا لڑکا پیدا ہو جائے تو مجھے ثمن ۸/۱ ملے گا اور باقی میرے لڑکے کو اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو مال میرے اور اس کے درمیان برابر تقسیم ہوگا اور اگر مردہ بچہ پیدا ہوا تو پورا مال میرا ہوگا یہ عورت کون ہے؟

(جواب) اس عورت نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے بعد اس کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے حاملہ ہوئی اس کے بعد شوہر کا انتقال ہوا۔

۵۳۶۔ (سوال) ایک شخص مرگیا تو ایک عورت اور اس کے شوہر کو مرنے والے کے مال سے تین ربع ملا اور ایک اور عورت اس کے شوہر کو باقی ربع ملا یہ آپس میں کون ہیں؟

(جواب) اس شخص نے اپنے پیچھے ایک ماں شریک بہن ایک باپ شریک

بہن اور دو ابن العم جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہے چھوڑے، ماں شریک بھائی باپ شریک بہن کا شوہر ہے اور دوسرا ماں شریک بہن کا شوہر ہے تو بھائی کو آدھا ماں شریک بھائی اور بہن کو ثلث اور باقی مال دونوں ابن العم کے درمیان تقسیم ہوگا۔

۵۳۷۔ (سوال) وہ کون باپ بیٹی ہے جن کو برابر برابر حصہ ملے۔

(جواب) ایک عورت مرگئی پیچھے ایک شوہر جو کہ اس کا ابن العم بھی ہے اور ایک بیٹی جو کہ اسی شوہر سے ہے رہ گئے تو آدھا بیٹی کو اور آدھا شوہر کو فرض اور تعصیب کے اعتبار سے ملے گا۔

۵۳۸۔ (سوال) وہ کون سی ماں ہے؟ جس کو صرف سدس ملے حالانکہ نہ تو بیٹے کا بیٹا ہے نہ پوتا نہ دو بھائی اور نہ دو بہن۔

(جواب) اس عورت کی لڑکی مرگئی اور پیچھے ایک شوہر اور والدین رہ گئے تو ماں کو باقی کا ثلث جو کہ سدس ہے ملے گا۔

۵۳۹۔ (سوال) وہ کون سی ماں ہے؟ جس کا حصہ صرف ایک ربع ۱/۴ رہا ہو۔

(جواب) بیٹا مرگیا اور پیچھے ایک بیوہ اور والدین رہ گئے تو ماں کو ما بقی کا ثلث ملے گا جو کہ پورے مال کا ربع ہے۔

۵۴۰۔ (سوال) وہ کون ہے جو چار وارث چھوڑے تو ایک کو پورے مال کا ثلث دوسرے کو باقی کا ثلث تیسرے کو ما بقی کا ثلث اور چوتھے کو جو باقی رہ جائے ملے یہ مسئلہ اکدریہ ہے اور بعض نے اس کو نظم بھی کیا ہے۔

مافرض لربعة توزع بينهم
ميراث ميتهم بفرض واقع
فلواحد ثلث الجميع و ثلث ما
يبقى لثانيهم بحكم جامع
ولثالث من بعد ذا ثلث الذى
يبقى وما يبقى نصيب الرابع

(جواب) یہ ایک عورت ہے جو مرگئی اور اپنے پیچھے شوہر ماں بہن اور دادا چھوڑ گئی تو شوہر کو آدھا ملے گا ماں کو ثلث دادا کو سدس اور بہن کو آدھا۔
مسئلہ ستائیس سے بنے گا اب شوہر کو نو جو کہ پورے مال کا ثلث ہے ملیں گے۔ ماں کو چھ جو باقی کا ثلث ہے ملیں گے بہن کو چار جو کہ ما بقی کا ثلث ہے ملیں گے اور باقی آٹھ دادا کو ملیں گے۔

مسائل حسابیۃ ملحقۃ بالفرائض

حساب کتاب کے مسائل جو کہ میراث کے ساتھ ملحق ہیں

۶۴۱۔ (سوال) ایک شخص نے تین دن تجارت کی ہر دن اپنے راس المال کے برابر کمایا ہر دن ایک دینار صدقہ کیا اور تیسرے دن کچھ بھی اس کے پاس نہیں رہا بتاؤ اس کا راس المال کتنا تھا؟

(جواب) اس کا راس المال اکیس قیراط تھا پہلے دن ایک دینار اور اٹھارہ قیراط ہوئے' جب ایک دینار دیا تو اٹھارہ قیراط باقی رہ گئے دوسرے دن ایک دینار اور بارہ قیراط ہوئے جب ایک دینار دیا تو بارہ قیراط باقی رہ گئے دوسرے دن ایک دینار اور بارہ قیراط ہوئے جب ایک دینار دیا تو بارہ قیراط بچے تیسرے دن بارہ قیراط کمائے اور صدقہ کیا تو کچھ بھی نہیں بچا۔

۶۴۲۔ (سوال) ایک شخص نے ایک آدمی کو بیس درہم دیئے تاکہ اس کے لئے بیس جانور کرایہ پر لے ہر اونٹ دو درہم پر ہر خچر ایک درہم پر اور ہر گدھا نصف درہم پر تو کیسے کرلے گا؟

(جواب) دس گدھے پانچ درہم پر پانچ خچر پانچ درہم پر اور پانچ اونٹ دس درہم پر کرایہ پر لے۔

۶۴۳۔ (سوال) دو آدمی ہیں ایک کے پاس دو روٹیاں ہیں اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں ہیں دونوں کھانے بیٹھ گئے تو ایک تیسرا آدمی آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھانے لگا کھانے کے بعد اس نے پانچ درہم نکال کر دونوں کو دیئے اور کہا کہ جتنی روٹی میں آپ دونوں حضرات کی کھا چکا ہوں یہ پانچ درہم اسی تناسب سے آپس میں تقسیم کریں بتاؤ تقسیم کیسے ہوگی؟

(جواب) دو روٹی والا ایک درہم لے گا اور تین روٹی والا چار درہم لے گا۔ کیونکہ اس نے تین روٹی والے سے ایک روٹی سالم اور ایک روٹی کا ایک تہائی کھایا اور دو روٹی والے سے ایک روٹی کا ایک تہائی کھایا کہتے ہیں کہ حضرت علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں یہ واقعہ پیش آیا اور ان کے سامنے پیش ہوا دو روٹی والے نے کہا کہ مجھے ڈھائی درہم دیئے جائیں اور ڈھائی درہم آپ لیں کیونکہ یہ شخص ہمارے پانچ روٹیوں میں شریک ہوا اور شرکت مساوات کا متقاضی ہے۔ تین روٹی والے نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے روٹیوں کی تعداد کے اعتبار سے تین درہم ملنے چاہئیں اور تجھے دو درہم تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا ساتھی تمہیں جو کچھ دے چکا ہے اس پر راضی ہو جاؤ' ورنہ شرعی فیصلہ کی رو سے تمہیں یہ نہیں ملے گا اس شخص نے کہا کہ میں صرف قضاء پر راضی ہوتا ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے قضاء میں صرف ایک درہم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کتاب العدۃ کی کتاب القسمۃ میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ سب نے برابر برابر کھایا اور جواب میں کہا کہ دو روٹی والے کو دو درہم اور تین روٹی والے کو تین درہم ملیں گے۔

۶۴۴۔ (سوال) ایک شخص نے اپنے بڑے بیٹے کو پچاس سیب دوسرے کو تیس اور چھوٹے کو دس سیب دیئے اور کہا کہ ایک قیمت سے ان کو بیچو اور ہر ایک دس درہم لائے گا چنانچہ وہ تینوں والد کے پاس دس دس درہم لے کر آئے بتاؤ انہوں نے کیسے بیچا؟

(جواب) ان سب نے ایک نرخ سے بیچا اس طور پر کہ سات سیب ایک درہم پر اور جو باقی بچا وہ ایک سیب تین درہم پر۔ بڑے نے انچاس سیب سات درہم میں بیچے اور ایک سیب بچ گیا تو وہ تین درہم میں بیچا تو اس کے پاس دس درہم ہوئے دوسرے نے اٹھائیس سیب چار درہم میں بیچے اور دو بچے تو اسے چھ درہم میں بیچے تو دس درہم ہوئے اور چھوٹے نے سات ایک درہم میں بیچے اور تین باقی بچے تو وہ نو درہم میں بیچے تو دس درہم ہوئے۔

۶۴۵۔ (سوال) دو آدمی ہیں ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں آٹھ رطل تیل ہے اور انکے پاس دو برتن اور ہیں ایک میں تین رطل آتے ہیں اور دوسرے میں پانچ رطل سماتے ہیں دونوں تیل کو آدھا آدھا کرنا چاہتے ہیں، تو کیسے تقسیم کرے؟

(جواب) جس میں تین رطل آتے ہیں وہ بھر کر پانچ رطل والے برتن میں ڈال دے پھر دوبارہ بھر کر اسی برتن میں ڈال دے تو وہ بھر جائے گا اور اس چھوٹے برتن میں ایک رطل باقی رہ جائے گا پھر یہ پانچ رطل بڑے برتن میں ڈال دے اس کے بعد چھوٹے برتن میں جو ایک رطل بچا ہے وہ درمیانی برتن میں ڈال دے اس کے بعد پھر چھوٹا برتن جس میں تین رطل آتے ہیں بھر کر اس میں ڈال دے تو یہ چار ہو گئے اور بڑے برتن میں بھی چار رہ گئے تقسیم مساوی ہو گئی۔

۶۴۶۔ (سوال) ایک شخص مر گیا اس کے تین بیٹے رہ گئے اور اس نے پندرہ مٹکے چھوڑے، پانچ سرکہ سے مکمل بھرے ہوئے پانچ آدھے بھرے ہوئے اور پانچ خالی اور ان کو اپنی جگہ سے ہلائے بغیر تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کیسے کریں گے؟

(جواب) ان تینوں میں سے ایک لڑکا دو مٹکے بھرے ہوئے دو خالی اور ایک آدھا بھرا ہوا لے لے دوسرا بھی اسی طرح لے، تو پانچ مٹکے رہ جائیں گے ایک بھرا ہوا، ایک خالی اور تین آدھے بھرے ہوئے یہ تیسرے کا حصہ ہو جائے گا سب کو برابر برابر حصہ ملا۔ من العدۃ

۶۴۷۔ (سوال) ایک شخص نے اپنے دوستوں پر مال تقسیم کیا ایک کو ایک درہم دوسرے کو دو تیسرے کو تین چوتھے کو چار درہم اس طرح ہر ایک کو پہلے سے ایک درہم زیادہ دیا پھر پشیمان ہوا اور سب سے سارا مال واپس لے لیا اور پھر ان کے درمیان تقسیم کیا تو ہر ایک کو بیس درہم ملے اب بتاؤ کہ درہم کتنے تھے اور آدمی کتنے؟

(جواب) درہم سات سو اسی تھے اور آدمی انتالیس تھے یہ مسائل کوئی خاص مشکل نہیں لیکن چونکہ دوسرے حضرات نے اس کو ذکر کیا ہے میں نے بھی ذکر کیا۔

۶۴۸۔ (سوال) چند آدمی باغ میں داخل ہوئے ایک نے ایک انار توڑا دوسرے نے دو تیسرے نے تین چوتھے نے چار اس طرح ہر ایک نے دوسرے سے ایک انار زیادہ توڑا، جب باہر نکلے تو سب کو جمع کیا اور آپس میں برابر تقسیم کیا تو ہر ایک کو دس انار ملے۔ بتائیے انار کتنے تھے اور آدمی کتنے؟

(جواب) انار ایک سو نوے تھے اور آدمی انیس۔ یہ مسئلہ بھی گزشتہ مسئلے کی طرح ہے۔

۶۴۹۔ (سوال) ایک شخص نے ایک جگہ مال رکھا دوسرے نے آکر اس پر اتنا ہی مال رکھا اور دس درہم لے کر چلا گیا دوسرے نے آکر باقی پر اتنا ہی مال رکھا اور دس درہم لے کر چلا گیا تیسرے نے آکر باقی پر اتنا ہی رکھا اور دس درہم لے کر چلا گیا چوتھے نے آکر باقی پر اتنا ہی رکھا اور دس درہم لے کر چلا گیا تو کچھ بھی نہیں بچا۔ بتایئے کہ پہلے نے کتنا مال رکھا تھا؟ اور باقی تینوں نے اس پر کتنا مال رکھا تھا؟

(جواب) پہلے آدمی نے ساڑھے آٹھ درہم اور ربع ۸/۱ درہم رکھا دوسرے نے اس پر اتنا ہی رکھا تو کل ساڑھے سترہ درہم ہوئے جب دس درہم لئے تو ساڑھے سات درہم باقی رہ گئے تیسرے نے آکر اس پر اس کے برابر رکھا تو کل پندرہ درہم ہوئے اور دس لے کر گیا تو پانچ باقی رہ گئے چوتھے نے آکر اس پر اس کے برابر یعنی پانچ درہم رکھے اور دس درہم لے کر گیا تو کچھ بھی نہیں بچا۔

مسائل شتی

متفرق مسائل

۶۵۰۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جو یہ کہے کہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک رمضان میں پیدا ہوا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک شوال میں پیدا ہوا، علامہ ابن العزرحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سوال کو قاضی القضاۃ نجم الدین الطرسوی الحنفی نے نظم کیا ہے۔ وقاہ اللہ کل مرعوب واتم علیہ کل مرھوب۔

رجل قال قد ولدت بشهر الصوم
فی قول اقدم الاعیان
وبشوال عند یعقوب فانعم
بجواب وفقت للتبیان

(جواب) یہ شخص رمضان کے آخری دن پیدا ہوا چونکہ اس دن زوال سے پہلے چاند دیکھا گیا تھا تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دن رمضان سے ہو گا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شوال سے۔ میں نے اس کا جواب نظم بھی کیا ہے۔

خذ جوابی مفصل التبیان
عن سول یفوق نظم الجمان
کان میلاد ذا بآخر یوم
عد بین الانام من رمضان
وبه قد رؤی الهلال نهارا
قبل ظهر جماعة الا عیان
عند یعقوب ذلک الیوم عید
وصیام فی منهب النعمان

میں کہتا ہوں کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں جیسا کہ امام ابو نصر اقطان الغزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۔ (سوال) وہ کون سی عورت ہے؟ جس سے پوچھا گیا کہ تو باکرہ ہے؟ یا ثیبہ؟ تو اس نے کہا کہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باکرہ ہوں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثیبہ ہوں۔

(جواب) اس عورت کی بکارت زنا یا حیض کے ساتھ زائل ہو چکی ہے اس کا نکاح باکرہ عورتوں کی طرح ہو گا اس کا سکوت رضا شمار کیا جائے گا اور فی الوصیة لابکار بنی فلان میں داخل ہو گا یہ مسئلہ معروف و مشہور ہے من التھذیب

۶۵۲۔ (سوال) وہ کون ہے؟ جس سے کسی نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

بھری ہوں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی ہوں۔

(جواب) یہ شخص بصرہ میں پیدا ہوا اور کوفہ میں بڑھا [illegible] نشوونما پائی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ جائے پیدائش کا اعتبار کرتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ نشوونما کی جگہ کا اعتبار کرتے ہیں اسی اختلاف پر [illegible] اختلاف بھی مبنی ہے اور حنث میں اختلاف بھی جس نے قسم کھائی [illegible] کی عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کروں گا۔

۶۵۳۔ (سوال) وہ کون ہے جس سے کسی نے کہا کہ تمہاری کتنی عمر ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک پینتیس سال کا ہوں اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک چھتیس سال کا۔

(جواب) اس شخص کی ولادت مہینے کے بیچ میں ہوئی' مہینے کے اول میں نہیں' امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ دنوں کا اعتبار کرتے ہیں اور ہر مہینہ تیس دن کا شمار کرتے ہیں اور ہر سال کے لئے تین سو ساٹھ دن مقرر کرتے ہیں یہاں تک کہ پینتیس سال پورے ہو جائیں اور صاحبین مہینوں کا اعتبار کرتے ہیں تو بعض مہینے تیس دن کے ہوں گے' اور بعض انتیس دن کے' تو اس طرح چھتیس سال ہو جائیں گے کیونکہ سال کا ہر مہینہ چھتیس سال کے بعد اسی حالت پر آ جاتا ہے جس پر ابتداء میں تھا علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کو والد شیخ قاضی القضاۃ نے نظم کیا ہے۔ بلغہ اللہ مایولمہ من رضاہ

یامن له نظر فی لفقه فلق به

وفی لخلاف و فی لمفهوم ولعسر

ماوجه قول الذی قد قال ان له

من عمره قد مضی خمس بلا نظر

بعد الثلاثین فی قول الامام و فی

قولیهما زادعاما یا اولی لفکر

فهذه نکتة یا صاحبی حضرت

فاسمح بتوجیهها یا اوحد البشر

میں نے استخارہ کیا اور لکھتے ہوئے اس کا جواب نظم کیا

هذا الجواب و نظمی غیر معتبر
ولا اری اننی فی الناس ذافکر
هذافتی قدر الرحمن مولده
اثناء شهر و هذا مدرک النظر
فالشهر من عمره لا نقص غیره
عند الامام وقالا النقص فیه حری
فالعام اضحی هلا لیا بقولهما
بل زادعاما فعد بالفکر واعتبر
وعده فهو شمسی و قد و ضحت
یا صاحبی نکتة کالشمس والقمر

۶۵۴ (۔سوال) ایک عورت کا بچہ پیدا ہوا شوہر نے پوچھا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے یا مردہ؟ تو عورت نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک زندہ اور امام مالک رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک مردہ؟ ایسا کیوں۔

(جواب) اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اس نے حرکت کی یا کروٹ لی تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک یہ چیزیں حیات کی علامتیں ہیں یہاں تک کہ وارث بھی بنے گا اور مورث بھی۔ امام مالک کے نزدیک جب تک آواز نہ نکالے حیات کا حکم نہیں لگے گا۔

۶۵۵۔ (سوال) ایک عورت سے کسی نے پوچھا کہ تو فارغ ہے یا شوہر والی؟ تو عورت نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک فارغ ہوں اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک شوہر والی ہوں۔ بتاؤ یہ کیسے ہوگا؟

(جواب) اس عورت سے شوہر نے کہا تو بائنہ یا حرام ہے اور طلاق کی نیت کی تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک عورت پر طلاق بائن واقع ہوگی اور دونوں کے درمیان نکاح منقطع ہوجائے گا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کے

نزدیک طلاق رجعی واقع ہو گی اور نکاح بر قرار رہے گا۔

۶۵۶۔ (سوال) ایک شخص سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری روٹی مادوم ہے یا غیر مادوم یعنی سالن والی ہے یا بغیر سالن کے؟ اس نے کہا کہ صاحبین رحمہا اللہ تعالی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک مادوم ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک غیر مادوم۔ یہ کیسے ہو گا؟

(جواب) اس شخص نے روٹی کے ساتھ ایسی چیز کھائی جس سے روٹی رنگین نہ ہوتی ہو جیسے صرف گوشت اور روٹی۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اس کو بھی ادام قرار دیتے ہیں، اسی طرح امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی اور امام محمد رحمہ اللہ تعالی بھی۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اس کو ادام قرار نہیں دیتے۔

۶۵۷۔ (سوال) ایک شخص سے کسی نے پوچھا کیا تم نے فلاں کی کتاب پڑھ لی؟ تو کہا کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک پڑھ لی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک نہیں پڑھی۔ یہ کیسے ہو گا؟

(جواب) اس نے کتاب میں دیکھا سمجھا اور زبان نہیں ہلائی تو امام محمد رحمہ اللہ تعالی اس کو قرات قرار دیتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی اس کو قرات نہیں قرار دیتے۔

۶۵۸۔ (سوال) لن قیل لی رجل عزر اباہ وافقر اخاہ واعری ولدہ واصلی مملوکہ النار ولم یاثم؟

(جواب) تعزیر تعظیم و نصرت کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے۔ افقر اخاہ ای اعارہ ناقۃ یرکب فقارھا یعنی فقر سواری کے لئے اونٹنی دینے کو کہا جاتا ہے۔ اور اعری کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال کھجور کا پھل دیا اور اصلی مملوکہ النار کا مطلب یہ ہے کہ آٹا جو کہ مملوک ہے آگ میں داخل کیا پکانے کے لئے۔

۶۵۹۔ (سوال) اگر کہا جائے کہ صالح فاسق ہے اور فاسق صالح ہے تو یہ کیسے ہو گا؟

(جواب) صالح فاسق وہ ہے کہ جو کسی ایسے فاسق پر گواہی دے جس کا فسق

ظاہر نہ ہو تو یہ فاسق ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کی گواہی بھی قبول نہ ہوگی اور فاسق صالح وہ ہے جو چھپ کر فسق کا ارتکاب کرتا ہو اور ظاہر میں وہ صالح ہو تو اس کی گواہی معتبر ہوگی تو یہ صالح اس فاسق سے برا ہے۔ من الحاوی

۶۶۰۔ (سوال) ایک شخص کے پاس ایک بکری ہے ایک بھیڑیا ہے اور گھاس ہے دریا پار کرنا چاہتا ہے اور دریا میں ایک ایسی کشتی چلتی ہے جس میں صرف دو فرد سوار ہو سکتے ہیں اب اگر بکری اور بھیڑیا کو چھوڑتا ہے تو ڈر ہے کہ بھیڑیا بکری کو کھا نہ لے اور اگر گھاس بکری کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے تو خطرہ ہے کہ بکری گھاس کو کھا نہ لے اب دریا کس طرح پار کرے تا کہ صحیح سلامت دوسرے کنارہ پر پہنچ جائیں؟

(جواب) پہلے اپنے ساتھ بکری لے لے اور دوسرے کنارے چھوڑ کر آجائے پھر آکر گھاس لے جائے اور دوسرے کنارے رکھ دے اور بکری کو اپنے ساتھ لائے پھر بھیڑیئے کو اپنے ساتھ سوار کرے اور بکری کو یہاں چھوڑ دے بھیڑیا دوسرے کنارے پہنچا کر گھاس کے ساتھ چھوڑ دے اور واپس آکر بکری کو لے جائے اس طرح سب صحیح سلامت دریا سے پار ہو جائیں گے۔

۶۶۱۔ (سوال) تین آدمی ہیں ہر ایک کے پاس اپنی اپنی بیوی ہے سب دریا پار کرنا چاہتے ہیں مگر کشتی میں صرف دو ہی آدمی سوار ہو سکتے ہیں اور کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیوی کسی اور مرد کے پاس رہ جائے تو اب یہ کیسے ہوگا؟

(جواب) مثلاً یہ تینوں آدمی ایک زید اور اس کی بیوی زینب دوسرا عمرو اور اس کی بیوی ھندہ اور تیسرا بکر اور اس کی بیوی جمیلہ ہے اب زید اپنی بیوی زینب کے ساتھ سوار ہو کر چلا جائے اور زینب کو چھوڑ کر زید کشتی واپس لے آئے یہاں سے دونوں عورتیں ھندہ اور جمیلہ چلی جائیں اور وہاں سے زینب زید کی بیوی کشتی لے کر آجائے پھر عمرو اور بکر سوار ہو کر اپنی بیویوں کے پاس چلے جائیں پھر وہاں سے بکر اپنی بیوی جمیلہ کے ساتھ سوار ہو کر آجائے اور یہاں سے زید اور بکر سوار ہو کر چلے جائیں پھر وہاں سے زید سوار ہو کر آئے اور اپنی بیوی زینب کو لے جائے یا کوئی اور عورت کشتی لے کر آئے اور زینب کو ساتھ لے کر

چلی جائے یہ مسئلہ پہلے مسئلہ سے زیادہ مشکل ہے۔

۶۶۳۔ (سوال) علامہ ابن العز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نہ جنت چاہتا ہوں نہ آگ سے ڈرتا ہوں میں مردار اور خون کھاتا ہوں یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہوں حق کو برا سمجھتا ہوں شراب پیتا ہوں اور ایسی چیز کی گواہی دیتا ہوں جو میں نے دیکھی نہیں وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھتا ہوں فتنہ پسند کرتا ہوں جنابت سے غسل نہیں کرتا اور لوگوں کو قتل کرتا ہوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ایسے شخص کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص کافر ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ یہ شخص مومن ہے اس کا یہ کہنا کہ نہ میں جنت چاہتا ہوں او نہ دوزخ سے ڈرتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جنت کے خالق کو چاہتا ہوں اور دوزخ کے خالق سے ڈرتا ہوں' مردار اور خون سے مراد مچھلی' ٹڈی' جگر اور کلیجی ہے' یہود و نصاریٰ کی تصدیق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں جو فرمایا ہے وقالت الیہود لیست النصاریٰ علی شئی وقالت النصاریٰ لیست الیہود علی شئی" تو ان کی تصدیق اس بات میں مراد ہے اور حق کو مبغوض سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ موت کو برا سمجھتا ہوں کیونکہ موت حق ہے اور ضروری ہے شراب پینے کا مطلب یہ ہے کہ حالت اضطرار میں پیتا ہوں' فتنہ سے مراد مال ہے۔ لقولہ تعالیٰ انما اموالکم و اولادکم فتنہ اور دیکھے بغیر گواہی کا مطلب اللہ تعالیٰ 'فرشتوں' انبیاء کرام' قیامت اور دوزخ کو بغیر دیکھے ان کی گواہی ہے غسل جنابت ترک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب پانی نہ ملے۔ اور لوگوں کے قتل سے مراد کفار کو قتل کرنا ہے۔ میں کہتا ہوں فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ اس عبارت میں چونکہ بعد ہے اس لئے ایسا کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو یہ کہتا ہو کہ میں آگ سے نہیں ڈرتا' اور جنت نہیں چاہتا' تو فرمایا کہ اس شخص کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آگ سے ڈرایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اتقوا النار التی اعدت للکافرین" اور اگر

اس سے کوئی کہے کہ تم اس چیز سے ڈرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے تو وہ کہے کہ میں نہیں ڈرتا تو یہ شخص کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے کہ دوزخ میں صرف مومن ہی جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آگ کو دیکھے گا تو ایمان لائے گا اور یقین کرے گا کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے جو کہا تھا سب سچ ہیں تو یہ جہنم میں اس وقت داخل ہو گا جب یہ ایمان لا چکا ہو گا لیکن یہ ایمان اس کے لئے مفید اور کار آمد نہ ہو گا ارشاد باری تعالیٰ ہے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راؤ باسنا۔

حکایت۔ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس مسجد میں آیا اور کہا کہ "بولوام بولوین؟ تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بولوین" اعرابی نے کہا "بارک اللہ فیک کما فی لا و لا" اور چل دیا' امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد حیران رہ گئے اور امام صاحب سے اعرابی کے سوال کے بارے میں دریافت کیا تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اعرابی تشہد کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ دو واؤ کے ساتھ ہے' جیسا کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد' یا ایک واؤ کے ساتھ ہے جیسا کہ ابو موسیٰ اشعری کا تشہد ہے تو میں نے بواوین کہا تو اس نے دعا میں کہا "بارک اللہ فیک کما فی لا و لا یعنی کما بارک فی شجرۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ۔

۶۶۴۔ (سوال) ایک عورت نہ تو مجنونہ ہے اور نہ مستحاضہ' شوہر نے اس سے کہا کہ نماز پڑھو تو اس نے قسم کھائی کہ میں اس مہینے نہ تو نماز پڑھوں گی اور نہ روزہ رکھوں گی شراب پیوں گی اور خنزیر کا گوشت کھاؤں گی اور اس کو حلال سمجھتی ہے اور آدمی کا خون بہائے گی اور اس پر قصاص نہیں ہو گا۔

(جواب) یہ عورت نفساء ہے مسافرہ ہے اور خنزیر کے کھانے اور شراب کے پینے کی طرف مضطر ہوئی اور حربی کافر کو قتل کرے گی۔ من حیرۃ الفقہاء

۶۶۵۔ (سوال) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اس بکری نے دو بچے دیئے نہ دونوں زندہ ہیں نہ دونوں مردہ نہ دونوں مذکر ہیں نہ دونوں مونث نہ دونوں سفید ہیں اور نہ دونوں کالے یہ کیسے ہو گا؟

(جواب) ان میں سے ایک زندہ ہے اور ایک مرا ہوا ایک مذکر ہے ایک مونث ایک سفید ہے اور ایک کالا۔ کذا فی العدۃ

۶۶۶۔ (سوال) ایک عورت نے شوہر سے کہا کہ میرے مہر کی مقدار بتاؤ تو شوہر غصہ ہوا۔ اور قسم کھائی۔ بعد میں خیال ہوا کہ مقدار مقرر کردے تو کیسے کرے؟

(جواب) عورت شوہر کے اوپر کوئی چیز بیچ دے اس کے بعد مہر معاف کردے اور شوہر اس کے لئے چار سو درہم مقرر کردے۔

۶۶۷۔ (سوال) دو آدمیوں نے کوئی چیز بارہ درہم میں خریدی اور ایک نے اسے اپنی آستین میں رکھا دوسرے نے آکر آدھا کھالیا اور آدھا اپنے ساتھی کے لئے چھوڑ دیا اب اگر آدھا اس کے ساتھی کو مل جائے تو گویا کہ دونوں نے اپنا اپنا حصہ کھالیا لیکن اگر باقی آدھا آستین سے گر کر گم ہو جائے تو کیا حکم ہو گا؟

(جواب) معلوم ہوا کہ کھانے والے نے آدھا حصہ اپنا کھایا اور آدھا اپنے ساتھی کا تو تین درہم ضمان آئے گا اپنے ساتھی کے حصے کا اور کھانے والے کا باقی حصہ اس کے ساتھی کے ساتھ امانت ہے اس لئے اس کے لئے کوئی ضمان نہیں آئے گا۔

۶۶۸۔ (سوال) ایک شخص کی باندی کے تین بچے یکے بعد دیگرے ہر سال پیدا ہوئے ان میں سے پہلا بچہ غلام' دوسرا ام ولدہ کا بیٹا اور تیسرا اس شخص کا بیٹا ہو۔ ایسا کیوں؟

(جواب) یہ شخص باندی کا مولی ہے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پہلے بچے کے پیدائش کے وقت اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے یا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو مولی نے اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور تیسرے گواہ نے تیسرے بیٹے کے بارے میں اس طرح گواہی دی تو پہلا بچہ غلام ہو گا دوسرا ام ولدہ کا بیٹا ہو گا اور تیسرا اس مولی کا بیٹا ہو گا کیونکہ پہلے اور دوسرے گواہ نے ایک دوسرے کی تصدیق کی کہ باندی دوسرے بچے کے ساتھ ام ولدہ بن گئی۔

۶۶۹۔ (سوال) ایک شخص ایک گدھی کا ملک صحیح کے ساتھ مالک ہو لیکن جب گدھی کا بچہ پیدا ہو تو بیت المال کا ہو۔ یہ کیوں؟

(جواب) یہ شخص اور ایک اور شخص جو گدھی کا مالک ہے دونوں کسی جگہ کسی کے پاس مہمان ہوئے اور دونوں گدھیوں کو ایک تاریک مکان میں باندھ دیئے دونوں گدھیوں نے بچے جنے' ایک نے خچر جنا اور دوسرے نے گدھے کا بچہ دونوں نے خچر کے بارے میں دعویٰ کیا تو یہ دونوں خچر میں شریک ہوں گے اور گدھے کا بچہ بیت المال میں دیا جائے گا۔

اس سوال کو یوں بھی بنایا جا سکتا ہے کہ ایک شخص ہے اس کی حاملہ گدھی ہے نہ کوئی گدھی میں اس کے ساتھ شریک ہے اور نہ گدھی کے حمل میں۔ پھر بھی جب گدھی نے خچر جنا تو آدھا اس کا ہوا اور آدھا زبردستی کسی اور کو دیدیا گیا جواب گزر چکا۔

۶۷۰۔ (سوال) دو عورتوں نے ایک تاریک کمرے میں بچے جنے ایک مذکر اور ایک مونث دونوں نے مذکر کے بارے میں دعویٰ کیا تو فیصلہ کیسے کیا جائے گا۔

(جواب) دونوں عورتوں کا دودھ لے کر تولا جائے گا جس کا دودھ بھاری نکلا لڑکا اسی کا ہو گا۔

۶۷۱۔ (سوال) وہ کون سا امام ہے؟ جو کتاب و سنت اور علم فقہ کے تمام وجوہ اور تمام علوم کا عالم ہو دیندار ہو تمام بری عادات سے بری ہو اور تمام اچھے صفات اس میں پائے جاتے ہوں' پھر بھی اس کا ذبح کرنا بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی جنایت کے جائز ہو؟

(جواب) اس شخص میں قضاء کی اہلیت موجود ہے بادشاہ کو چاہیئے کہ اس کو قاضی بنائے اگر اس کو قاضی بنایا تو گویا کہ اس کو بغیر چاقو کے ذبح کیا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا جس کو قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ چاہیئے کہ یہ ہماری کتاب کا آخر ہو اگرچہ اس باب کے تمام مسائل کا استیعاب نہیں کیا گیا۔

تنبیہ :- جان لینا چاہئے کہ کتاب میں جہاں جن مسائل کو میں نے کسی کتاب کی طرف منسوب کیے ہیں اس سے اصل حکم مراد ہے نہ کہ مسئلہ کی صورت کیونکہ ان صورتوں میں سے اکثر میرے اپنے ذہن کے ایجاد کردہ ہیں ان مسائل کو دیکھنے والوں سے التماس کرتا ہوں کہ ان کو انصاف کی نظر سے دیکھے اور اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کو ٹھیک کرے اور جو غلطی ہوئی ہو اس کو معاف کرے اور میں قارئین سے یہ درخواست بھی کرتا ہوں کہ میری مغفرت، قرضوں کی ادائیگی، اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں کیونکہ میں بہت بد قسمت اور بہت خطا کار ہوں۔

والحمد للہ اولا واخرا و ظاہرا و باطنا والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ خیرۃ اللہ من خلقہ وعلی التابعین لہم باحسان مزید الرضوان۔

اختتام ترجمہ

الحمد للہ آج بروز منگل بوقت ساڑھے تین بجے بعد از ظہر ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۸ جنوری ۱۹۹۲ء کو کتاب کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا

فلہ الحمد اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر البریۃ وسلم تسلیما کثیرا۔

ابو یوسف محمد ولی درویش غفرلہ
۲۲/۷/۱۴۱۲ھ